هو الحبيب الذي ترجى شفاعته لكل هول من الأهوال مقتحم

# قبالۂ بخشش

تالیف

مولنا صوفی جمیل الرحمن قادری رضوی

مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے، لائل پور

الحمد للہ والمنہ

کہ

مجموعہ کلام نعتیہ مصنفہ جناب مولٰنا مولوی صوفی شاہ محمد جمیل الرحمٰن خاں
ملقب بلقب مداح الحبیب سنی حنفی قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مسمٰے باسم تاریخی

# قبالۂ بخشش

۱۳۵۴ھ

ملنے کا پتہ

## مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے۔ لائل پور، فون: ۲۶۰۵۶

نام کتاب ——— قبالۂ بخشش، اُردو

تصنیف ——— مولانا صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی رحمۃ اللہ

ناشر ——— قاری محمد اللہ دتہ صابر قادری رضوی

صفحات ——— ۱۰۸

قیمت ——— چھ روپے صرف ۶/-

مطبوعہ ——— معارف پرنٹنگ پریس

ملنے کا پتہ

**مکتبہ نوریہ رضویہ** گلبرگ اے لائلپور

فون: ۲۶۰۵۶


Marfat.com

# قبالۂ بخشش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس ذات کو جسنے مسلماں کر دیا
عشقِ سلطانِ جہاں سینہ میں پنہاں کر دیا

جلوۂ زیبا نے آئینہ کو حیراں کر دیا
مہر و مہ کو انکے تلوؤں نے پشیماں کر دیا

اے شہ لولاک تیری آفرینش کے لیے
حق نے لفظ کن سے پیدا ساز و ساماں کر دیا

کیا کشش تھی سرورِ عالم کے حسن پاک میں
سیکڑوں کفار کو دم میں مسلماں کر دیا

ہو گئی کافور ظلمت دل منور ہو گئے
جسطرف بھی اُسنے اپنا روئے تاباں کر دیا

نعمت کونین دیکر ان کے دست پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے انکا مہماں کر دیا

یاد فرما کر قسم حق نے زمین پاک کی
خاکِ نعلِ مصطفےٰ کو تاجِ شاہاں کر دیا

دوری سے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھکر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کر دیا

اُس عرب کے چاند کا جلوہ مجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرے کو اپنے ماہِ تاباں کر دیا

سیکڑوں مردہ دلوں کو روحِ ایماں بخشکر
زندۂ جاوید اے عیسیٰ دوراں کر دیا

گریہ و زاری نے راتوں کو تری ابر کرم
شکلِ گل صبح قیامت ہم کو خنداں کر دیا

یا رسول اللہ اغثنی وقت ہے امداد کا
نفس کافر نے مجھے بیحد پریشاں کر دیا

تیری نصرت ایسے نازک وقت میں حامی رہی
نجدیوں نے یا نبی لاکھوں کو شیطاں کر دیا

ہے جمیل قادری پہ فضل اللہ و رسول
تیرا مرشد حضرت احمد رضا خاں کر دیا

قبول بندۂ در کا سلام کر لینا
سگانِ طیبہ میں تحریر نام کر لینا

مرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیشِ خدا
حضور اس گھڑی تم لطف عام کر لینا

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتشِ دوزخ
دلوں پہ نقشِ محمد کا نام کر لینا

ملا ہے خوبی نسخہ گناہگاروں کو
تمھارے نام سے دوزخ حرام کرلینا

تمھارے حسن میں رکھکر کشش کہا حق نے
کر دشمنوں کو دکھا کر غلام کرلینا

یہ ہے حضور کا ہی مرتبہ شب معراج
بغیر واسطہ رب سے کلام کرلینا

حبیب عرش سے بھی پار جا کے رب سے ملے
کلیم کو تھا میسر کلام کرلینا

خدا نے کہدیا محبوب سے کہ محشر میں
گناہگاروں کا تم انتظام کرلینا

ہے نزع و قبر و قیامت کا خوف اگر تمکو
تو وردِ نامِ نبی صبح و شام کرلینا

مدینے جاتے ہیں زائر تو ان سے کہتا ہوں
مری طرف سے بھی عرض اک سلام کرلینا

جمیل قادری اٹھو جو عزم طیبہ ہے
چلو یہ عمر وہیں پر تمام کرلینا

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا

ہر چیز کا تو ناظر اور ہر مکاں میں حاضر
ظاہر میں ہے اگرچہ طیبہ مقام تیرا

ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارے کلام تیرا

تو نائب خدا ہے محبوب کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے جاری نظام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

تیرے خدا نے تجھکو قدرت ہر اک عطا کی
اک معجزہ ہے پیارے یُحْیِی الْعِظَام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا ٹیٹوا دینا ہے کام تیرا

لے لیے لمبے ہاتھوں سے بھیک دینے والے
مجھکو بھی کوئی ٹکڑا ہے جو دعام تیرا

اے پیاری پیاری زلفوں والے نظر ادھر بھی
مدت سے تک رہا ہے تجھکو غلام تیرا

اے مجرموں کو اپنے دامن میں لینے والے
سب آسرا تکیں گے روز قیام تیرا

نورانی جالیوں میں تشریف رکھنے والے
تڑپا کرے کہاں تک ہندی غلام تیرا

فریاد سننے والے لِلّٰہ شاد کر دے
بیکس تڑپ رہے ہیں لے لیکے نام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آکر صبا یہ کہدے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ کو سلام تیرا

دست عطا میں تیرے رحمت کی کنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

انس و ملک کو کیا ہو معلوم تیری رفعت
فہم و قیاس سے ہے باہر مقام تیرا

چوتھے فلک پہ عیسیٰ اور طور پر تھے موسیٰ
کرسی و عرش سے ہے بالا مقام تیرا

تو پیشوا ہے سب کا سب مقتدی ہیں تیرے
اقصیٰ میں کیسے بنتا کوئی امام تیرا

رستہ ہے عرش و کرسی اور لامکاں مکاں ہے
مکہ ہے تیرا مولد طیبہ مقام تیرا

دشمن ترا اسی دم محبوب ہو خدا کا
گر صدق دل سے کہدے میں ہوں غلام تیرا

یا شاہ تیرا منکر مردودِ ایزدی ہے
وہ ہے خدا کا بندہ جو ہے غلام تیرا

دشمن گھٹائیں جتنی عزت بڑھیگی اتنی
منظور ہے خدا ... کو احترام تیرا

راتوں کو روتے روتے دریا بہائے تو نے
بخشش کو عاصیوں کی یہ اہتمام تیرا

جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے کس کا
نکلے مری زباں سے یا شاہ نام تیرا

دشوار گو بہت ہے راہ صراط لیکن
اک پل میں طے کریں گے ہم لیکے نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھکو جمیل رضوی
ہو جائے ان کے در پر قصہ تمام تیرا

دو عالم میں روشن ہے اکّا تمھارا
ہوا لامکاں تک اُجالا تمھارا

نہ کیوں گائے بلبل ترانہ تمھارا
کہ پاتی ہے ہر گل میں جلوہ تمھارا

زمیں والے کیا جانیں رتبہ تمھارا
ہے اونچا فلک سے پھریرا تمھارا

پڑھا ہے زبانوں نے کلمہ تمھارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمھارا

چھڑ ائیگا غم سے اشارہ تمھارا
اتارے گا پل سے سہارا تمھارا

تمھیں ہو جوابِ سوالاتِ محشر
تمھیں کو پکارے گا بندہ تمھارا

فقط ضے کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمھارا

مرے پاس بخشش کی مُہری سند ہے
یہ کہتا ہے خطِ شفیعا تمھارا

پھریں کس لیے تشنہ کامانِ محشر
ہے لبریز رحمت کا دریا تمھارا

بہت خوش ہیں عشاق جب سے سنا ہے
قیامت میں ہوگا نظارا تمھارا

نہیں ہے اگر زہد و طاعت تو کیا غم
وسیلہ تو لایا ہوں مولےٰ تمھارا

ہو تم حاکم و فاتحِ بابِ رحمت
کہ ہے وصف انا فتحنا تمھارا

عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ
کہیں ڈر نہ جائے نکما تمھارا

جو انبارِ عصیاں ہیں سر پر تو کیا غم
بہا دے گا اکدم میں ابلا تمھارا

ڈرے آفتابِ قیامت سے کیونکر
جو بندہ ہو امیرے آقا تمھارا

بنایا تمھیں حق نے مختارِ عالم
وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمہارا

کیا حق نے بحرِ کمالات تم کو
نہ پایا کسی نے کنارہ تمہارا

میسر کسی کو نہیں ایسی رفعت
کہ جیسا ہوا پایہ بالا تمہارا

رفعنا کا جلوہ دکھانے کو حق نے
لکھا عرش پر نامِ والا تمہارا

قبائل کے حصے کیے جب خدا نے
کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمہارا

اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

یہ فرشِ زمیں ہے تمہاری ہی خاطر
بنا ہے سما شامیانہ تمہارا

منور ہوا آسمانِ رسالت
اُجالا ہے ایسا دل آرا تمہارا

بھرے اس میں اسرارِ علمِ دو عالم
کشادہ کیا حق نے سینہ تمہارا

بحکمِ خدا تم ہو موجود ہر جا
بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمہارا

تمہاری صفت حق نے فرمائی شاہد
ہر اک جا ہے موجود جلوہ تمہارا

کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسٓ کہیں پر
لقب ہے سراجاً منیراً تمہارا

جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو
وہ دیکھے مری جان چہرہ تمہارا

خدا ہم کو بخشے وہ چشمِ خدا بیں
رہے کچھ نہ پردہ ہمارا تمہارا

کیا تم کو نورِ مجسم خدا نے
زمیں پر نہیں پڑتا سایہ تمہارا

کمالوں کا مخزن جمالوں کا گلشن
خدا نے بنایا گھرانا تمہارا

دلِ پاک بیدار اور چشم خفتہ
نرالا تھا عالم میں سونا تمہارا

خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ
وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمہارا

وہی ہے خدا کی قسم بندۂ حق
ہوا جو بھی دنیا میں بندہ تمہارا

صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں
ے پایا جنھوں نے زمانہ تمہارا

شبِ وصل میں انبیا و ملک نے
پڑھا آسمانوں پہ خطبہ تمہارا

گئی عقل کونین رازِ دنی میں
سمجھ میں نہ آیا معمّا تمہارا

مبدل ہوئے انبیا کے صحائف
محرف نہ ہوگا صحیفہ تمہارا

ہوا کفر کافور پھیلا اُجالا
قدم جب ہوا زیبِ دنیا تمہارا

جو عبد الصنم تھے ہوئے بت شکن وہ
سنا جب نبوت کا دعویٰ تمہارا

Marfat.com

مقدر میں تھا جن کے ایمان لانا
وہ فوراً بنا دل سے بندہ تمہارا

رضاعت کے ایام میں یہ حکومت
کہ تھا قرص مہ اک کھلونا تمہارا

شہ دیں تمہاری ولادت کے باعث
ہے جمعہ سے افضل دوشنبہ تمہارا

بتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا
ہے ممنون و شاکر یہ کعبہ تمہارا

بھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا
جو آقا نہ ہوتا مدینہ تمہارا

جمادات نے دی تمہاری شہادت
پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمہارا

صدا دے رہا ہے حجر موم ہو کر
مہ و مہر کی جاں ہے تلوا تمہارا

تمہارے ہی سایہ میں پلتا ہے عالم
ہے کونین کے سر پہ سایہ تمہارا

ازل سے ابد تک دو عالم پلیں گے
مگر کم نہ ہوگا خزانہ تمہارا

خدا ہے تمہارا خدائی تمہاری
یہ عرش و فلک سب علاقہ تمہارا

غریبو سوائے در مصطفےٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا گزارا تمہارا

فقیرو بجز والیٔ بیکساں کے
نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانا تمہارا

گداؤں کی ہے بھیڑ جب سے سنا ہے
کہ باب اجابت ہوا وا تمہارا

صدا دیتے آتے ہیں منگتا ہزاروں
کہ داتا رہے بول بالا تمہارا

کوئی بھیجدو ابر رحمت کا ٹکڑا
کہ ہم پر برس جائے جھالا تمہارا

عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی
ہے ہر سمت رحمت کا دورا تمہارا

اسی وقت دھلجائیں عصیاں کے دفتر
شہا جس پہ پڑجائے چھینٹا تمہارا

خدا نے بہت آستانے بنائے
مگر اصل ہے آستانہ تمہارا

مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد
مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمہارا

یہ ہے داب شاہی کہ رب العلا نے
دلایا ملائک سے پہرہ تمہارا

سوائے در پاک کے میرے آقا
بتاؤ کہاں جائے منگتا تمہارا

مرے تن میں جب تک رہی سانس باقی
رٹے جاؤں ہر وقت کلمہ تمہارا

نہ بچتے عذابوں سے دنیا میں منکر
جو ان کو نہ ملتا وسیلہ تمہارا

کھدا ہے مرے دل کی انگشتری پر
وہ نام خدا نام والا تمہارا

نکیرین کیا مجھ سے سختی کرینگے
ہے آئینۂ دل میں نقشہ تمہارا

خدایا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں
کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمہارا (ق)

تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں
میں بیحد ہی ممنون ہونگا تمہارا

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو دل میں احد لب پہ کلمہ تمہارا

خدا نے حیاتِ ابد اس کو بخشی
اگر مر گیا کوئی شیدا تمہارا

دعا ہے کہ جب قبر میں مجھکو رکھیں
مدینے سے اٹھ جائے پردہ تمہارا

سوالِ نکیرین پر میں لحد میں
دکھا دونگا مولے یہ طغرا تمہارا

دمِ نزع و قبر اور روزِ قیامت
غرض ہر جگہ ہے سہارا تمہارا

گرے سارے منکر جہنم میں پل سے
نہ پھسلا کوئی نام لیوا تمہارا

نہ حوروں کا طالب نہ کچھ فکر جنت
دکھا دے خدا مجھکو صحرا تمہارا

عجب نکہت جانفزا ہے تمہاری
کوئی راہ بھٹکا نہ جویا تمہارا

اسی سے ہوئی عنبر و مشک مشتق
ہے خوشبو کا مصدر پسینہ تمہارا

جلیں منکرانِ قیام و ولادت
رہے گا یہ چرچا ہمیشہ تمہارا

سنو منکرانِ قیام و محافل
عجب رنگ کا ہے عقیدہ تمہارا (ق)

بتاتے ہو شرک اور ہوتے ہو شامل
یہ ہے بیحیائی کا آنا تمہارا

جمیلؔ اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمہارا

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا
درود اس پر ہو وہ حاکم بنا ملکِ رسالت کا

وہ ماحی کفر و ظلمت شرک و بدعات و ضلالت کا
وہ حافظ اپنی ملت کا وہ ناصر اپنی امت کا

مداوا کیسے فرمائے کوئی بیمارِ فرقت کا
کہ دیدارِ نبی مرہم ہے اس دل کی جراحت کا

اثر کیا ہو سکیگا مہرِ محشر کی حرارت کا
ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ انکی رحمت کا

کبھی دیدارِ حق ہوگا کبھی نظارہ حضرت کا
ہمیں ہنگامۂ عیدین ہوگا دن قیامت کا

نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذرہ ذرہ میں
شہنشاہِ مدینہ تو ہے پرتو نورِ وحدت کا

دمِ آخر سرِ بالیں خرامِ ناز فرماؤ
خدارا حال دیکھو مبتلائے دردِ فرقت کا

دمِ آخر سرِ بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ
نہ گھبرا خوفِ مرقد سے نہ کر کھٹکا قیامت کا

ہمیں بھی ساتھ لیلو قافلہ والو ذرا ٹھہرو
بہت مدت سے ارمان ہے مدینے کی زیارت کا

Marfat.com

مری آنکھیں مدینے کی زیارت کو ترستی ہیں
چمک جائے الٰہی اب تو تارا مری قسمت کا

قسم حق کی وہ دن عیدین سے بڑھکر میں سمجھوں گا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

میں سمجھوں گا مری کشت تمنا میں بہار آئی
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

کلی کھل جائیگی دل کی جگر ہو جائیگا ٹھنڈا
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

میں سمجھوں گا ہوا جنت میں داخل موت سے پہلے
نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

دکھادے فیض استاد حسن حضار محفل کو
جمیل قادری پھر ہو بیاں پر لطف مدحت کا

خداوند جہاں جب خود ہی پیارا تیری صورت کا
تو عالم کیوں نہو بندہ ترے حسن و ملاحت کا

شرف حاصل ہوا سرکار تم سے جسکو بیعت کا
اسے مژدہ ملا حق سے دخول قصر جنت کا

جو خالی ہاتھ آتے ہیں مرادیں لیکے جاتے ہیں
تمہارے در پہ اک میلہ لگا ہے اہل حاجت کا

جو ہاتھ اٹھا ہوا ہے ساری خلقت کا تری جانب
بتاتا ہے کہ تو قاسم ہے رب کی جملہ نعمت کا

زمیں سے عرش تک گونجے دو عالم پڑ گئی ہلچل
بجا کعبہ میں نقارہ جو سلطان رسالت کا

کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گرد اٹھی
کہیں بت ہو گئے اوندھے عجب عالم تھا شوکت کا

بتوں کو پوجنے والے بنے دم میں خدا والے
زبان پاک سے جس دم سنا دعویٰ نبوت کا

خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانہ میں
مچا تھا شور دنیا میں بہت شرک و ضلالت کا

وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو
قمر پہ ایک پرتو پڑ گیا تھا انکی طلعت کا

تو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقے میں
ہوا سب امتوں سے فضل بڑھکر تیری امت کا

اسی امید پر ہے زندگی عشاق حضرت کی
کبھی تو عمر میں ہوگا نظارہ انکی تربت کا

مرا دل ہے مدینے میں مدینہ میرے دل میں ہے
کھچا سینہ میں ہے نقشہ حبیب حق کی تربت کا

کرے گر استغاثہ آپکے در پر نہ یہ بندہ
تو پھر کسکو سنائے جاکے افسانہ مصیبت کا

تمہارے گیسوئے مشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے
برس جائے خدارا ہم پہ چھالا ابر رحمت کا

یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا
کرشمہ ہے رسول اللہ کی چشم عنایت کا

گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا
وہ کھولا نائب رحمٰن نے دروازہ جنت کا

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمیں سے آسماں تک شور ہے مولیٰ کی طاقت کا

تعالی اللہ بحکم حق فرشتے چرخ سے آکر
تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا

وہ ہے زور ید اللہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی انکی قوت کا نہ کوئی ان کی طاقت کا

رہیگا روز افزوں آپ کا شہرہ قیامت تک
بلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ تجھپر فیض ہے احمد رضا پیر طریقت کا

بیان تم سے کروں کس واسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر ساری خلقت کا

خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا

نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی نیابت کا

تو وہ ہے ظل حق نور مجسم پر تو قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا

مرے والی ترے صدقہ میں ہم کئے نابکاروں نے
لقب قرآں میں پایا خدا سے خیر امت کا

انھیں کیا خوف ہو عقبیٰ کا اور کیا فکر دنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

شرف بخشا انھیں مولیٰ تعالیٰ نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریل امیں نے تیری خدمت کا

مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کر تو لیں اک بار رضواں میری جنت کا

رجاؤ یاس و امید و تمنا دل کے اندر ہیں
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رسول اللہ کا جو ہوگیا رب ہوگیا اس کا
فقط ذات مقدس ہے وسیلہ حق کی قربت کا

بلندی فلک کا جب کبھی مجھکو خیال آیا
کھچا نقشہ مری آنکھوں میں روضے کی زیارت کا

بجز دیدار جا سکتی ہے کیونکر تشنگی اس کی
جو پیاسا ہے مرے مولا تری رویت کے شربت کا

وہ گیسوئے مبارک کیوں نہ جان مشک و عنبر ہوں
کہ جنکے واسطے شانہ بنا ہے دست قدرت کا

عبث ہے اسکو اہل بیت سے دعویٰ محبت کا
جو منکر ہوگیا صدیق اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہیگا بول بالا اہلسنت کا

ق

ابوجہل لعیں عالم ہے جس کے کفر پہ شاہد
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شان رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھکر کرتے ہیں توہین مولیٰ کی
یہ روز حشر لیکر آئیں گے تمغہ عداوت کا

وہابی تخم بوجہل لعیں کا ایک پودا ہے
ثمر لایا ہے محبوب الٰہی کی عداوت کا

علوم غیب کا منکر تری تنقیص کا جویاں
وہابی بن گیا پتلا ضلالت کا خیانت کا

جمیل قادری کی یا نبی اتنی تمنا ہے
چھپالے روز محشر اسکو دامن تیری رحمت کا

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا    اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا
محبوب ہو تم خالق کل مالک کل کے    کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمہارا
کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت یوسف    اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا
اللہ نے بنایا تمہیں کونین کا حاکم    اور رکھا لقب احمد مختار تمہارا
بگڑے ہوں سب کام سنبھل جائیں اسی دم    دل سے کوئی گر نام لے اکبار تمہارا
امت کے ہو تم حامی و غمخوار طرفدار    اللہ تعالیٰ ہے طرفدار تمہارا
تم اول و آخر ہو تمہیں باطن و ظاہر    رب کرتا ہے یہ مرتبہ اظہار تمہارا
کیا جانیے ما اوحیٰ ہیں کیا راز ہیں مخفی    تم جانتے ہو یا وہی ستار تمہارا
تم پیارے نبی نور جلی سر خفی ہو    اللہ تعالیٰ ہے خبردار تمہارا
سرکار وہی سر جنہیں تیرا دھیان ہے ہر آن    اور دل ہے وہی جو ہے طلبگار تمہارا
جسکو مرض عشق نہیں ہے وہ ہے بیمار    اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمہارا
ہر وقت ترقی پہ رہے درد محبت    چنگا نہ ہو مولیٰ کبھی بیمار تمہارا
دل میں نہیں کچھ اسکے سوا اور تمنا    اللہ دکھائے ہمیں دربار تمہارا
یہ ارض و سما خوان ہیں مہمان زمانہ    سرکار نہیں کون نمک خوار تمہارا
ہر دم ہے تمہیں اپنے غلاموں پہ عنایت    دن رات کا یہ کار ہے سرکار تمہارا
بے مانگے عطا کرتے ہو من مانی مرادیں    دینا ہی غلاموں کو ہے کردار تمہارا
کیوں عرض کروں تجھکو ہے اس چیز کی حاجت    ق    سب جانتا ہے یہ دل بیمار تمہارا
بالیں پہ چلے آؤ دم نزع خدارا    دم توڑتا ہے ہجر میں بیمار تمہارا
لاشے کو کریں دفن مدینہ میں فرشتے    مرجائے اگر ہند میں بیمار تمہارا
پرواز کرے جسم سے جب روح تو دمیں    اللہ ہو اور لب پہ ہو اقرار تمہارا
امت بھی تمہاری ہوئی اللہ کو پیاری    اللہ سے وہ پیار ہے سرکار تمہارا
اٹھ جائے مدینے ہی لحد کا مری پردہ    ہیں دیکھ لوں وہ چاند سا رخسار تمہارا
دن رات جو کرتے ہیں خطاؤں پہ خطائیں    بخشش کیلیے اُن کی ہے اصرار تمہارا
اللہ نے وعدہ یہ کیا ہے شب معراج    ق    دوزخ میں رہے گا نہ گنہگار تمہارا
جب تمکو بلایا شب معراج خدا نے    جبریل بنا غاشیہ بردار تمہارا

Marfat.com

بندوں کو کسی وقت بھی دل سے نہ بھلایا
ہے امت عاصی پہ عجب پیار تمہارا

کیوں عاصیو غم سے ہے دل افگار تمہارا
غمخوار تمہارا ہے وہ دلدار تمہارا

لو آیا وہ حامی و مددگار تمہارا
بیڑا ہوا اے اہل سنن پار تمہارا

اے عاصیو تم اپنے گناہوں سے یہ کہدو
سرکار مدینہ ہے خریدار تمہارا

میدان قیامت میں بجز ذات مقدس
اور عاصیو ہے کون خریدار تمہارا

گھبرائے گنہگار تو رحمت نے پکارا
اے عاصیو آپہنچا مددگار تمہارا

اعمال نہ کچھ پوچھنا رحمت کے مقابل
جو وقت پڑے حشر میں دربار تمہارا

دنیا میں قیامت میں سر پل پہ لحد میں
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمہارا

اے کاش بلا لیں سر محشر کہیں مجھ سے
لو دھل گیا سب جرموں کا طومار تمہارا

اعدا کو جلانے کیلیے نار حسد میں
ہم ذکر کیے جائیں گے سرکار تمہارا

ق

توحید پہ مرتے ہیں مگر اس سے ہیں غافل
اللہ کا انکار ہے انکار تمہارا

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی
سمجھے انھیں رب واحد قہار تمہارا

بلبل ہے جمیل رضوی اے گل وحدت
ملجائے اسے رہنے کو گلزار تمہارا

---

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا
نہ پہچانا کسی نے آج تک رتبہ محمد کا

بحکم حق اترتے ہیں فرشتے خاص رحمت کے
کیا کرتے ہیں جب اہل سنن چرچا محمد کا

تعجب کیا اگر انسان گزارے عمر مدحت میں
ثنا خواں ہے دو عالم میں ہر اک ذرہ محمد کا

سیہ کاروں کی کیا گنتی کہ درگاہ الٰہی میں
وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں حضرت موسیٰ محمد کا

عدیم المثل ولاثانی ہے وہ ذات مبارک یوں
بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا

بڑھی جب ظلمت کفر و ضلالت بزم دنیا میں
تو روشن کر دیا اللہ نے اِسکا محمد کا

کسی تیراک کو اس کا کنارہ مل نہیں سکتا
کہ جاری بحر وحدت سے ہوا چشمہ محمد کا

شہنشاہ مدینہ بادشاہ ہفت کشور ہے
ہوا اللہ کی ہر شے پہ ہے قبضہ محمد کا

تصدق ایسی رفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں
سنانے آئے مژدہ حضرت عیسیٰ محمد کا

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمع باری میں
کہ ہے سارا زمانہ دل سے پروانہ محمد کا

مدینے کے مقدر عرش کی تقدیر پہ قربان
کہاں قسمت کہ اس دل میں ہو کلمہ محمد کا

Marfat.com

رفعنا کا رکھا ہے تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پھر یہ اعرش اعظم پر اڑا کس کا محمد کا

نہ کیونکر مشک عنبر مست ہوں گیسو کی خوشبو سے
کہ حق کا دست قدرت ہو گیا شانہ محمد کا

الم نشرح لک صدرک سے یوں آواز آتی ہے
کشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا

بصیرت حق نے دی ہے جنکی آنکھوں کو وہ کہتے ہیں
ہے روشن مہر و مہ سے بڑھکے ہر ذرہ محمد کا

خرابی آنکھ کی ہے گر نہ دیکھے ان کے جلوے کو
کہ عالم میں کسی سے بھی نہیں پردہ محمد کا

بلا وصل نبی وصل الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ محمد کا

گنہگاروں کی اس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیونکر سب سے بڑھکر نام ہو پیارا محمد کا

نہیں ہے جو غلام مصطفےٰ بندہ ہے شیطان کا
وہی ہے بندۂ حق جو ہوا بندہ محمد کا

جمیل قادری ایسی سنا رنگیں غزل کوئی
کہ بیخود ہو یہاں ہر ایک مستانہ محمد کا

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پتلی میں جلوہ محمد کا

خس و خاشاک سے بدتر ہے بیگانہ محمد کا
اسے ہوشیار سمجھو جو ہے دیوانہ محمد کا

تمہارے ہی لیے تھا اے گنہگار روسیہ کارو
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

جگر ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے جس دم یاد آتا ہے
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

غلامان محمد کے سروں سے بار عصیاں کو
اڑا لیجائیگا اک آن میں جھونکا محمد کا

سیہ ہیں نامۂ اعمال اپنے گرچہ اے زاہد
مگر کافی ہے دھلنے کیلیے چھینٹا محمد کا

ندا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو ابر رحمت جھوم کر اٹھا محمد کا

اگرچہ عابدوں کے پاس سامان عبادت ہے
گنہگاروں کو کافی ہے فقط ایما محمد کا

لحد کا خوف کیوں ہو روز محشر کا کیا کھٹکا
لیے جاتا ہوں دل پر لکھکے میں طغرا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جس دم تو کہدونگا
برا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

تعجب کیا اگر ہو بند بھرے جنت سے تبدیلی
کہ ہے رشک بہار خلد ہر کوچہ محمد کا

کوئی جائیگا دوزخ کو کوئی جنت میں پہنچیگا
مدینے کی طرف دوڑیگا دیوانہ محمد کا

الٰہی اس تن خاکی میں جب تک جان باقی ہے
رہے دل میں احد اور ورد لب کلمہ محمد کا

نکالیں روح تن سے قابض الارواح جب آکر
خدایا ورد لب اس وقت ہو کلمہ محمد کا

ھو المعطی و انی قاسم سے صاف ظاہر ہے
بٹیگا حشر تک کونین میں باڑا محمد کا

Marfat.com

نہیں موقوف کچھ ان کی عطا اس ایک عالم پر
ملیگا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا

جمیل قادری شکل ہی مدحت ختم کر اس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہی رتبہ محمد کا

میں ہوں بندہ رضا کا اور رضا احمد کے بندہ ہیں
جمیل قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

کون ہے وہ جو لکھے رتبۂ اعلیٰ اُن کا
وصف جب خود ہی کرے چاہنے والا اُنکا

کیوں دل افروز نہ ہو جلوۂ زیبا اُن کا
دونوں عالم میں چمکتا ہے تجلی اُنکا

نعمتوں کا ہے خزانہ در والا اُن کا
دونوں عالم میں بٹا کرتا ہے باڑا اُنکا

ایک عالم ہی نہیں والہ و شیدا اُن کا
ہے خداوند جہاں چاہنے والا اُنکا

تشنگی دل کی بجھا دیتا ہے چھینٹا ان کا
خوانِ افضال پہ مہماں ہے زمانہ اُنکا

سر بسر نور خدا ہے قد بالا اُن کا
نور بھر دیتا ہے آنکھوں میں اُجالا اُنکا

ملک و جن و بشر پڑھتے ہیں کلمہ اُن کا
جانور سنگ و شجر کرتے ہیں چرچا اُنکا

کونسی شئے ہے وہ جس پر نہیں قبضہ ان کا
کعبہ وارض و سما عرش معلّےٰ اُنکا

زندگی پاتا ہے کونین میں مردہ اُن کا
دم بھرا کرتے ہیں ہر وقت مسیحا اُنکا

حشر میں پل سے اتارے گا سہارا اُن کا
بیڑیاں کٹنے کو کافی ہے اشارہ اُنکا

مجھ سا عاصی نہ سہی کوئی مگر اے زاہد
جس سا شافع نہیں ہی مجھکو وسیلہ اُنکا

ذکر سے ٹیک لگی دل کو خدا یاد آیا
فکر سے ہو گیا آنکھوں کو نظارہ اُنکا

بھیک لینے کو چلے آتے ہیں لاکھوں منگتا
جسنے جو مانگا دیا کام ہے دینا اُنکا

چاند سورج شب اسریٰ میں مقابل ہی تھے
منہ چھپا لیتے اگر دیکھتے تلوا اُنکا

بوسے لیتا کبھی آنکھوں کو منور کرتا
ہاتھ آتا جو کہیں نقش کف پا اُنکا

آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھے وہ جنت کی طرف
اک نظر دیکھ لیا جس نے مدینہ اُنکا

جان و دل کرتیں فدا نقش قدم پہ انکے
دیکھ لیتیں جو کبھی حسن زلیخا اُنکا

حشر والے یہ کہیں دیکھ کے محشر میں مجھے
وہ چلا آتا ہے اک بندۂ شیدا اُنکا

دی منادی نے ندا حشر میں لے مشتاقو
دیکھ لو آج کہ بے پردہ ہے جلوہ انکا

سب مہینوں میں مبارک ہی ربیع الاول
جمعہ سے فضل میں برتر ہی دوشنبہ اُنکا

میں رضا کا ہوں رضا انکے تو میں انکا ہوں
یوں ہی رکھے مجھے اللہ تعالیٰ اُنکا

Marfat.com

**تجھکو کیا فکر ہے بخشش کی جمیل رضوی**
**ہاتھ میں ہے ترے دامان معلّٰےؐ اُن کا**

جان و دل یارب ہو قربانِ حبیب کبریا
اور رہا تھوں میں ہو دامانِ حبیب کبریا

آنکھ میں ہو نور دندانِ حبیب کبریا
سر میں ہو سودا وارمانِ حبیب کبریا

ان کے فیضِ نور نے کونین کو روشن کیا
دونوں عالم پر ہے احسانِ حبیب کبریا

زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حالمیں
میں ہوں یارب اور بیابانِ حبیب کبریا

کیسا فخر و ناز ہو اپنے مقدر پر اگر
سگ بنائیں مجھکو دربانِ حبیب کبریا

اک نظر دیکھو جمالِ آفتاب ہاشمی
میری آنکھوں پر ہو احسانِ حبیب کبریا

بنکے منگتا ان کے در کے شاہ عالم ہو گئے
اے زہے قسمت گدایانِ حبیب کبریا

نار ہے گور غریباں وقت ہے امداد کا
میں فدا شمع شبستانِ حبیب کبریا

لٹ رہی ہے ساقی کوثر کے میخانہ میں مے
جوش میں ہیں آج مستانِ حبیب کبریا

صاحب لولاک کے باعث ہوئی ایجاد خلق
ما سوی اللہ سب ہی سامانِ حبیب کبریا

راہ حق میں دیکھے سر قربانِ جاناں ہو گئے
کیوں نہ ہوں زندہ شہیدانِ حبیب کبریا

بٹتا ہے کونین میں باڑا اسی سرکار کا
ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیب کبریا

عہد رب نے روز میثاق انبیا سے لیلیا
سر پہ لیں پھر کیوں نہ فرمانِ حبیب کبریا

کچھ نشاں پایا نہ اب تک پھر دمہ چکر میں ہیں
اسقدر اونچا ہے ایوانِ حبیب کبریا

اپنی امت میں کیا اپنی جماعت میں لیا
تجھ پہ جاں قربان احسانِ حبیب کبریا

کون ہے جو ان کے خوان فضل سے محروم ہے
ہیں خلیل حق بھی مہمانِ حبیب کبریا

جس کے بلبل ہیں ابوبکر و عمر عثمان و علی
رشکِ جنت ہے وہ بستانِ حبیب کبریا

غار تیرہ میں جو کاٹا سانپ نے پروا نہ کی
آفریں اے جاں نثارانِ حبیب کبریا

خواب مولی پر نماز عصر کو قربان کیا
ایسے ہوتے ہیں فدایانِ حبیب کبریا

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
جز ترے اے چشم گریانِ حبیب کبریا

عقلِ عالم کی رسائی ان کے رتبے تک محال
ہاں خدا سے پوچھیے شانِ حبیب کبریا

تجھ سے کب ممکن ہے مدحت اے جمیل قادری
بس خدا خود ہے ثنا خوانِ حبیب کبریا

فیض مرشد سے جمیل قادری تم کو سب
تم کو کہتے ہیں ثنا خوانِ حبیب کبریا

Marfat.com

کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا — وہ آقا ہمارا خریدار ہوگا
جو ہاں عشق احمد میں سرشار ہوگا — وہ دنیا و عقبیٰ میں ہشیار ہوگا
نبی کی بدولت بروز قیامت — خداوند عالم کا دیدار ہوگا
بھٹکتے پھریں کس لیے انکے عاصی — شفیع الوریٰ سب کا غمخوار ہوگا
نہ گھبرائیں عاصی کہ روز قیامت — فترضیٰ کا جلوہ نمودار ہوگا
جسے چاہیں بخشیں کہ خلد وجناں میں — خدا کی قسم دخل سرکار ہوگا
شفاعت کا دولھا بنائیں گے انکو — انھیں تاجِ بخشش سزاوار ہوگا
یہاں انکا دامن پکڑ لو وگرنہ — مدد چاہنا واں پہ بیکار ہوگا
عباد النبی جائیں جنت میں سیدھے — مخالف نبی کا گرفتار ہوگا
مدینے کی گلیاں دکھادے خدایا — یہ اچھا ہیں پر دل زار ہوگا
جو دیکھیں گے ہم سبز گنبد نبی کا — ہمارا نصیبہ بھی بیدار ہوگا
مدینے پہنچنے تو دو ہم سفیرو — بسیرا مرا زیر دیوار ہوگا

نہ چھوٹے کبھی اپنے مرشد کا دامن
جمیلؔ اس سے بیڑا ترا پار ہوگا

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا — مبارک آمنہ کا نور دل لخت جگر آیا
یہ عبد المطلب کی خوبی قسمت کہ انکے گھر — چراغ لامکاں کون ومکاں کا تاجور آیا
وہ ختم الانبیا تشریف فرما ہونے والے ہیں — نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا
ربیع پاک تجھپر اہلسنت کیوں نہ قرباں ہوں — کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا
ہوئے جب جلوہ فرما شاہِ ذیشاں بزم دنیا میں — ہر اک قدسی فلک سے بہر پابوسی اتر آیا
جھکا جاتا ہے سجدے کیلیے اسواسطے کعبہ — کہ مسجودِ ملائک آج اس میں جلوہ گر آیا
نہ کیوں تنہا کرے فرمانروائی ہفت کشور پر — کہ ہمراہی میں اپنی لیکے وہ فتح وظفر آیا
کہانت مٹ گئی بالکل کہ اب وہ مخبر صادق — بفضل اللہ اک اک بات کی دینے خبر آیا
علوم اولین وآخریں ہیں جس کے سینے میں — خبر ہے ذرہ ذرہ کی جسے وہ باخبر آیا
نفاق جاہلیت سے کہو اب منہ چھپا بیٹھے — قبائل کو وہ کرنے کیلیے شیر وشکر آیا
شب میلاد اقدس تھی مسرت ذرہ ذرہ کو — مگر ابلیس اپنے ساتھیوں میں نوحہ گر آیا

Marfat.com

زمیں بولی کہ تجھ سے پاک و صاف ہوتی ہوں
گنہگارو کدھر ہو فرد عصیاں اپنی دھوڈالو
چلو اے مفلسو جو آج مانگو گے وہ پاؤ گے
حکومت ایسی نافذ ہے کہ انکا حکم پاتے ہی
دیا حکم حضوری جس گھڑی سرکار والا نے
کہو ہر روز کتنی بار تم یاد اس کی کرتے ہو
یہ کہہ اٹھوں وہ میری قبر میں جب جلوہ فرما ہو
وہاں محفل اقدس میں گر آئے تو یوں سمجھو

ندا کعبہ سے اٹھی اب مرا مقصود بر آیا
رسول اللہ کا دریائے رحمت جوش پر آیا
کہ صدقہ بانٹتا ارض و سما کا تاجور آیا
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹ کر آیا
زمیں کو چیرتا سجدہ کناں فوراً شجر آیا
خیال امت عاصی جسے آٹھوں پہر آیا
تو ہٹ جا ظلمت مرقد کہ وہ جان قمر آیا
کہ انسانوں میں کفری بوجھ لادے جیسے خر آیا

جمیل قادری جب سبز گنبد آنکا دیکھونگا
تو سمجھو نگا مری نخل تمنا میں ثمر آیا

ثناہ کو عین جلوہ بنا ہو گیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہو گیا
منتخب آپ کی ذات والا ہوئی
نام پاک آپکا مصطفیٰ ہو گیا
مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے تو واسطہ ہو گیا
آپ وہ نور حق ہیں کہ قرآن میں
وصف رخ آپکا والضحیٰ ہو گیا
ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہو گیا
لامکاں میں بلایا خدا نے تجھے
عرش و کرسی سے بھی تو ورا ہو گیا
ایسی نافذ تمہاری حکومت ہوئی
تم نے جس وقت جو کچھ کہا ہو گیا
مہ دوپارہ ہوا سورج الٹا پھرا
جب اشارہ تمہارا ذرا ہو گیا
کن کی کنجی نہ کیونکر ہو تیری زباں
حکم رحمٰن تیرا کہا ہو گیا
لب عیسیٰ سے ظاہر تھا جو معجزہ
تیری ٹھوکر سے مولیٰ ادا ہو گیا
سیر کر جائیں آکر جناب مسیح
شہر طیبہ بھی دار الشفا ہو گیا
خاک روضہ کی کحل الجواہر ہوئی
تاج شاہاں زر النقش پا ہو گیا
آتش عشق مولیٰ سے جو دل تپا
میل سے صاف ہو کر کھرا ہو گیا
جس نے نظارہ سبز گنبد کیا
اس کا پورا ہر اک مدعا ہو گیا
ہم بھی طیبہ کو اڑ جائیں گے ایکدن
نازکیوں تجھکو باد صبا ہو گیا

Marfat.com

تیرے ہی نور سے دونوں عالم بنے — تو ہی تو ابتدا انتہا ہو گیا
اُس نے واللہ اللہ کو پا لیا — جو کوئی تجھ پہ دل سے فدا ہو گیا
حق تعالیٰ کا وہ بندۂ خاص ہے — سچے دل سے جو بندہ ترا ہو گیا
پار گرداب عصیاں سے کیونکر نہ ہو — جس کی کشتی کا تو ناخدا ہو گیا
تیرے صدقے کہ ہر درد و غم میں تو ہی — نام لیووں کا مشکلکشا ہو گیا
نام نامی ترا نام حق یا نبی — ناتوانوں کے حق میں عصا ہو گیا
اس کو فرصت غم دو جہاں سے ملی — جو بھی دل سے غلام آپکا ہو گیا
روسیاہوں کو کوئی نہیں پوچھتا — ہاں بھروسہ تری ذات کا ہو گیا
عاصیوں کا نہیں کوئی پرسان حال — اک سہارا فقط آپ کا ہو گیا
روز محشر مرا اک نام لیوا ترا — اک اشارے میں تیرے رہا ہو گیا
تو مبارک تمہارے لیے عاصیو — باب رحمت محمد کا وا ہو گیا
خلق کیونکر نہ اس کو کہے تاجدار — جو ترے آستاں کا گدا ہو گیا
سروروں کی اُسے سروری مل گئی — تیرے روضہ پہ جو سر فدا ہو گیا
کیوں نہ حاصل ہو اس کو حیات ابد — روضۂ پاک پہ جو فنا ہو گیا
یا نبی تیری چوکھٹ پہ عشاق کو — موت اور زندگی کا مزا ہو گیا
کچھ بشر ہی نہیں بلکہ جن و ملک — سب کو صدقہ تمہارا عطا ہو گیا
واہ وا تیری عزت کہ تیرے سبب — تیری امت پہ فضل خدا ہو گیا
نام تیرا شہا ہر مرض کے لیے — نام لیووں کو تیرے دوا ہو گیا
داغ الفت کی ایسی بڑھی تازگی — زخم دل کا ہمارے ہرا ہو گیا
گو رہیں حشر میں داغ عشق نبی — غیرت شمس و بدر الدجےٰ ہو گیا
نام تیرا دم نزع جس نے لیا — اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا
دشمن و دوست مفلس غریب و امیر — تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہو گیا
علم غیب نبی کا جو منکر ہوا — قہر قہار میں مبتلا ہو گیا
دیکھ آئینہ نجدی کہ تو منہ سے — تیرا چہرہ تو الٹا توا ہو گیا
ناز کر لے جمیل اپنی قسمت پہ تو — خاک نعلین احمد رضا ہو گیا

Marfat.com

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا
مخلوق الٰہی ہے سامان محمد کا

پاتے ہیں سبھی صدقہ اُن کے در اقدس سے
ہر ذرۂ عالم ہے مہمان محمد کا

ہوتی ہے ہر اک نعمت تقسیم مدینے سے
کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا

دیتے ہیں ملک پہرہ سرکار کے روضے پر
جبریل معظم ہے دربان محمد کا

عالم ہے اگر شیدا ان پر تو تعجب کیا
خود چاہنے والا ہے رحمٰن محمد کا

شاہان جہاں کیونکر رکھیں نہ سر آنکھوں پر
فرمان الٰہی ہے فرمان محمد کا

حور و ملک و غلماں جن و بشر و حیواں
لیتے ہیں سبھی سر پر فرمان محمد کا

طیبہ کو جو جاتا ہے کہتے ہیں ملک باہم
لو دیکھو وہ آتا ہے مہمان محمد کا

تکلیف سفر سے تو دل تنگ نہ ہو زائر
برسیگا ترے اوپر باران محمد کا

رویا میں نہ دیکھا گر وہ چہرۂ نورانی
لے جاؤں گا دنیا سے ارمان محمد کا

افسوس کہ اے بلبل تو نے نہ کبھی دیکھا
بے خار گلستاں ہے بستان محمد کا

کیوں چاک ہو غم سے دل کیوں فوج الم گھیرے
سر پر ہے غلاموں کے دامان محمد کا

دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے
ہو ورد زباں کلمہ ہر آن محمد کا

جب مدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی
کیا منہ ہے جو واصف ہو انسان محمد کا

تقدیر جمیل اپنی شاہوں سے رہے بڑھکر
سگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تری رحمت کا
ہر ذرہ ثنا خواں ہے مولیٰ تری رفعت کا

کچھ صرف غلاموں کی تخصیص نہیں اس میں
کفار نے بھی پایا صدقہ تری رحمت کا

ہم بھول گئے تجھکو تو نے نہ کبھی چھوڑا
کس منہ سے کریں پھر ہم دعویٰ تری چاہت کا

خود امتی بننے کی مالک ہے تمنا کی
موسیٰ نے سنا جس دم رتبہ تری امت کا

مخلوق الٰہی ہے شیدا تو تعجب کیا
جب خود ترا خالق ہے پیارا تری صورت کا

اُس سر کی سرافرازی عالم سے بیاں کیا ہو
جس سر پہ رکھا حق نے تاج اپنی نیابت کا

دربار عدالت میں ہوتا جو نہ تو حامی
غرقاب ہی ہو جاتا بیڑا تری امت کا

ہم تیرے سوا کس سے فریاد کریں اپنی
ذمہ تو لیا تو نے امت کی حمایت کا

پڑتی ہی نظر سب کی آقا ترے دامن پر
اٹھنا ہے تری جانب سارے ہی خلقت کا

میدان قیامت میں جتنے بھی کھڑے ہونگے ٭ موجہ حشر میں دیکھیں گے پیاری تری امت کا
اللہ تعالیٰ کو اس بزم قیامت میں ٭ منظور دکھانا ہے سب کو تری عزت کا
کیا غم ہے غلاموں کو گھبراتے ہیں کیوں عاصی ٭ سردار مدینہ جب دولہا ہے شفاعت کا
فہرست کھلی جیدم جنت میں پہنچنے کی ٭ پہلے ہی نکل آیا نمبر تری امت کا
اک آن میں دھو دینا عصیاں کے سیہ نامے ٭ ادنیٰ سا کرشمہ ہے اس چشم عنایت کا
صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو ٭ جسوقت کھلیگا در ہولی تری جنت کا
بہ حکم ملک ہوگا مالک سے کہ اے مالک ٭ باقی نہ رہے کوئی محبوب کی امت کا
سب اہل معاصی کے جب وزن ہوئے عصیاں ٭ اُن سب پہ ہوا بھاری پلہ تری رحمت کا
ہے ناز فقط ہمکو آقا کی شفاعت پر ٭ توشہ تو نہیں کچھ بھی پاس اپنے عبادت کا
دربار عدالت میں اللہ سے کہدونگا ٭ دیدے تو صلہ مجھکو محبوب کی مدحت کا
دونوں ہوں بہم یکجا کعبہ بھی مدینہ بھی ٭ گر کعبۂ دل میں ہو نقشہ تری تربت کا
پھر قلب میں ہندوؤں کے اک زلزلہ پیدا ہو ٭ گر ذکر سنائیں ہم شاہا تری شوکت کا
زنار و صنم توڑے ایمان کے دیے توڑے ٭ اعلان کیا تم نے جس وقت رسالت کا
سورج تو پلٹ آیا اور چاند بنائے دو ٭ صرف ایک اشارہ تھا انگشت شہادت کا
فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جاں بخشی ٭ قدرت تو دکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا
بندوں کو دیا سب کچھ فاقوں پہ گزاری خود ٭ وہ طور سخاوت کا یہ حال قناعت کا
اعدا نے تو ایذا دی مولیٰ نے دعا یوں کی ٭ دکھلادے انھیں یارب رستہ تو ہدایت کا
جب قبر میں دیکھوں گا کہدونگا یہ آقا سے ٭ یاں کھینچکے لایا ہے ارمان زیارت کا
بوجہل کو شان انکی کس طرح نظر آتی ٭ کذاب کی آنکھوں پر پردہ تھا ضلالت کا
اسی کی زبان پر تو ہے ذکر نبی ہر دم ٭ نجدی کا وظیفہ ہے یہ شرک یہ بدعت کا

کیوں ناز جمیل اپنی قسمت پہ نہ ہو مجھکو
اس نور کا بندہ ہوں مظہر ہے جو وحدت کا

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفیٰ ٭ خود ہی واصف ہے خدائے مصطفیٰ
دل میں دے یارب ولائے مصطفیٰ ٭ اور سینہ میں ہو جائے مصطفیٰ
تیرے پیارے کا میں دیوانہ ہوں ٭ یہ دعا ہے اے خدائے مصطفیٰ

Marfat.com

مصطفٰے ہیں ساری خلقت کیلیے — ساری خلقت ہے برائے مصطفٰے
ڈھونڈھتے ہیں سب رضا اللہ کی — چاہتا ہے حق رضائے مصطفٰے
کیا نسیم خلد خوش آئے اسے — جس کے سر میں ہو ہوائے مصطفٰے
رزق کیا ہر چیز کے قاسم ہیں وہ — دین رب کی ہے عطائے مصطفٰے
رہ گئے سدرہ پہ جبرائیل امیں — عرش سے بھی پار جائے مصطفٰے
وسعت طیبہ میں بہار خلد ہے — جان جنت ہے سرائے مصطفٰے
منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے — ورد ہے جس کا ثنائے مصطفٰے
میری امت میری امت بخشدے — ہے یہی ہر دم دعائے مصطفٰے
روز محشر اُن کے بندوں کے لیے — راہبر ہوگی ضیائے مصطفٰے
حکم حق ہوگا کہ جائے سب سے قبل — خلد میں ہر ہر گدائے مصطفٰے
پل سے گزریں انکے بندے بے خطر — رَبِّ سَلِّمْ ہے صدائے مصطفٰے
یوں پکاریگا منادی حشر میں — عاصیو مژدہ وہ آئے مصطفٰے
اپنی امت کو چھڑانے کے لیے — حشر میں تشریف لائے مصطفٰے
جانکنی کے وقت از راہِ کرم — چہرہ انور دکھائے مصطفٰے
پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفٰے
قبر و محشر کا یہی ہے اک جواب — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفٰے
مہر محشر مجھ پہ ہو جائے گا سرد — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفٰے
کیوں ڈرائیگی مجھے نار جحیم — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفٰے
دو قدم میں ہوگی طے راہ صراط — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفٰے
زہد و طاعت کچھ نہیں ہے میرے پاس — بندۂ حق ہوں گدائے مصطفٰے
روز محشر دھوپ میں ہونگے عدو — ہم گدا زیر لوائے مصطفٰے
چاہتا ہوں دل سے احمد کی رضا — مجھ سے راضی ہو رضائے مصطفٰے

ہے تمنائے جمیل قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفٰے

نام لیوا تیرا کوچہ سے ترے شاد آیا — کب ترے در سے کوئی ہوکے ناشاد آیا

| | |
|---|---|
| لے گیا دل کی مرادوں سے وہ بھر کر دامن | جو ترے روضہ پہ کرتا ہوا فریاد آیا |
| تیرے روضے کو نہ کیوں قبلۂ حاجات کہوں | لوٹ کر شاد گیا جو کوئی ناشاد آیا |
| نام نے تیرے ہر اک غم سے بچایا ہم کو | رنج سب بھول گئے تو ہمیں جب یاد آیا |
| جب غلاموں نے مصیبت میں تجھے یاد کیا | آن کی آن میں تو بر سر امداد آیا |
| تجھ پہ قرباں میں اے آئینۂ ذات خدا | اک نظر دیکھ لیا تجھکو خدا یاد آیا |

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ یہ احباب کہیں
اے **جمیل رضوی** دیکھ تو بغداد آیا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا
ہے سر پہ تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا
اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ فرمائے ترے حق میں داور
وحدت کا کیا تجھکو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا
معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فاوحیٰ دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا
حوروں نے سبحان اللہ غلماں نے پکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا
قرآن کلام باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تیری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا
باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے جھلکتی ہیبت ہے اے شاہ رسالت کیا کہنا
سب مثل ہتھیلی پیش نظر ہر غیب عیاں ہے سینے پر
یہ نور نظر یہ چشم بصر یہ علم و حکمت کیا کہنا
ہو حسن نبی کی کیسی صفت جسکی ہے خدا کو بھی چاہت
والشمس چمک طٰہٰ رنگت پھر اس میں ملاحت کیا کہنا

Marfat.com

ہر ذرہ ترا دیوانہ ہے، ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحاب نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مروت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول بتولی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کھل جائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جھک کر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہو کر اے ابر رحمت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہنا

عالم کی بھریں یہ ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی یہ زہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیل اتنی تیری یہ سب ہے کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداح نبی سب اہلسنت کیا کہنا

وہ ماہ عرب آج کعبہ میں چمکا
نہ ہوتا اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا
ہوا اس طرف رحمت حق کا دورہ
ہیں اس عدل و انصاف رحمت کے قرباں
کیا سارے عالم کو سرشار وحدت
ملی ہم کو اسلام و ایماں کی دولت
ہے کافی ہمارے لیے دو جہاں میں
عرب والے آقا کی ذی جاہ وہائی
یہاں پر لحد میں قیامت میں پل پر

جو مالک ہے سارے عرب و عجم کا
یہ جلوہ ہے عالم میں سب اسکے دم کا
جدھر ہو گیا ایک پھیرا کرم کا
مٹا نام عالم سے ظلم و ستم کا
اٹھا دور دنیا سے کفر و صنم کا
یہ ہے فیض سب تیرے جود اتم کا
اشارہ فقط تیری چشم کرم کا
اسی دم ہوا رنگ فق ہر الم کا
سہارا ہے بس اک شفیع الامم کا

Marfat.com

عرب کے قمر مجھکو صورت دکھادو — میں دنیا میں مہمان ہوں کوئی دم کا
خدا نے انھیں لامکاں میں بلایا — بیاں کس سے ہو انکے جاہ و حشم کا
جو رضوان مدینے کو دیکھیں تو کہدیں — کہ نقشہ ہے بالکل یہ باغ ارم کا
ترے علم و سمع و بصیرت کا منکر — وہابی ہے کمبخت اندھا جنم کا
کہے شرک جسکو اسی میں ہو شامل — ادھر ہی ہی کیا ٹھیک تیرے دھرم کا

جمیل اپنے آقا کا مدحت سرا ہے
کرم ہے رضا کی نگاہِ کرم کا

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا — بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا
نار دوزخ سے بچائیگا سہارا غوث کا — لے چلیگا خلد میں ادنےٰ اشارہ غوث کا
نزع میں مرقد میں محشر میں مدد فرمائیں گے — ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا غوث کا
خالق کون و مکاں نے پہلے ہی روز ازل — لکھدیا ہے میری پیشانی پہ بندہ غوث کا
کیا عجب بے پوچھے مجھکو چھوڑ دیں منکر نکیر — دیکھکر میرے کفن پر نام لکھا غوث کا
نزع میں مرقد میں محشر میں کہیں بھی یا خدا — ہاتھ سے چھوٹے نہ دامان معلےٰ غوث کا
ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو پھر جو چاہو پوچھنا — کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارہ غوث کا
سب خس و خاشاک عصیاں آن میں بہ جائیگا — جوش پر آجائیگا جس وقت دریا غوث کا
جھولیاں پھیلاؤ دوڑو بھیک لو دامن بھرو — بٹ رہا ہی آستاں پر عام باڑا غوث کا
آنکھیں ملنے کیلیے ہاتھ آئے چوکھٹ غوث کی — سر رگڑنے کے لیے ملجائے روضہ غوث کا
سجدہ گاہِ جن و انساں آپکا نقش قدم — تاج والوں کیلیے ہی تاج تلوا غوث کا
روشنی شمع سے کیا کام اندھی آنکھ کو — مومنوں کے چشم و دل میں ہی اجالا غوث کا
سلطنت شاہِ مدینہ نے عطا فرمائی ہی — رائج اقلیم ولایت میں ہی سکہ غوث کا
جلتے ہیں دشمن خدا کے انکے ذکر و فکر سے — ورد سب اللہ والے کرتے ہیں یا غوثا کا
کر رہے ہیں اشقیا کوشش گھٹانے کی مگر — روز افزوں ہو رہا ہے بول بالا غوث کا
نقشۂ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر — جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا
صدقے اس بندہ نوازی کے فدا اس دین کے — ہم سے کتے پل رہے ہیں کھاکے ٹکڑا غوث کا
حشر میں اٹھا ہوا ہے روئے انور سے نقاب — عاشقو دل کھول کر لو نظارہ غوث کا

عمر بھر رکھنا جمیل قادری ورد زباں
نام حق کا اور حبیب کبریا کا غوث کا

غوث کو کیونکر نہ آئے پیار تم پر اے جمیل
ہے رضائے مرشد تمہارا جبکہ پیارا غوث کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے ہیں
مریدوں پر نام لیوا نکلے ہے پنجہ غوث اعظم کا

مُرِيدِیْ لَا تَخَفْ کہکر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

سجل انکو دیا وہ رب نے جسمیں صاف لکھا ہے
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

جہاز تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا
وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمہ غوث اعظم کا

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراض مہلک سے
عجب دار الشفا ہے آستانہ غوث اعظم کا

نہ کیونکر اولیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوث اعظم کا

بِلَادُ اللهِ مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ سے یہ ظاہر ہے
کہ عالم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

وَوَلَّانِیْ عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا صاف کہتا ہے
کہ ہر اک قطب ہے عالم میں چیلا غوث اعظم کا

فَحُكْمِیْ نَافِذٌ فِیْ كُلِّ حَالٍ سے ہوا ظاہر
تصرف انس و جن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا

سلاطین جہاں کیونکر نہ انکے رعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کتا غوث اعظم کا

ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اسنے وظیفہ غوث اعظم کا

ہوا موقوف فوراً ہی برسنا اہل مجلس پر
جو پایا ابر باراں نے اشارہ غوث اعظم کا

بتا دیتے ہیں دن سال تو جو وقت آتا ہے
ہر اک پہلے بجا لاتا ہے مجرا غوث اعظم کا

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کس طرح چاہا غوث اعظم کا

فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا انکے سوالوں کو
دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوث اعظم کا

وہ کہکر قُمْ بِاِذْنِ اللهِ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

جلایا استخوان مرغ کو دست کرم رکھکر
بیاں کیا ہو سکے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

اِلَیَّ یَا مُبَارَکْ آتی تھی آواز خلوت میں
یہیں سے جان لے منکر نور رتبہ غوث اعظم کا

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے
یہ دربار الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

سفر سے واپسی میں دین اقدس کو کیا زندہ
محی الدین ہوا یوں نام والا غوث اعظم کا

جو فرمایا کہ دوش اولیا پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

دم فرماں خراسانی معین الدین چشتی نے
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا

نہ کیونکر سلطنت دونوں جہاں کی انکو حاصل ہو
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا

لعاب اپنا چٹایا احمد مختار نے اُن کو
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظم کا

رسول اللہ نے خلعت پہنایا بر سر مجلس
بجے کیوں کر نہ پھر عالم میں ڈنکا غوث اعظم کا

محرر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا

اگرچہ مرغ سب بول کر خاموش ہوتے ہیں
مگر ہاں مرغ بولیگا ہمیشہ غوث اعظم کا

کھلے ہفتاد در اک آن میں علم لدنی کے
خزینہ بن گیا علموں کا سینہ غوث اعظم کا

ہمارا ظاہر و باطن اُن کے آگے آئینہ
کسی شئے سے نہیں عالم میں پردہ غوث اعظم کا

پڑھی لاحول اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارت
علوم و فضل سے وہ نور چمکا غوث اعظم کا

قصیدے میں جناب غوث کے دیکھو نظر تم کو
تو سوجھے دور کی ظاہر ہو رتبہ غوث اعظم کا

رہے پابند احکام شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوڑا شیرخواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

ہے جب عرش الٰہی پہلی منزل اُنکے زینہ کی
تو پھر کس کی سمجھ میں آئے رتبہ غوث اعظم کا

محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
ہے افضل اولیا میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا

عطا کی ہے بلندی حق نے اہل اللہ کے جھنڈوں کو
مگر سب سے کیا اونچا پھریرا غوث اعظم کا

اسی باعث سے ہیں قبروں میں بھی اولیا زندہ
حیات دائمی پاتا ہے کشتہ غوث اعظم کا

مری جانکندنی کا وقت راحت سے بدل جائے
سر بالیں اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا

رہائی ملیگی اسکو عذاب قبر و محشر سے
یہاں پر ملگیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا

یہ سنتے ہیں نکیرین اُس پہ کچھ سختی نہیں کرتے
لکھا ہوتا ہے جسکے دل پہ طغرا غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھدینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہدونگا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک نعرہ ہی ہو نام لیوا غوث اعظم کا

فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

جناب غوث دولہا اور براتی اولیا ہونگے
مزہ دکھلائیگا محشر میں سہرا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوث اعظم کا

یہ محشر میں کھلے ہیں گیسوئے عنبر فشاں کس کے
برستا ہے کرم کا کس کے جھالا غوث اعظم کا

یہ قیدی چھٹ رہے ہیں اس لیے میدان محشر میں
خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوث اعظم کا

گذاری کھیل میں کل اب ہوئی اعمال کی پرسش
مگر کام آگیا اس دم وسیلہ غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹونگا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتا دوں گا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا

ٹھکانا اس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی
کھڑا ہو حشر میں جس وقت جھنڈا غوث اعظم کا

خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی
گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا

مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے
بنائے مجھکو سگ اپنا جو کتا غوث اعظم کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے کہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا

صدائے صور سنکر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا

کچھ اک ہم ہی نہیں ہیں آستان پاک کے کتے
زمانہ پل رہا ہے کھا کے ٹکڑا غوث اعظم کا

نبی ﷺ نور الٰہی اور یہ نور مصطفائی ہیں
تو پھر نوری نہ ہو کیونکر گھرانا غوث اعظم کا

نبی ﷺ کے نور کو گر دیکھنا چاہے انھیں دیکھے
سراپا نور احمد ﷺ ہے سراپا غوث اعظم کا

رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن
رسول اللہ ﷺ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا

مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر
خدا کا رحمۃ للعٰلمین کا غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

## مناجات دربارگاہ مرجع انام

درد اپنا دے اس قدر یارب
نہ پڑے چین عمر بھر یارب

میری آنکھوں کو دے وہ بینائی
تو ہی آئے مجھے نظر یارب

ورد میرا ہو تیرا کلمہ پاک
جبکہ دنیا سے ہو سفر یارب

Marfat.com

شجر نعت دل میں بو یا ہے — جلد اس میں لگا ثمر یا رب

تیرے محبوب کا میں واصف ہوں — دے زباں میں مری اثر یا رب

بطفیل رسول ہر دو سرا — ساتھ میرے رہے ظفر یا رب

تیری رحمت جو میرے ساتھ رہے — مجھکو کس کا ہو پھر خطر یا رب

ایسا مجھکو گما دے الفت میں — ق — نہ رہے اپنی کچھ خبر یا رب

دیکھنے کے لیے مجھے ترسے — عمر بھر میری چشم تر یا رب

جان نکلے تو اس طرح نکلے — تیرے در پر ہو میرا سر یا رب

قبر میں اور جانکنی کے وقت — ق — جب ہو حالت مری دگر یا رب

سختیوں سے مجھے بچا لینا — رکھنا رحمت کی تو نظر یا رب

ایسی دے میرے دلکو اپنی تلاش — مجھکو مل جائے تیرا گھر یا رب

آستانے کا اپنے رکھ منگتا — نہ پھرا مجھکو دربدر یا رب

میں نے پھیلایا دامن مقصود — بھر دے رحمت کے تو گہر یا رب

دل ویراں کو نور سے بھر دے — کہ ہو آباد یہ کھنڈر یا رب

عرش اس کو کہوں کہ بیت اللہ — میرے دل میں ہے تیرا گھر یا رب

نام کو تیرے رٹتے رٹتے روز — شام سے میں کروں سحر یا رب

میرے سینے کو اپنی الفت سے — بطفیل حبیب بھر یا رب

ذرہ ذرہ سے آشکارا ہے — گو کسی جا نہیں مگر یا رب

تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود — سب کے دل میں ہے تیرا گھر یا رب

نحن اقرب سے کھل گیا تو ہے — رگ جاں سے قریب تر یا رب

تیری تحمید کرتے ہیں ہر دم — مور و مار و شجر حجر یا رب

کرتے ہیں صبح و شام لیل و نہار — تیری تسبیح خشک و تر یا رب

میرے جرم و قصور پر تو نہ جا — اپنی رحمت پہ کر نظر یا رب

نہ ٹھکانا نہ مرا لگے گا کہیں — تو نے چھوڑا مجھے اگر یا رب

اپنے محبوب کا مجھے واصف — رکھ تو رحمت سے عمر بھر یا رب

اڑ کے پہنچوں میں شہر طیبہ میں — میرے لگ جائیں ایسے پر یا رب

Marfat.com

یوں اٹھوں قبر سے درخشاں رو
جیسے نکلا کوئی قمر یارب

میرے پیارے ترے حبیب جنہیں (ق)
تو نے بلوایا عرش پہ یارب

اُنکا اور اُنکی آل کا صدقہ
خاتمہ تو بخیر کر یارب

میری اولاد اور مری بہنیں (ق)
اور مرے مادر و پدر یارب

جملہ احباب اور سب اہل سنن
کل پہ رحمت کی رکھ نظر یارب

دشمنوں پہ طفیل غوث وری
میرے مرشد کو دے ظفر یارب

میرے استاد تھے حسن مرحوم
نور سے ان کی قبر بھر یارب

اتحاد ایسا سنیوں میں دے
کہ رہیں شیر اور شکر یارب

ذکر محبوب کی یہ محفل ہے
اس میں حاضر ہیں جو بشر یارب

مرد و عورت گدا غریب و امیر
سب کی پوری مرادیں کر یارب

نیک کاموں کی انکو دے توفیق
کر عطا سب کو زر و زر یارب

جنہیں کم رزق مفلس و محتاج
رزق دے انکو پیٹ بھر یارب

لاولد کی مراد پوری کر
نیک بیٹوں سے گود بھر یارب

بانی مجلس مبارک کا
رہے ٹھنڈا دل و جگر یارب

جو کہ جلتے ہیں ذکر مولد سے
کر عطا اُن کو تو سقر یارب

نیچری و وہابی و رفاض
قہر کی اُن پہ کر نظر یارب

اور جتنے ہیں دشمن اسلام
جلد دوزخ میں انکو بھر یارب

مسخ کر دے کہ اُن کی ہو جائے
صورت و صوت مثل خر یارب

دے یہ توفیق تیرے اعدا سے
اہلسنت کریں حذر یارب

زیر ہر دم رہیں ترے دشمن
دین تیرا رہے زبر یارب

قادری ہے جمیل اے غفار
سب گنہ اُس کے عفو کر یارب

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب
اور ہلال عید ابروئے حبیب

جان کو قربان کروں مثل چکور
خواب میں دیکھوں اگر روئے حبیب

عرض کرنا بیکلی میری صبا
ہو گزر تیرا اگر سوئے حبیب

زاہدو ہے فکر تم کو خلد کی
ہم کو پہنچائے خدا کوئے حبیب

جو فنا ہیں عشق مولیٰ میں انھیں
آ گئی ہے طیبہ سے خوشبوئے حبیب

وہ مدینے سے اٹھی کالی گھٹا
وہ کھلے پر نور گیسوئے حبیب

بار بار آتے تھے جبریل امیں
اس قدر مرغوب تھا کوئے حبیب

عشق میں پاس شریعت ہو ضرور
عاشقو یہ ہے ترازوئے حبیب

دشمنوں کو ظلم کے بدلے دعا
میں ترے قربان اے خوئے حبیب

اس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا
جو بنا ادنیٰ سگ کوئے حبیب

ڈھونڈتے ہیں سب رضامندی حق
حق تعالیٰ ہے رضاجوئے حبیب

سب نظر رکھتے ہیں خالق کی طرف
اور خالق کی نظر سوئے حبیب

حضرت خالد کا ہے یہ تجربہ
جنگ میں کام آتے ہیں موئے حبیب

اپنے اوپر بار عالم کا لیا
مرحبا اے زور بازوئے حبیب

اے جمیل قادری ہشیار رہو
موت ہے نزدیک چل سوئے حبیب

عاشقو ذکر وصل علی آج کی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح و ثنا آج کی رات

زیب دنیا ہوئے وہ شاہ ہدیٰ آج کی رات
دونوں عالم میں یہ ہی شور رہا آج کی رات

پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آج کی رات
مہ و خورشید نے منہ ڈھانک لیا آج کی رات

اٹھ تو مانگنا ہو جس کو دعا آج کی رات
وا در پاک اجابت کا ہوا آج کی رات

نار فارس کی بجھی نور الٰہی چمکا
قاطع شرک ہوا جلوہ نما آج کی رات

خشک ساوا ہے ساوا میں ہے دریا جاری
نو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آج کی رات

اس لیے نصب کیا سبز علم کعبے پہ
ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آج کی رات

اہل توحید سے تکبیر کا وہ شور اٹھا
کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آج کی رات

زلزلہ آ گیا شق ہو گیا قصر کسریٰ
ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آج کی رات

شمع توحید سے روشن ہوا سارا عالم
کفر کفار کا کافور ہوا آج کی رات

سرنگوں ہو گئے بت روئے زمیں کے سارے
کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آج کی رات

سر افلاک خمیدہ ہے فلک کے آگے
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے زسما آج کی رات

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہکر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آجکی رات

جانور دیتے ہیں آپس میں مبارکبادی
اور شیاطیں میں ہے فریاد و بکا آجکی رات

گل وہ پھولا ہے مہک جائینگے دونوں عالم
کھلی گلشن میں ہے یہ باد صبا آجکی رات

خلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے جھالے
جھوم کر کعبے سے ہے ابر اٹھا آجکی رات

آرہے ہیں در اقدس پہ مرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آجکی رات

کسی بیکس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم
اس طرف کو بھی نظر بہر خدا آجکی رات

اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
سنیوں کے گرد شکر خدا آجکی رات

اے جمیل رضوی وصف نبی کر اتنا
کہ رضامند ہو احمد کی رضا آجکی رات

## مبارک عرض

کروں کیا حال دل اظہار یا غوث
کرم ہو عالم الاسرار یا غوث

نکالو بحر غم سے میری کشتی
ہے حائل بیچ میں منجدھار یا غوث

سوا تیرے کہوں کس سے غم اپنا
نہیں میرا کوئی غمخوار یا غوث

مدد کا وقت ہے امداد کیجئے
مری حالت ہوئی ہے زار یا غوث

دل تاریک پر فرمادے صیقل
مرا سینہ ہو پر انوار یا غوث

عطا کر صحت کامل اسے بھی
یہ بندہ ہے ترا بیمار یا غوث

بلا بغداد میں للہ آقا
دکھا اپنا مجھے دربار یا غوث

اشارے سے تری رحمت کے بنجائے
یہ اجڑا تن مرا گلزار یا غوث

مری آنکھوں کو میرے دل کے اندر
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

نہ گھبراؤں شب تار لحد سے
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

کھلے جب خواب مرقد سے مری آنکھ
مجھے ہو آپکا دیدار یا غوث

تمہارے روئے روشن کو کہوں کیا
قمر یا مطلع انوار یا غوث

رہ موصل ہوئی اک آن میں طے
کرامت آپ کی رفتار یا غوث

مدد فرمائیے یا غوث اعظم
مرا کوئی نہیں ہے یار یا غوث

Marfat.com

مدد کا وقت ہے سرکار آؤ — کیا غم نے مجھے لاچار یا غوث
نکالا سیکڑوں ڈوبے ہوؤں کو — مرے بیڑے کو کردو پار یا غوث
بڑھا کر ہاتھ اک ٹکڑا اٹھا دو — کہ یہ بندہ بھی ہے حقدار یا غوث
اَغِثْنِیْ یَا حَبِیْبِیْ غَوْثُ الْاَعْظَمْ — ہوا ہے غم گلے کا ہار یا غوث
کہاں تک میں پھروں بیکار رشتا ہا — مجھے کر دیجیے باکار یا غوث
پڑا سوتا ہے میرا بخت خفتہ — ذرا کر دیجیے بیدار یا غوث
مئے عرفاں کا اک ساغر پلا کر — مجھے کر دیجیے ہشیار یا غوث
خودی ایسی مٹا دل سے کہ مل جائیں — خدا اور احمد مختار یا غوث
مجھے ایسی عطا کر یاد اپنی — نہ بھولوں میں تجھے زنہار یا غوث
فنا کر یوں کہ میں سوتے میں دیکھوں — ترا دربار پر انوار یا غوث
تمنا بلبل شیدا کی یہ ہے — ملے بغداد کا گلزار یا غوث
مجھے دنیا میں جنت ہو جو ملجائے — تمہارا سایۂ دیوار یا غوث
کہاں جا کر کرے آنکھوں کو روشن — تمہارا طالب دیدار یا غوث
ہوں میں بھی قادری یا عبد قادر — نہ ہوں دونوں جہاں میں خوار یا غوث
رہے سرسبز میرا غنچۂ دل — چبھے کوئی نہ غم کا خار یا غوث
پڑھیں تسبیح تیرے نام کی ہم — رہے جبتک نفس کا تار یا غوث
رہوں ہر وقت سرگرم اطاعت — مجھے ایسا بنا دیندار یا غوث
ترے اک قطرۂ رحمت سے دھلجائے — گناہوں کا مرے طومار یا غوث
پکڑنا ہاتھ میرا دستگیرا — عبور پل نہ ہو دشوار یا غوث
کرو سو مرتبہ اس کی مدد تم — پکارے جو تمہیں اکبار یا غوث
کہے جاؤ مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ تم — پکارے جاؤں میں ہر بار یا غوث
زہے قسمت قیامت تک رہے گا — مریدوں پر تمہارا پیار یا غوث
تمامی اولیا کے تا قیامت — تمہیں ہو قافلہ سالار یا غوث
کریں گے روز محشر ہم پہ سایہ — تمہارے گیسوئے خمدار یا غوث
سفارش کیجیے محشر میں میری — کہ مجھکو بخشدے غفار یا غوث

Marfat.com

مسلماں کیجیے ایسا خدا را — کہ ٹوٹے نفس کا زنار یا غوث
اطبا کرسکیں جس کا نہ چارہ — تو کھو دیتا ہے وہ آزار یا غوث
مریضوں کے لیے دار الشفا ہے — ترا دربار پر انوار یا غوث
ہیں ملتی نامرادوں کو مرادیں — ترا دربار ہے دربار یا غوث
سلاطین زمانہ کیوں نہ مانگیں — ترا دربار ہے دربار یا غوث
اغثنی کہکے جو مانگا وہ پایا — ترا دربار ہے دربار یا غوث
رسول اللہ کا تو لاڈلا ہے — علی کرتے ہیں تجھکو پیار یا غوث
قدم تیرا ہے دوش اولیا پر — تجھے حق نے کیا سردار یا غوث
نبی کے معجزوں کا تو ہے مظہر — بتاتے ہیں ترے آثار یا غوث
رسول اللہ نے سینے میں تیرے — بھرے ہیں غیب کے اسرار یا غوث
علوم مصطفیٰ و مرتضیٰ کے — تمھیں پر ہیں کھلے اسرار یا غوث
لقب ہے مجمع البحرین تیرا — ہیں جاری تجھ سے سب انہار یا غوث
عراق اجمیر و مارہرہ بریلی — نہیں کس جا ترے انوار یا غوث
دل مغموم سے میری بصد آہ — نکلتی ہے صدا ہر بار یا غوث
ہے میری تاک میں شیطان مردود — مدد تیری رہے طیار یا غوث
تمھارے دشمنوں کے کاٹنے کو — زباں میری بنے تلوار یا غوث
خدا کا خاص بندہ بن گیا وہ — کیا جس نے ترا اقرار یا غوث
خدا بھی ہوگیا ناراض اُس سے — تو جس سے ہوگیا بیزار یا غوث
بلاشک ہوگیا مقہور ایزد — کیا جس نے ترا انکار یا غوث
ہوئی ذلت اُسے دونوں جہاں میں — پڑی جس پر تری پھٹکار یا غوث
دوبارہ دین کو اب زندہ کیجیے — ہوئی ہے یورش کفار یا غوث
رہیں منگتا ہمیشہ شاد آباد — اور اعدائے لعیں فی النار یا غوث

جمیل قادری کی لاج رکھنا
حضور واحد قہار یا غوث

Marfat.com

پردہ رخ انور سے جو اٹھا شب معراج — جنت کا ہوا رنگ دوبالا شب معراج
حوروں نے بھی گایا یہ ترانہ شب معراج — خالق نے محمد کو بلایا شب معراج
گیسو کھلے گھنگھور گھٹا اٹھی کہ ہم پر — باران کرم جھوم کے برسا شب معراج
اے رحمت عالم تری رحمت کے تصدق — ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شب معراج
جس وقت چلی شاہ مدینہ کی سواری — سجدے میں جھکا عرش معلیٰ شب معراج
خورشید و قمر ارض و سما عرش و ملائک — کس نے نہیں پایا ترا صدقہ شب معراج
وہ جوش تھا انوار کا افلاک کے اوپر — ملتا نہ تھا نظارہ کو رستہ شب معراج
مہمان بلانے کے لیے اپنے نبی کو — اللہ نے جبریل کو بھیجا شب معراج
بہ شان جلالت کہ نہایت ہی ادب سے — جبریل نے آقا کو جگایا شب معراج
جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رتبہ — سدرہ سے قدم جبکہ بڑھایا شب معراج
جبریل تھکے ہو گئے سرکار روانہ — منہ تکتا ہوا رہ گیا سدرہ شب معراج
ہمراہ سواری کے تھیں افواج ملائک — بنکر چلے اس شان سے دولہا شب معراج
یوں مسجد اقصیٰ میں نماز اس نے پڑھائی — طالب سے ملیں پڑھکے دوگانا شب معراج
ہر ایک نبی بلکہ سب افلاک کے قدسی — پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شب معراج
جان دو جہاں رفعت سرکار پہ قربان — کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کے رفعنا شب معراج
مدت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا — حوروں نے کیا خوب نظارہ شب معراج
آراستہ ہو خلد مؤدب ہوں فرشتے — یوں ہاتف غیبی نے پکارا شب معراج
پیہم چلی آتی تھیں دعاؤں کی صدائیں — سر رات نبی کی ہو خدایا شب معراج
تھی راستہ بھر اپنے درودوں کی نچھاور — ق — باندھا گیا تسلیم کا سہرا شب معراج
دولہا تھے محمد تو براتی تھے فرشتے — اس شان سے پہنچے مرے مولیٰ شب معراج
اللہ کی رحمت سے وہ مہکا گل وحدت — خوشبو سے بسا عالم بالا شب معراج
روشن ہوئے سب ارض و سما نور سے اسکے — جب ماہ عرب عرش پہ چمکا شب معراج
تھا چرخ چہارم پہ کوئی طور کے اوپر — سرکار گئے عرش سے بالا شب معراج
جب پہنچے مقام فتدلیٰ پہ محمد — خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شب معراج
اے صل علیٰ بزم تدلیٰ میں پہنچکر — اس ذات میں گم ہو گئے آقا شب معراج

Marfat.com

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی
عرش و ملک و ارض و سما جنت و دوزخ
تفصیل سے کی سیر مگر اس پہ یہ طرہ
زنجیر در پاک کی ہلتی ہوئی پائی
اے ماہ مدینہ تری تنویر کے قرباں
لو عاصیو وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے
اے مومنو مژدہ کہ وہ اللہ سے لائے
بھیجو نگا میں امت کو تری خلد میں پہلے

ق

ایسا دیا اللہ نے رتبہ شب معراج
اُس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شب معراج
اک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شب معراج
اور گرم تھا وہ بستر اعلیٰ شب معراج
چمکا دیا امت کا نصیبہ شب معراج
کاٹا گیا عصیاں کا سیاپا شب معراج
بخشائش امت کا قبالہ شب معراج
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شب معراج

اُس میں سے جمیل رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بڑا خاص جو حصہ شب معراج

ذکر حضور پاک ہے میرے لیے غذائے روح
قلب کا چین اسی سے ہے کہیے اسے دوائے روح

ایسا مجھے کرے خدا یادِ حضور میں فنا
ہر رگ و پے میں عشق شاہ میرے رہے بجائے روح

مدحت شاہ دیں کا نور ہر رگ و پے میں ہے ضرور
قبر میں بھی جو تیرگی پھیل گئی ضیائے روح

طیبہ پہ ہے ادھر نظر جو رو نکا اشتیاق ادھر
دیکھیے بعد انتقال کونسی سمت جائے روح

کرلو قبول یا نبی عرض جمیل قادری
جبکہ جدا ہو جسم سے طیبہ میں گھر بنائے روح

روشن ہے دو عالم میں مہ روئے محمد
تاباں ہے ہر اک شئے میں رخ پاک کا جلوہ
ظاہر یہ ہوا آیہ اللہ رمی سے
جب نائب و محبوب خدا آپ ہی ٹھہرے
کعبے کی طرف کوئی نہ سر اپنا جھکاتا

کونین ہے عکس رخ نیکوئے محمد
ہر گل سے چلی آتی ہے خوشبوئے محمد
ہے قوت حق طاقت بازوئے محمد
پھر کیوں نہ ہو ہر چیز پہ قابوئے محمد
جھکتا نہ اگر وہ سوئے ابروئے محمد

Marfat.com

مخلوق ہے جویائے رضامندی خالق
اللہ تعالیٰ ہے رضا جوئے محمد

دیتی ہے دعاؤں سے تو ایذاؤں کا بدلہ
کیا خوب ہی عادت تری اے خوئے محمد

جب حشر میں کوئی بھی کریگا نہ سفارش
گھبرائے ہوئے آئینگے سب سوئے محمد

سب منتظر رحمت معبود ہیں لیکن
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

اُن پر نہ پڑیں کس لیے عالم کی نگاہیں
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

برسے گی شفاعت کی بھرن امت شہ پر
جس وقت کھلے حشر میں گیسوئے محمد

مرجاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی
ہو نعش مری اور سگ کوئے محمد

تاریکیٔ مرقد سے جو گھبرائے دل زار
پر نور بنائیں اُسے گیسوئے محمد

جنت تو منائیگی چلو میری طرف کو
اور میں یہ کہونگا کہ نہیں سوئے محمد

تب جان میں جان آئے جمیل رضوی کے
سگ اپنا بنائیں جو سگ کوئے محمد

ہر شئے میں ہے نور رخ تابان محمد
ہر پھول میں ہے خوشبوئے گلستان محمد

اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا
ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہم شان محمد

مخلوق کو معلوم ہو کیا اُن کی حقیقت
رب عز و جل جانتا ہے شان محمد

آسکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ
جیسا کہ ادب کرتے تھے یاران محمد

سینہ ہے وہی جس میں نبی کی ہو محبت
ہے آنکھ وہی جو کہ ہے جویان محمد

وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربان محمد

اعدا کی شقاوت کہ ہوئے آپ کے منکر
اور سنگ و شجر تابع فرمان محمد

محبوب خدا حاکم مخلوق الٰہی
مخلوق خدا تابع فرمان محمد

تفسیر نے لولاک لما کی یہ پکارا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسان محمد

رہتا ہے فلک جس کے طوافوں میں شب و روز
واللہ وہ ہے گنبد ایوان محمد

عشاق سمجھتے ہیں اُسے گلشن جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابان محمد

چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے
دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمان محمد

فقیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتے
شاہوں سے بھی بڑھکر ہیں گدایان محمد

لاشہ مرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو
اور روح بنے بلبل بستان محمد

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں — تو دیکھ لو دل چیر کے ارمان محمد
ٹکراؤں گا سر تختۂ مرقد سے لحد میں — یاد آئے گا جس وقت بیابان محمد
کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر و لحد کا — ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامان محمد
قیدی کو چھڑا دیتا ہے اک اُن کا اشارہ — مجرم کو چھپا لیتے ہیں دامان محمد
یارب یہ تمنا ہے کہ تا حشر کہیں پر — چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامان محمد
پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دیگا — جنت میں چلے جائیں گدایان محمد
ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہکر — روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامان محمد

توصیف و ثنا تجھے جمیل رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثنا خوان محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد — دل کا اجالا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اکبر رب العلا نے — ہر شے پہ لکھا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن — سب سے ہے پیارا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی — کر لو وظیفہ نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
شیدا نہ کیوں ہوں اُس پر مسلماں — رب کو ہے پیارا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ والا دم میں بنا دے — اللہ والا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
صل علیٰ کا سہرا سجا کر — دولھا بنایا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ — سب کا ہے آقا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
سارے چمن میں لاکھوں گلوں میں — گل ہے ہزارا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
پائیں مرادیں دونوں جہاں میں — جس نے پکارا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر — دل پر ہے کندہ نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
رکھو لحد میں جس دم عزیزو — مجھکو سنانا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھتی درودیں دو رنگی حوریں — لاشہ جو دے گا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
روز قیامت میزان و پل پر — دے گا سہارا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا — میں یہ کہوں گا نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم
غم کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر — کر دے اشارہ نام محمد — صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رنج و الم میں یہی نام لیوا ۔ کر دے اشارہ نام محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
بیڑا اپنا ہی بن آگیا ہے ۔ دیدے سہارا نام محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
زخمی جگر پہ مجروح دل پر ۔ مرہم لگا جا نام محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
دل میں عداوت خر کی بھری ہے ۔ نجدی کی نہ لیگا نام محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے رضا کے قربان جاؤں ۔ جس نے سکھایا نام محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم
آنکھوں میں آکر دل میں سما کر ۔ رنگت رچا جا نام محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے جمیل رضوی کے دل میں
آجا سما جا نام محمد

دل کہتا ہے ہر وقت صفت انکی لکھا کر ۔ کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر
اس محفل میلاد میں اے بندۂ سرکار ۔ جب آئے درود اس شہ عالم پہ پڑھا کر
خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو ۔ اے سائلو مانگو تو ذرا ہاتھ اٹھا کر
خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی ۔ خود کہتے ہیں یارب مرے منگتا کا بھلا کر
اعدا سے جفا پر ہو جفا اور یہ دعا دیں ۔ یارب انہیں ایمان کی تو آنکھ عطا کر
کفار بد اطوار سے پڑھواتے ہیں کلمہ ۔ اک چاشنی لذت دیدار چکھا کر
اے ابر کرم بارش رحمت نزی ہو جائے ۔ ہو جائیں گنہگار ابھی پاک نہا کر
کیا دور ہے سرکار مدینہ کے کرم سے ۔ تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بلا کر
گر ہند میں مرتا ہے کوئی عاشق صادق ۔ لیجاتے ہیں طیبہ میں ملک اسکو اٹھا کر
بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا ۔ ریحان یہ کہتا ہے مدینے میں رہا کر
مطلع اے باد صبا اتنا کرم بہر خدا کر ۔ لیجا تو مدینے کو مری خاک اڑا کر
جو خلد نہ چاہیں گے مدینے کے عوض میں ۔ لیجائیں گے رضوان انہیں جنت میں منا کر
ہوگا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عبد نبی ہیں ۔ ہاں آتش دوزخ ہمیں دیکھے تو جلا کر
کیا مہر قیامت ہمیں دکھلائے گا تیزی ۔ سرکار رکھیں گے ہمیں دامن میں چھپا کر
مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ ۔ ہم خلد میں جائیں گے کہ مولی کے ہیں چاکر
ق ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ امت عاصی ۔ مولی یہ کہیں گے کہ رہا اس کو خدا کر
سب حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا ۔ محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رہا کر

Marfat.com

ہے کون وہ دولت جو نہ دی ان کو خدا نے
وہ کونسی شے ہے جو رکھی اُن سے چھپا کر

مختار بنا کر اُنھیں فرمایا خدا نے
جو چاہے نہ دے اور جسے جو چاہے عطا کر

یہ عزت و رفعت کہ ہر اک شے پہ خدا نے
نام انکا لکھا نام سے ہے اپنے ملا کر

اللہ نے دی تیرے غلاموں کو یہ قوت
مردوں کو جلا دیتے ہیں لب اپنے ہلا کر

عالم کی خبر رکھتے ہیں گر وہ تو عجب کیا
بھیجا ہے خدا نے انھیں ہر علم سکھا کر

تعلیم دی اک نام کو جبریل امیں نے
عالم کیا اللہ نے خود ان کو پڑھا کر

آجانا مدد کے لیے اے ماہ مدینہ
احباب چلیں قبر میں جب مجھکو سلا کر

مطلع
اک جام مئے عشق کا بندہ کو پلا کر
یا شاہ عرب اپنی محبت میں فنا کر

ق
یہ حکم ملا روح امیں کو شب معراج
جبریل ابھی لا مرے پیارے کو بلا کر

حاضر در اقدس پہ ہوئے روح معظم
اور عرض یہ کی رحمت عالم سے جگا کر

حاضر ہے براق اور ہے طالب کا تقاضا
ہے حکم کہ لاؤ مرے محبوب کو جا کر

دولھا بنے تیار ہوئے صاحب معراج
اور لے چلے جبریل سواری کو سجا کر

سدرہ پہ جھکے بازوئے جبریل تو آگے
رفرف نے اُنھیں چھوڑ دیا عرش پہ لا کر

تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ تو رب نے
تسکین دی صدیق کی آواز سنا کر

پھر عرش سے پار اپنے قریب ان کو بلایا
سب کچھ دیا محبوب کو دیدار دکھا کر

محبوب نے کی عرض کہ ہوئے مری امت
تو آج کی شب نار جہنم سے رہا کر

جانِ دو جہاں رحمت عالم پہ ہو قرباں
آیا شب معراج غلاموں کو چھڑا کر

وہ روز جمیل رضوی کو ہو میسّر
کچھ نعت پڑھے روضۂ پُر نور پہ آکر

اُس کو کب ہو گل و گلزار عزیز
ہیں مدینے کے جسے خار عزیز

ہو چمن تجھکو مبارک بلبل
تجھکو طیبہ کا ہے گلزار عزیز

اے طبیبو نہ کرو میرا علاج
مجھکو ہے عشق کا آزار عزیز

بار بار آتے تھے سدرہ کے امیں
کہ ہے ان کو در سرکار عزیز

کیسی تقدیر کہ اللہ کو ہے
امت احمد مختار عزیز

ق
نیچری رافضی و وہابی
سنیوں کو نہیں زنہار عزیز

Marfat.com

یہ ہیں سب دشمن اللہ و رسول
اہلسنت کو ہے جنت مرغوب

کیسے رکھے انہیں دیندار عزیز
اور بدمذہبوں کو نار عزیز

حور کیا دیکھوں جمیل رضوی
مجھکو ہے شاہ کا دیدار عزیز

رکھتا ہے جو غوث اعظم سے نیاز
ہونگی آساں ساری تیری مشکلیں
ہے فضیلت گیارہویں تاریخ میں
ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ
ہاں ادب تعظیم لازم ہے ضرور
ہیں جو بدمذہب وہابی رافضی
سکا نذ وی بھی بے ادب گمراہ ہے

ہوتا ہی خوش اس سے ہوئے بے نیاز
صدق دل سے غوث کی کردے نیاز
اسلیے افضل ہی اسمیں دے نیاز
جو میسر ہو اسی پر دے نیاز
بے ادب ہرگز نہ کھائے یہ نیاز
ہے حرام انکو اگر کچھ دے نیاز
ہے حرام اسکو اگر کچھ دے نیاز

اے جمیل قادری ہشیار باش
عمر بھر چھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز

مجھکو پہنچا دے خدا احمد مختار کے پاس
جسکو دیکھو وہ اسی در پہ چلا آتا ہے
بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
دولت و فضل و کرم نعمت و جاہ و اقبال
بادشاہان جہاں دست نگر ہیں ان کے
یہ محبت ہے کہ آواز اغثنی سنکر
دل پہ کندہ ہے ترا اسم گرامی شاہا
یا خدا حشر ہے یا عید ہے مشتاقوں کی
یا رسول عربی میری شفاعت کرنا
دیکھکر روضۂ پرنور کو ایسا تڑپوں

حال دل عرض کروں سید ابرار کے پاس
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی در سرکار کے پاس
سب خزانے ہیں مرے مالک و مختار کے پاس
کونسی چیز نہیں ہے مرے سرکار کے پاس
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں دربار کے پاس
دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس
زہد و طاعت سے نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس
کہ چلے آتے ہیں وہ طالب دیدار کے پاس
پیش اعمال ہوں جب واحد قہار کے پاس
دم نکلجائے مرا آپکی دیوار کے پاس

ہے تہیدی کی طرح عرض جمیل رضوی
میری تربت بھی بنے آپکی دیوار کے پاس

Marfat.com

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق — یا نبی سب ہے تمہاری رونق
عرش و کرسی ہے تمہیں سے روشن — فرش پر بھی ہے تمہاری رونق
دیکھیں طیبہ کو تو رضوان کہہ دیں — ہم نے دیکھی نہیں ایسی رونق
خلد و افلاک مزین ہیں سبھی — پر ہے طیبہ کی نرالی رونق
مسکرا دیجیے با اشارہ کہ ہو — دو جہاں میں ابھی دونی رونق
حور و غلمان ملک و جن و بشر — ہے یہ سب آپکے دم کی رونق
تم نہیں تھے تو نہیں تھا کچھ بھی — تم نہ ہوتے تو نہ ہوتی رونق
میں ہوں محبوب خدا کا مداح — میری تربت پہ بھی ہوگی رونق

ایک دن چل کے جمیل رضوی
دیکھیے اُن کی گلی کی رونق

جان و دل سے تجھ پہ میری جان قرباں غوث پاک — ہے سلامت تجھ سے میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے — ہے قسم حق کی یہ میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا مملوک تو مالک میں بندہ تو ہی شاہ — تو سلیماں اور میں مور سلیماں غوث پاک
سجدہ گاہ اولیائے دہر ہے نقش قدم — اور تری نعل مقدس تاج شاہاں غوث پاک
اولیا ہیں سب سلاطین ہم رعایا و غلام — اولیا سب ہیں رعیت اور سلطاں غوث پاک
ہاتھ خالی روسیہ عاصی یہ سب کچھ ہوں مگر — نام ہے تیرا مرے سینے میں پنہاں غوث پاک
آپکی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر — دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوث پاک
ناز قسمت پر کروں پاؤں جہاں کی سروری — تیری چوکھٹ کا اگر بنجاؤں درباں غوث پاک
کب بلائیں اپنے در پہ کب رخ انور دکھائیں — کب نکالیں یہ جو میرے دل کا ارماں غوث پاک
میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر — میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک
زندگی میں نزع میں مرقد میں حشر و نشر میں — ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوث پاک
آپکا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے — میری بخشش کیلیے کافی ہے ساماں غوث پاک
ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کیلیے — حشر میں کھولیں گے جب رحمت کی دکاں غوث پاک
کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں — حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پرساں غوث پاک
پرسش اعمال کا ہے وقت ہوئے المدد — نام لیووں کو چھپا لو زیر داماں غوث پاک

Marfat.com

بھیجا تو نے ہی معین الدین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب سے ہیں مسلماں غوث پاک

تیرے ہوتے سامنے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف
المدد یا عبد قادر شاہ جیلاں غوث پاک

کالے کالے کفر کے بادل امنڈ کر آئے ہیں
المدد یا قطب عالم شاہ جیلاں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے بے خبر
المدد محبوب سبحاں شاہ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی
اے مرے بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

لاج والے بیکسوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولہا شاہ جیلاں غوث پاک

ہو رضا پر لطف تیرا ہم پہ ان کا لطف ہو
انکا داماں ہم پہ اور تیرا داماں غوث پاک

کیجیے امداد غوث دو جہاں کی دیجیے
ہے جمیل قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

کیا لکھوں عز و علائے غوث پاک
ہو نہیں سکتی ثنائے غوث پاک

شاہ کر دے چور کو اک آن میں
ہیں فدا تجھ پر عطائے غوث پاک

اس کے قدموں میں سلاطیں سر جھکائیں
اپنے سر پر لے جو پائے غوث پاک

سب کے پھیلے ہاتھ اس کے سامنے
ہو گئی جس پر عطائے غوث پاک

یا خدا ہم سب شہید کربلا
ہو ترقی پر ولائے غوث پاک

کیا عجب ہم بیکسوں کو خواب میں
چہرۂ انور دکھائے غوث پاک

قبر سے اٹھوں تو اے رب کریم
میرا سر ہو اور پائے غوث پاک

غوث اعظم ہیں غلاموں کے لیے
ہم بھکاری ہیں برائے غوث پاک

کاش ہم سے رو سیاہوں کو کبھی
اپنے روضہ پر بلائے غوث پاک

کیسے اس کو مہر محشر کیا ستائے
لاتخف جس کو سنائے غوث پاک

دیکھنا ہم قادریوں پر کرم
حشر میں جس وقت آئے غوث پاک

منکر بد دیں کو دوزخ ہو نصیب
قادری زیر لوائے غوث پاک

قادری دولہا کا دامن حشر میں
ہاتھ میں ہو اے خدائے غوث پاک

نا زہے گر زاہدوں کو زہد پہ
ہم کو کافی ہے دعائے غوث پاک

نام لیوؤں کی تمنا ہے یہی
تیرے در پر موت آئے غوث پاک

پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں / مجھکو کہتے ہیں گدائے غوث پاک
ہم پہ برسادے خدا کے واسطے / اک بھرن ابر سخائے غوث پاک
کھول دے للہ مشکل کی گرہ / ہیں فدا بند قبائے غوث پاک
کس طرح وہ راہ بھٹکے دہر میں / راہ حق جسکو دکھائے غوث پاک
کیوں نہ ہو محبوب سبحانی لقب / ہے پسند حق ادائے غوث پاک

اس رضا کا ہے جمیل قادری
ہے رضا جس کی رضائے غوث پاک

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمٰن رسول / مجھ سے عاصی کو کیا تونے ثنا خوان رسول
یاالٰہی عشق مولیٰ میں مجھے ایسا گما / تا ابد نکلے نہ میرے دل سے ارمان رسول
امر انکا امر رب ہے نہی اُن کی نہی رب / وہ ہے فرمان الٰہی جو ہے فرمان رسول
دو جہاں میں آفتاب ہاشمی کی ہے ضیا / آئینہ ہیں کون و عالم پیش چشمان رسول
ہیں ملک روضے پہ حاضر داب شاہی کیلئے / ورنہ خود مولیٰ تعالیٰ ہے نگہبان رسول
بھول جائے باغ و گل کو چھوڑدے سیر چمن / عندلیب زار گر دیکھے بیابان رسول
اُن کے در سے بھیک پاتے ہیں سلاطین جہاں / بادشاہان زمانہ ہیں گدایان رسول
ایک ہم ہیں جو فراق و ہجر میں تڑپا کریں / ایک وہ ہیں جو ہیں قسمت سے دربان رسول
چل دیے جو روضۂ شہ کی زیارت کیلیے / ہو گئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمان رسول
ہے بیابان مدینہ جان اہل خلد کی / آبروئے جنت الماویٰ گلستان رسول
سَوفَ یُعطِیکَ فَتَرضیٰ مہر ہے اس بات پر / خلد میں بے شبہ جائیں گے گدایان رسول
اس طرح آئیں گے انکے نام لیوا حشر میں / لب پہ ہوگا نام حق ہاتھوں میں دامان رسول
یاالٰہی آفتاب حشر جب تیزی دکھائے / سایہ گستر ہو گنہگاروں پہ دامان رسول
کربلا والوں کا صدقہ شاہ جیلاں کا طفیل / عاصیوں کے جرم دھو دے چشم گریان رسول
اُنکے قدموں پر کیے قربان اپنی جان و مال / آفریں صد آفریں اے جاں نثاران رسول
منکران مجلس میلاد سے کہدے کوئی / محفل اقدس میں آکر دیکھلیں شان رسول

جس طرح واصف ہے دنیا میں جمیل قادری
حشر میں بھی ہو یونہیں یارب ثناخوان رسول

Marfat.com

ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یا رسول
دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یا رسول

ہے چمک تیرے دُر دندان میں جیسی یا نبی
موتیوں میں کب ہے ایسی آبداری یا رسول

اے نرتی رفعت کہ تیرے رتبے نے کی تجھکو عطا
تاجداران جہاں کی تاجداری یا رسول

ہے کہاں مادر کو الفت اسقدر فرزند سے
تجھکو ہے امت کی جتنی پاسداری یا رسول

خواب غفلت میں پڑے دن رات ہم سوتے رہے
تم نے کی غم میں ہمارے اشکباری یا رسول

رات کاٹی ہم نے سو کر دن گزارا لہو میں
تم نے روتے روتے ساری شب گزاری یا رسول

وقت پیدائش شب معراج مرقد میں کہیں
تم نے امت کی نہ چھوڑی غمگساری یا رسول

عاصیوں کی ملحدوں کی مشرک و کفار کی
تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یا رسول

حق کے پیارے آپ اور امت ہے پیاری آپکو
اسلیے حق کو ہوئی امت بھی پیاری یا رسول

ایک قطرہ ہو عطا جام مے عرفان سے
دور ہو دل سے مرے غفلت شعاری یا رسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدر کرار نے
تیرے سونے پر نماز عصر واری یا رسول

زندگی بھر بعد مردن روز محشر تک رہے
تیرے در سے مجھکو حاصل ہمکناری یا رسول

شان رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے
بیکلی کیا تھی جب ہرنی پکاری یا رسول

کوئی بھی دنیا و عقبیٰ میں نہیں پرسان حال
آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمہاری یا رسول

ہر مصیبت سے بچایا تیرے نام پاک نے
تیری رحمت نے مری حالت سنواری یا رسول

گر خدا چاہے تو اٹھ جائیگا پردہ قبر سے
مر کے بھی دیکھا کرونگا شکل پیاری یا رسول

کعبہ دل میں مدینہ اور مدینہ میں ہو تم
میرے سینے میں بھی ہے تربت تمہاری یا رسول

اسلیے عشاق کے سینوں میں ہو تم جلوہ گر
سر جھکا کر دیکھ لیں صورت تمہاری یا رسول

یا حبیب اللہ یا غوث الوریٰ جس دم کہا
نجدیوں کے لگ گئی دل پر کٹاری یا رسول

پڑتی ہے دنیا میں لعنت حشر میں نار جحیم
دونوں عالم میں وہابی کی ہے خواری یا رسول

ہے فقط اتنی تمنا اے جمیل قادری
ہو تری خالص محبت دل میں ساری یا رسول

---

دل میں ہو میرے جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سر میں رہے سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرش کی زینت رونق جنت باعث خلقت مظہر وحدت
عرش کی عزت پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طور پہ پہنچے حضرت موسیٰ چوتھے فلک پر حضرت عیسیٰ
عرش معلی جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قبلۂ کعبہ روضۂ والا عرش سے اعلیٰ قبر معلیٰ
جان جہاں صحرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و ملائک حور و غلماں سب میں نام ہے انکے زباں
کون نہیں جو یائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے انہیں بے مثل بنایا پڑتا زمیں پر کیونکر سایہ
نور خدا اعضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ فرشتے قبر میں آئیں ذکر سوال کا لب پر لائیں
میں یہ کہوں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزع میں تھا بیمار محبت یاد جو آئی انکی صورت
بر سر بالیں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاج فتوحی سر پہ رکھکر حق نے کہا کہ بروز محشر
جا ہے جسے بخشائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبر سے جسدم سر کو اٹھاؤں ساری مرادیں دل کی پاؤں
دیکھوں رخ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہل معاصی پائیں خلاصی دفتر بد دھو ڈالیں عاصی
جوش پہ ہے دریائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب گھبرائینگے عاصی ڈر کر رحمت حق یہ کہیگی بڑھکر
چین کریں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف ہے گر کچھ روز جزا کا دل میں جا کر نام خدا کا
ورد کرو اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سنکے نبی کا ذکر ولادت دیکھکے انکی رفعت و شوکت
خاک ہوئے اعدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ دعائے جمیل مضطر حشر کے دن آ داور محشر
سر ہو مرا اور پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جائے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لاکے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہو شہر مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کا خوف ہے سب پر غالب سب ہیں رضائے حق کے طالب
حق کی نظر ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہان غم ہیں تھے کیا ابر کرم اب جھکے برسا
لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے انکا باغ جہاں میں انکی مہک ہے خلد و جناں میں
سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر ہیں ارض و فلک میں جن و بشر میں حور و ملک میں
عکس فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشک و گلاب و عود و عنبر خاک میں ڈالوں سب کے اوپر
پاؤں اگر خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تا حشر نمایاں ایسا ہلال عید ہو قرباں
دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیف خدا ہر جنگ ہو آساں ہو غزوات میں فتح نمایاں
لے تری شوکت ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن انکو ستائیں دیں یہ ہمیشہ انکو دعائیں
سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
مجھکو دکھا دے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلےٰ الصلوٰۃ والسلام

رب ہب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

بت شکن آیا یہ کہکر سر کے بل بت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام

سر جھکا کر با ادب عشق رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام

غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں
گل کھلا باغ احد کا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

شہ عرش اعلیٰ سلامٌ علیکم
حبیب خدا یا سلامٌ علیکم

مرے ماہ طیبہ سلامٌ علیکم
شہنشاہ بطحا سلامٌ علیکم

خبر جن کے آنے کی تھی مدتوں سے
ہوا جلوہ فرما سلامٌ علیکم

جو تشریف لائے وہ سلطانِ عالم
تو کعبہ پکارا سلامٌ علیکم

دو عالم کا آقا وہ مولیٰ بنا کر
تمہیں حق نے بھیجا سلامٌ علیکم

یہ آواز ہر سمت سے آ رہی ہے
شہ دین و دنیا سلامٌ علیکم

تمنا ہے اپنی مدینے پہنچ کر
کہوں پیش روضہ سلامٌ علیکم

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو لب پر وظیفہ سلامٌ علیکم

جمیل اپنے آقا شفیع الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سلامٌ علیک

ترے جد کی ہے بارہویں غوث اعظم
ملی ہے تجھے گیارہویں غوث اعظم

کوئی ان کے رتبہ کو کیا جانتا ہے
محمد کے ہیں جانشیں غوث اعظم

تو ہے نور روئے آئینۂ مصطفائی
نہیں تجھ سا کوئی حسیں غوث اعظم

ہوئے اولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں
مگر سب سے ہیں بہتریں غوث اعظم

جہاں اولیا کرتے ہیں جبہ سائی
وہ بغداد کی ہے زمیں غوث اعظم

ترے روضہ پاک کے دیکھنے کو
تڑپتا ہے قلب حزیں غوث اعظم

Marfat.com

مجھے بھی بلا لو خدارا کہ میں بھی
گھسوں آستاں پر جبیں غوث اعظم

مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوث اعظم

جو اہل نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہر دم ہیں سب سے قریں غوث اعظم

ہماری بھی للہ بگڑی بنا دو
غلاموں کے تم ہو معیں غوث اعظم

ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن
خدارا بچا میرا دیں غوث اعظم

چھپا لے مجھے اپنے دامن کے نیچے
کہ غم کی گھٹائیں اٹھیں غوث اعظم

وہ ہے کونسا اُن کے در کا بھکاری
مددگار جس کے نہیں غوث اعظم

حسین و حسن کی تو آنکھوں کا تارا
وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم

حکومت تری نافذہ ہے کہ حق نے
تجھے دی ہے فتح مبیں غوث اعظم

تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم

تو وہ ہے ترے پاک تلوے کے آگے
کھنچی گردنیں جھک گئیں غوث اعظم

نہ تھے اولیا مطلقاً جس سے واقف
تجھے نعمتیں وہ ملیں غوث اعظم

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کھلیں غوث اعظم

شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوث اعظم

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری روشنی بالیقیں غوث اعظم

غم و رنج میں نام تیرا لیا جب
تو کلیاں دلوں کی کھلیں غوث اعظم

کرم اگر کرو میرے مدفن میں آ کر
تو ہو قبر خلد بریں غوث اعظم

الٰہی ترا کلمہ پاک مجھ کو
سکھائیں دم واپسیں غوث اعظم

بسوئے جمیل از نگاہ عنایت
ببیں غوث اعظم ببیں غوث اعظم

ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم
زباں پر تری گفتگو غوث اعظم

ترا ذکر گلشن میں بلبل کے لب پر
گلوں میں ترا رنگ و بو غوث اعظم

نظر میں کوئی خوبرو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تو غوث اعظم

ہیں سورج اگر مصطفیٰ چاند ہے تو
ہیں حلقے ترے چار سو غوث اعظم

لگا زخم تیغ معاصی کا دل پر
تو رحمت سے کر دے رفو غوث اعظم

مدد کر میں ہوں ناتواں اور تنہا
ہیں اعدا بہت جنگجو غوث اعظم

قوی کر قوی مجھکو دے ایسی قوت
کہ ہو سرنگوں ہر عدو غوث اعظم

عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

طفیل حسین و حسن لاج رکھ دے
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

حساب و کتاب اور مرا ہاتھ خالی
تو آجا مرے روبرو غوث اعظم

نہ مجھ سا کوئی تیرہ دل پُر معاصی
نہ تجھ سا کوئی ماہرو غوث اعظم

نکیرین اب مجھ سے جو چاہو پوچھو
کہ آئے مرے روبرو غوث اعظم

خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا
نہ ہوتا اگر سر پہ تو غوث اعظم

بچالے غلاموں کو بہر پیمبر
چلی کفر و بدعت کی لُو غوث اعظم

خدا کی قسم میرے دل میں بھری ہے
تری دید کی آرزو غوث اعظم

ملیں اب تو امداد کی مجھکو کلیاں
میں کب تک پھروں کو بکو غوث اعظم

جمیل اپنے مرشد کے قربان جاؤں
کہ وہ گل ہیں اور ان میں بو غوث اعظم

نہیں میرے اچھے عمل غوث اعظم
مگر تم پہ رکھتا ہوں بل غوث الاعظم

ترا دامن پاک مجھ سے نہ چھوٹا
یہ ہے عمر کا ماحصل غوث الاعظم

حسین و حسن پھول باغ نبی کے
اُسی باغ کا تو ہے پھل غوث الاعظم

ہے قول خضر یہ کہ سب اولیاء میں
نہیں تیرا کوئی بدل غوث الاعظم

بھکاری ترے شمس و زہرہ عطارد
گدا مشتری و زحل غوث الاعظم

ترے نام کا جو بھی تعویذ باندھے
نہ ہو آسیب کوئی خلل غوث الاعظم

کیا تونے آرام اس جاں بلب کو
وہ بخشے دست دیا جسکے شل غوث الاعظم

شفاخانہ عام دربار عالی
تو شافی جملہ علل غوث الاعظم

کیا اک نگاہ کرم نے تمہاری
کوئی قطب کوئی بدل غوث الاعظم

جو دنیا میں ہوگا مدد خواہ ان سے
سنبھالیں گے کل اسکی کل غوث الاعظم

کھلا دے کلی دل کی ہیں ترے صدقے
پریشان ہوں آجکل غوث الاعظم

دلاسے کو رکھ ہاتھ سینے پہ میرے
کہ دل پہ ہے رنجوں کا دل غوث الاعظم

Marfat.com

ہیں مشکل کشا جد امجد تمھارے
کرو میرے عقدوں کو حل غوث الاعظم

کرم کے ہیں پیاسے ترے نام لیوا
کھلے آب رحمت کا نل غوث الاعظم

تری خاک در کا بنائیں جو سرمہ
تو آنکھیں ہوں میری کھل غوث الاعظم

تمنا ہے دل میں کہ بغداد پہنچوں
وہیں مجھکو آئے اجل غوث الاعظم

ترے در پہ رکھا ہوا ہو مرا سر
جب آئے پیام اجل غوث الاعظم

مجھے شکل اپنی دکھا نا خدارا
جب آئے پیام اجل غوث الاعظم

بہار آئے جس سے ہوا وہ چلا دے
کھلے میرے دل کا کنول غوث الاعظم

ہوئی چار جانب سے اعدا کی یورش
ذرا تیغ لیکر سنبھل غوث الاعظم

کچھ ایسا ہو تیری عزت کا شہرہ
کہ گونج اٹھے دشت و جبل غوث الاعظم

یہ قادر کے گھر سے ملی تجھکو عزت
قضا خواب سے دی بدل غوث الاعظم

عطا دین اسلام کو ہو ترقی
مٹا سارے جھوٹے ملل غوث الاعظم

جمیل آرزو ہے کہ مجھکو بلا کر
سنیں مجھ سے خود یہ غزل غوث الاعظم

گل بوستان نبی غوث اعظم
مہ آسمان علی غوث اعظم

جسے چاہے کر دے عطا سربلندی
ملی ہے تجھے خسروی غوث اعظم

ولی ہو گیا وہ اشارے سے تیرے
سدا جس نے کی رہزنی غوث اعظم

بڑھا ہاتھ تیری طرف مفلسوں کا
نظر تیری جانب اٹھی غوث اعظم

ولی بن گئے دم میں فساق و رہزن
نظر تیری جب پڑ گئی غوث اعظم

ق
ولی قطب و ابدال و اوتاد و کامل
کریں تجھ سے کیا ہمسری غوث اعظم

تو وہ گل ہے باغ حسین و حسن کا
کہ بو تیری سب میں بسی غوث اعظم

قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پہ
کہ ہیں والی ہر ولی غوث اعظم

خدا تک نہ کیونکر ہو اس کی رسائی
کرے جس کی تو رہبری غوث اعظم

تو ہے شیخ کل اور سب تیرے چیلے
ترے زیر پا ہر ولی غوث اعظم

ولایت کا ہے ملک زیر حکومت
ملی تجھکو شاہنشہی غوث اعظم

ولایت کرامت کو ہے ناز جس پر
وہ تجھ سے ہوئے ملتجی غوث اعظم

Marfat.com

ملے ہیں ترے جد امجد سے تجھکو — علوم خفی و جلی غوث اعظم
تمہیں سب ہے علوم تم پہ ہے روشن — ہوئی ہے جو حالت مری غوث اعظم
ہزاروں الم سر پہ اور میں اکیلا — مری دیکھ لو بے بسی غوث اعظم
ہے بگڑی ہوئی آجکل میری قسمت — تو چاہے تو سنبھلے ابھی غوث اعظم
بدل دے تو اچھی سے اچھے کا صدقہ — جو ہے مجھ میں خصلت بری غوث اعظم
اشارے سے تیری نگاہ کرم کے — ہزاروں کی بگڑی بنی غوث اعظم
مری جھولیاں بھی مرادوں سے بھر دے — سخی ہے تو ابن سخی غوث اعظم
پھرے دربدر کیوں بھکاری بھٹکتا — ترے گھر میں ہے کیا کمی غوث اعظم
تو خون شہیداں کے صدقے میں دھو دے — ہوئی مجھ سے جو کچھ بدی غوث اعظم
لگا دے سہارا مدد کر خدارا — تلاطم میں کشتی پھنسی غوث اعظم
ہو سرسبز شاداب باغ تمنا — رہے شاخ دل کی ہری غوث اعظم
طفیل پیمبر یہی مدعا ہے — کہ ہو سرنگوں مدعی غوث اعظم
اگر تیری امداد آئے مدد کو — مقدر کی نکلے کجی غوث اعظم
ترے ذکر میں عیش و عشرت سے گزرے — جو باقی ہے کچھ زندگی غوث اعظم
خدا کے لیے ایسا تعویذ بنا دے — کہ مٹ جائے ساری خودی غوث اعظم
مرے مولا آجاؤ دل میں کہ نکلے — جو ہے دل میں حسرت بھری غوث اعظم
میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی — جو آئیں دم جانکنی غوث اعظم
ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت — یہی عرض ہے آخری غوث اعظم
سنا لاتخف تیرا فرمان عالی — غلاموں کی ڈھارس بندھی غوث اعظم
قیامت کے دن ہونگے تیری بدولت — ترے نام لیوا بری غوث اعظم
سیہ کار کی قبر میں ہے اندھیرا — تو آجا کہ ہو چاندنی غوث اعظم
ذرا کھول دے اپنا نورانی چہرہ — کہ مٹ جائے سب تیرگی غوث اعظم
اگر مہر امداد دل سے پکارے — ہوں تشریف فرما ابھی غوث اعظم
جو رکھی تھی قبضے میں دیو لعیں نے — ترے نام سے وہ کٹی غوث اعظم
صبا دست بستہ سلام عرض کرنا — جو ملجائیں تجھکو کبھی غوث اعظم

Marfat.com

جمیل اپنی جھولی کو پھیلا بھریں گے
کہ داتا ہیں تیرے سخی غوث اعظم

تری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم — ترا نام مومن کی جاں غوث اعظم
پناہ غریباں تری ذات والا — ترا گھر ہے دار الاماں غوث اعظم
زمانہ نہ کیونکر ہو مہماں کہ تم نے — بچھایا ہے رحمت کا خواں غوث اعظم
تری مجلس وعظ میں آتے اکثر — عرب سے شہ مرسلاں غوث اعظم
جسے شک ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے — تری مجلسوں کا سماں غوث اعظم
ترے بھولکر نام بلبل چمن کا — جو دیکھے ترا گلستاں غوث اعظم
ہے بزم حسین و حسن تجھ سے روشن — تو ہے نور کا شمعداں غوث اعظم
ترے جد امجد ہیں نور الٰہی — ہے نوری ترا خانداں غوث اعظم
علوم و فیوض شہنشاہ طیبہ — ہیں سینے میں تیرے نہاں غوث اعظم
ترے سامنے حالت دل ہے روشن — کروں زور سے کیوں فغاں غوث اعظم
تمھاری ولایت سیادت کرم کا — ہوا شور تا لامکاں غوث اعظم
ترے وعظ میں آ کے شاہ عرب نے — بڑھائی تری عز و شاں غوث اعظم
ہوئے دیکھکر تجھ کو کافر مسلماں — ہے سنگدل موم ساں غوث اعظم
قلوب خلائق کی باب جناں کی — ملی ہیں تجھے کنجیاں غوث اعظم
بخارا و اجمیر و مارہرہ کلیر — یہ سب ہیں تری ندیاں غوث اعظم
کریں جبہ سائی جہاں تاج والے — وہ ہے آپ کا آستاں غوث اعظم
مٹائے ترے در پہ جو اپنی ہستی — رہے اس کا نام و نشاں غوث اعظم
ملے اب تو گلزار بغداد مجھکو — میں بلبل ہوں بے آشیاں غوث اعظم
ملیگی ہمیں تیرے دامن کے نیچے — دو عالم میں امن و اماں غوث اعظم
دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا — یہاں غوث اعظم وہاں غوث اعظم
ذرا صدق دل سے پکارو تو انکو — ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوث اعظم
نہ ہو مبتلا وہ کبھی رنج و غم میں — کرے جس کو تو شادماں غوث اعظم
اگر ذکر میں تیرے گزرے تو بہتر — یہ تھوڑی سی عمر رواں غوث اعظم

Marfat.com

ملے رنج و افکار سے مجھکو مہلت
کہ ہوں آپکا مدح خواں غوث اعظم

مرے دم میں جبتک رہی دم رہوں میں
ترے ذکر سے تر زباں غوث اعظم

دم صور مرقد سے کہتا اٹھوں گا
وہاں لیچلو ہیں جہاں غوث اعظم

ہمارے قصور و خطا بخشوا کر
دلائیں قصور جناں غوث اعظم

کیا مرغ سوکھی ہوئی ہڈیوں کو
یہ رکھتے ہیں تاب و تواں غوث اعظم

**جمیل اب ہو ساکت مقام ادب ہے**
**کہاں تیرا موںھ اور کہاں غوث اعظم**

حق کے محبوب کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں
اپنے اس آئینۂ دل کی جلا کرتے ہیں

راہ میں اُنکی جو زر اپنا فدا کرتے ہیں
گویا فردوس بریں مول لیا کرتے ہیں

جو شب و روز ترا نام جپا کرتے ہیں
تیر کب انکی دعاؤں کے خطا کرتے ہیں

ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں
یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخشدیا کرتے ہیں

وہی پاتے ہیں بہت جلد مقاصد دل کے
تیری ہی سمت جو موںھ کرکے دعا کرتے ہیں

کر دیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک
بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں

میں تری دین کے قربان کہ تیرے منگتا
تجھسے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں

مرحمت ہو نہ اُنھیں کس لیے عمر جاوید
جو قضاؤں کو ترے در پہ ادا کرتے ہیں

سننا فریاد غریبوں کی جلانا مُردے
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

خلد دیدینا۔ فقیروں کو غنی کردینا
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

اُنکی گردش پہ مہ و مہر فدا ہوتے ہیں
تیرے کوچہ میں جو دن رات پھرا کرتے ہیں

بے زباں طائر و وحشی بھی الم کی اپنی
تیرے دربار میں فریاد و بکا کرتے ہیں

انگلیوں سے وہ بہا دیتے ہیں ایسے چشمے
سیکڑوں جن سے کہ سیراب ہوا کرتے ہیں

جاکے دیکھیں گے کسی روز بہار طیبہ
اسی امید پہ عشاق جیا کرتے ہیں

ساتھ لیلو ہمیں اے قافلے والو للہ
ہند میں بے سر و ساماں پھرا کرتے ہیں

ہم غلاموں کے پڑا کرتی ہے دل میں ٹھنڈک
آپکے ذکر سے مُردے جلا کرتے ہیں

**ناز قسمت پہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی**
**لوگ مداح نبی تجھکو کہا کرتے ہیں**

اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعلمین
رحم گستر بندہ پرور رحمۃ للعلمین

ابر نورت ماہ پرور رحمۃ للعلمین
بر درِ تو مہر چاکر رحمۃ للعلمین

من رانی قد رأ الحق ست فرمان شما
کاش بینم روئے انور رحمۃ للعلمین

از سموم رنج و غم زِ درد و الم من سوختم
شد دل من مثل اخگر رحمۃ للعلمین

قطرۂ زاب کرم کافیست یک قطرہ بدہ
چوں دلے دارم چو مجمر رحمۃ للعلمین

تیرہ و تارست شامِ ما غریباں صبح کن
آفتاب ذرہ پرور رحمۃ للعلمین

گر جمالِ احمدی خواہی در اصحابش ببیں
آنچناں کانوار حق در رحمۃ للعلمین

اوست گر رب جہاں اینست رحمت خلق را
رحمت و صلوات حق بر رحمۃ للعلمین

چوں برآرم سر ز گور خود ببینم روئے او
چشم ما بادا یا خدا بر رحمۃ للعلمین

دامن احمد رضا خاں داد در دست فقیر
جان ما بادا فدا بر رحمۃ للعلمین

من جمیل مضطرم بر درگہ تو حاضرم
رحم کن بر حال مضطر رحمۃ للعلمین

میرے مولا میرے سرور رحمۃ للعلمین
میرے آقا میرے رہبر رحمۃ للعلمین

لائے ہی تشریف فرمایا کہ ھب لی امتی
اے شفیع روز محشر رحمۃ للعلمین

دست اقدس سینہ پر ہو روح نکلتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعلمین

روز محشر شان رحمت کے کرشمے دیکھنا
ہے عجب پُر نور منظر رحمۃ للعلمین

میں پیام زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو مرا سر رحمۃ للعلمین

قدرتیں رب نے تمہارے تمکو دی ہیں بیشمار
میرا چمکا دو مقدر رحمۃ للعلمین

مدح خوانی کا صلہ دیدار حق خلد بریں
ہو عطا یا شاہ کوثر رحمۃ للعلمین

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہے تم پر رحمۃ للعلمین

کفر کی ظلمت چھٹی جب نور چمکا آپکا
حق کے خورشید منور رحمۃ للعلمین

اپنے دامن میں چھپا لینا خدا کے واسطے
تیز ہو جب مہر محشر رحمۃ للعلمین

دل میں آنکھوں میں جگہ ہے آپ ہی کے واسطے
آ سلیماں ہو مرے گھر رحمۃ للعلمین

میں بھکاری در بدر کب تک پھروں خستہ خراب
اب بلا لو اپنے در پر رحمۃ للعلمین

ہم کمینے روز و شب سوتے ہیں بالکل بے خبر
رات بھر روتے تھے سرور رحمۃ للعلمین

Marfat.com

مظہر ذات خدا محبوب رب دوسرا
بادشاہ ہفت کشور رحمۃ للعلمین

جس نے دیکھی تیری صورت حق اسے یاد آگیا
کیوں نہ ہوں آنکھیں منور رحمۃ للعلمین

تو نے فرمایا هُوَ الْمُعْطِي وَاِنِّيْ قَاسِمٌ
کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃ للعلمین

روز محشر عاصیوں کو بخشوانے کے لیے
ڈھونڈتے ہیں مثل مادر رحمۃ للعلمین

ہمکو خواہش ہے نہ دنیا کی نہ کچھ عقبیٰ کی فکر
بس گئے ہیں دل کے اندر رحمۃ للعلمین

ہے نہ کوئی تیرا ثانی اور نہ ہوگا تا ابد
ہر صفت میں سب سے بڑھکر رحمۃ للعلمین

دور سے نزدیک سے آواز یکساں ہی سنی
جب ہوئے بالائے منبر رحمۃ للعلمین

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعلمین

ہیں لگی طاعت اور محبت میں رہو بستہ کمر
بس یہ ہے ارشاد سرور رحمۃ للعلمین

دین کو چھوڑو نہ دنیا کے لیے اے مومنو
دین و دنیا دینگے یکسر رحمۃ للعلمین

جالیاں ہوں ہاتھ میں اور التجائیں لب پہ ہوں
ہو مقدر یاوری پر رحمۃ للعلمین

تیرے تیری آل کے صدقے میں اے جان جہاں
ہو میسر حج اکبر رحمۃ للعلمین

تیرا جلوہ تھا تب اسریٰ کہ عرش و فرش میں
نور حق تھا جلوہ گستر رحمۃ للعلمین

کیا زمین و آسمان کیا انبیا کیا اولیا
سب ہیں مشتق تو ہے مصدر رحمۃ للعلمین

بس خدا انکو نہ کہنا اور جو چاہو کہو
سب سے بالا سب سے برتر رحمۃ للعلمین

ذکر تیرا دلکشا اور نام تیرا جانفزا
فکر تیری روح پرور رحمۃ للعلمین

سب فصیحان زمانہ دم بخود حیرت میں ہیں
کون ہے تمسا سخنور رحمۃ للعلمین

رمز محبوب و محب میں تیرے کو دخل کیا
سر حق ہے ذات اطہر رحمۃ للعلمین

پنجتن ہیں فاطمہ خیر النسا شیر خدا
سبط اکبر سبط اصغر رحمۃ للعلمین

سایۂ عرش الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃ للعلمین

بے پڑھے عالم نے سر عالم پہ علم افشا کیے
علم غیب حق کے مظہر رحمۃ للعلمین

پنجۂ قدرت سنواری جنکو وہ ہیں مشک ساں
تیرے گیسوئے معنبر رحمۃ للعلمین

تم سخی داتا ہو میں ادنیٰ بھکاری آپکا
دیدو ٹکڑا ہاتھ اٹھا کر رحمۃ للعلمین

نیک بندے تیرے تو رہتی ہے طمانیت روز و شب
روسیہ پر بھی کرم کر رحمۃ للعلمین

سنتے ہی جاؤگے استغفار میں کہنے لگا
ہوں اگرچہ مجرم عفو تکسیر رحمۃ للعلمین

Marfat.com

خادم درباں بنا لو بندۂ درگاہ کو
پھر رہا ہوں خوار در در رحمۃ للعلمین

تشنگی شربت دیدار سے مضطر ہوں میں
ہو عطا للہ ساغر رحمۃ للعلمین

خوف محشر کیوں جمیل قادری رضوی کو ہو
دونوں عالم میں ہیں سرپر رحمۃ للعلمین

امنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگداتے ہیں
جمیل قادری شاید حبیب حق بلاتے ہیں

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جسکی دم بھر میں
وہ جسکو چاہتے ہیں اپنے روضے پر بلاتے ہیں

انھیں ملتا ہے گویا وہ سایہ عرش اعظم کا
تری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مقدر اسکو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آکر
غبار فرش طیبہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

شہ طیبہ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
جلا دیتے ہیں مردوں کو وہ جسدم لب ہلاتے ہیں

مرے مولیٰ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
وہ جسکو چاہتے ہیں شاہ دم بھر میں بناتے ہیں

مدینے کی طلب میں جو نہیں لیتے ہیں جنت کو
انھیں تشریف لاکر حضرت رضواں مناتے ہیں

تصدق جان عالم اس کریمی و رحیمی کے
گنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چھپاتے ہیں

وہابی قادیانی کا ندوی و نیچری سب کی
خبر لینا یہ ہر دم اہلسنت کو ستاتے ہیں

جمیل قادری کو دیکھکر حوروں میں غل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعت حبیب حق سناتے ہیں

ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں
کہ آج پھول رہی ہے بہار آنکھوں میں

نقاب اٹھ گیا کیا روئے ماہ طیبہ سے
کہ جسکی جہت سے ہے نور آشکار آنکھوں میں

نظر میں ایسا سمایا ہے گلشن طیبہ
کھلا ہوا ہے عجب لالہ زار آنکھوں میں

عروج پر ہو ہمارا ستارۂ قسمت
بنے تمھارا اگر رہگزار آنکھوں میں

تمھارے عارض پرنور دیکھنے کیلیے
ہے جان زار بہت بیقرار آنکھوں میں

پروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقت ذکر نبی
بھرے ہیں در عدن آبدار آنکھوں میں

ہے وقت نزع تسلی جان مضطر ہو
ذرا تو کیجیے دم بھر قرار آنکھوں میں

نہ کیوں لحد میں مری جنت کا اک مکاں بنجائے
میں لیکے آیا ہوں تصویر یار آنکھوں میں

جنھوں نے دیکھا تمھارا جمال ایک نظر
ہوا ہے جلوۂ حق آشکار آنکھوں میں

Marfat.com

میں لیکے کیا کروں گلہائے خلد اے زاہد
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

پسند اور نہیں کچھ بھی جز تصور یار
ہیں پتلیاں بھی بڑی ہوشیار آنکھوں میں

زمین طیبہ کو یوں فخر ہو گیا حاصل
لگائی خاک قدم بار بار آنکھوں میں

یہ کس نے نام مدینہ لیا مرے آگے
کہ اشک آگئے بے اختیار آنکھوں میں

ہے مدینہ کا دیکھا نہ چہرۂ انور
نگاہ روتی ہے یوں زار زار آنکھوں میں

زمین طیبہ نہ کیوں آسماں سے اونچی ہو
بنایا اُس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

رضا کے ہاتھ سے پی ہے جمیل نے وہ مے
کہ جس کا روز بڑھے گا خمار آنکھوں میں

ہم رسول مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں
اور نہ اللہ تعالیٰ سے جدا جانتے ہیں

دونوں عالم تمھیں محبوب خدا جانتے ہیں
حق یہ ہے بعد خدا سب سے بڑا جانتے ہیں

اپنی ہستی جو ترے در پہ مٹا جانتے ہیں
کچھ وہی لطف فنا اور بقا جانتے ہیں

نہ ادب اور نہ تری مدح و ثنا جانتے ہیں
ہاتھ پھیلائے ترے در پہ سدا جانتے ہیں

میرے داتا مرے مولیٰ مجھے ٹکڑا مل جائے
بینوا اسکے سوا اور نہ صدا جانتے ہیں

وصل و فرقت کا کوئی حال تو اُن سے پوچھے
تیرے در پہ جو تڑپنے کا مزہ جانتے ہیں

آنکھوں والوں کو نظر آتے ہیں اُنکے جلوے
اُن کے دیدار کو دیدار خدا جانتے ہیں

اصل کو چھوڑ کے کس واسطے شاخیں پکڑیں
ہم تو ایمان فقط تیری رضا جانتے ہیں

یا رسول عربی کیوں نہ رکھیں ورد زباں
آپکے نام کو ہم نام خدا جانتے ہیں

سر ہے کعبہ کی طرف دل ہے تمھاری جانب
ایسے سجدہ کو تو عشاق روا جانتے ہیں

جان عیسیٰ ترے اعجاز کا کہنا کیا ہے
جبکہ بندے ترے مردوں کو جلا جانتے ہیں

تیرے زوار کو رہبر کی ضرورت کیا ہے
تیری خوشبو سے ترے گھر کا پتا جانتے ہیں

کیوں بھٹکتے پھریں سرکار کے بندے در در
بگڑیاں سب کی وہ اک پل میں بنا جانتے ہیں

در اقدس پہ تمھارے جو پڑے رہتے ہیں
بڑھ کے جنت سے مدینے کی فضا جانتے ہیں

قبر و محشر سے ڈریں کس لیے عاصی انکے
جو اشارے سے اسیروں کو چھڑا جانتے ہیں

حق نے تمکو دیا تم بانٹتے ہو عالم میں
جو ملا جسکو تمھارا ہی دیا جانتے ہیں

بے ادب۔ دشمن دیں۔ محفل میلاد ہی یہ
انکے عشاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں

بے بصر انکی وجاہت کو بھلا کیا جانے
اہل ایمان انھیں شان خدا جانتے ہیں

عالم الغیب فلا یظہر آیت پڑھ لو
تب یہ معلوم ہو تم کو کہ وہ کیا جانتے ہیں

عالم الغیب نے ہر غیب سکھایا انکو
ذرہ ذرہ کی خبر شاہ ہدیٰ جانتے ہیں

آیہ علمک ہے مرے دعوے کی دلیل
اسکا منکر ہی کہیگا کہ وہ کیا جانتے ہیں

سامنے ان کے دو عالم ہیں مثال کف دست
انکے ارشاد کو ہم حق بخدا جانتے ہیں

اولیا کے لیے فرماتے ہیں مولٰنا روم
لوح محفوظ میں جو کچھ ہے لکھا جانتے ہیں

ہم یہ کب کہتے ہیں ذاتی ہے علوم سرکار
از ازل تا بہ ابد سب بعطا جانتے ہیں

علم سرکار ہے حادث تو خدا کا ہے قدیم
اب نہ کہنا یہ کبھی تم کہ وہ کیا جانتے ہیں

اسکو جو شرک بتاتے ہیں وہابی مرتد
تو خدا ہی کو وہ ظالم نہ خدا جانتے ہیں

دولۃ المکیہ نے اپنے قیامت توڑی
اب وہابی نہ کہیں گے کہ وہ کیا جانتے ہیں

مژدہ نار سنا ان کو جمیل رضوی
ذات رحمٰن سے جو انکو جدا جانتے ہیں

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اسکو کہتے ہیں
ہوا اکدم میں عود الشمس قدرت اسکو کہتے ہیں

جو پھیلا تھا اندھیرا اس جہاں میں کفر و بدعت کا
وہ اکدم میں مٹا شمع ہدایت اسکو کہتے ہیں

جو دیکھیں حضرت یوسف جمال سید عالم
تو فرمائیں قسم حق کی ملاحت اسکو کہتے ہیں

بنایا انکو مختار دو عالم اُن کے مولے نے
خلافت ایسی ہواتی ہے نیابت اسکو کہتے ہیں

شب معراج یہ غل تھا ملائک حور و غلماں میں
حسیں ہوتے ہیں ایسے خوبصورت اسکو کہتے ہیں

کوئی چڑھتے فلک پر طور پر کوئی مگر آقا
گئے عرش معلیٰ پر وجاہت اسکو کہتے ہیں

لگایا سرمہ مازاغ حق نے انکی آنکھوں میں
وہ ہیں ہر چیز کے ناظر بصارت اسکو کہتے ہیں

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی
وہ ہیں شاہ رسل ختم نبوت اسکو کہتے ہیں

لگا کر پشت پر مہر نبوت حق تعالیٰ نے
انھیں آخر میں بھیجا خاتمیت اسکو کہتے ہیں

بھکاری بنکے اس در پر جو مانگوگے وہ پاؤگے
کہ ارباب نظر باب اجابت اسکو کہتے ہیں

بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیرے غلاموں پر
ترے صدقے عرب والے اعانت اسکو کہتے ہیں

جو عالم کے شکم کو نعمتوں سے سیر فرمائیں
وہ خود فاقے کریں تو قناعت اسکو کہتے ہیں

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم کے بدلے
حلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اسکو کہتے ہیں

Marfat.com

طفیل سرور عالم مدینہ ہم جو دیکھیں گے
کہیں گے دل میں خوش ہو کر کہ جنت اسکو کہتے ہیں

تمہارا سبز گنبد دیکھکر ہے عرش سکتے میں
بلندی کس قدر پائی ہے رفعت اسکو کہتے ہیں

غلامانِ نبی کو حضرت موسیٰ نے جب پوچھا
تو فرمایا خدا نے خیر امت اسکو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی محشر میں
کہیں گے انبیا ماہ رسالت اسکو کہتے ہیں

تری شانِ رحیمی جوش پر جس وقت آئیگی
اٹھیگا شور محشر میں کہ رحمت اسکو کہتے ہیں

رفیق مصطفےٰ صدیق اکبر غار تیرہ میں
ہیں جاں دینے کو آمادہ رفاقت اسکو کہتے ہیں

کٹا کر سر حسین ابن علی راہ الٰہی میں
شہید و بچے ہوئے سر شہادت اسکو کہتے ہیں

فرشتو یاد رکھنا نام اس عاصی کا محشر میں
جمیل قادری سب اہلسنت اسکو کہتے ہیں

خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مطاع بھی ہیں قسیم بھی ہیں

اٹھاتے تکلیفیں کافروں سے دعا ہدایت کی انکی کرتے
تمام اوصاف ہیں ہیں یکتا شکور بھی ہیں حلیم بھی ہیں

یہ لا دوا ہے مرض ہمارا طبیب کیوں کر کریں گے چارہ
علاج میرا کریں گے آقا طبیب بھی ہیں حکیم بھی ہیں

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ انپہ روشن ہے سب کی حالت
رسول اکرم سمیع بھی ہیں بصیر بھی ہیں علیم بھی ہیں

انھیں کے در کے ہیں ہم بھکاری انھیں کی یہ نعمتیں ہیں ساری
انھیں کے ہیں سلسبیل و کوثر انھیں کے قصر نعیم بھی ہیں

وہ عرش کے تاجدار انکی صفت ہے یٰسین ثنا ہے طٰہٰ
غنی و معطی ہے نام انکا عرب کے در یتیم بھی ہیں

ہر ایک گل میں ہے رنگ انکا زبان بلبل پہ اُن کا نغمہ
ہے سب کی آنکھوں میں نور اُنکا وہ سب کے دل میں مقیم بھی ہیں

عطا کیے ہیں لقب خدا نے ہمارے آقا کو کیسے پیارے
امین بھی ہیں مکین بھی ہیں عزیز بھی ہیں عظیم بھی ہیں

Marfat.com

ہیں ان کا بندہ وہ میرے مولیٰ وہ میرے مالک ہیں انکا بردہ
خدا کے فضل و کرم سے آقا حفیظ بھی ہیں کریم بھی ہیں

انھیں کے سر پر ہے تاج عزت انھیں کے باعث ہے ساری خلقت
نہ کیوں ہوں مالک وہ عرش حق کے حبیب بھی ہیں کلیم بھی ہیں

عفو ہو تم عزیز ہو تم وکیل ہو تم کفیل ہو تم
تمھارے بندے ہیں ہم اگرچہ سقیم بھی ہیں اثیم بھی ہیں

جمیل رضوی قادری کو غم عذاب الیم کیوں ہو
مدینے والے ہیں اُن کے بیکر پہ مدد پہ غوث اعظم بھی ہیں

یہ وہ محفل ہے جس میں احمد مختار آتے ہیں
ملائک لیکے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں

زیارت کے لیے بنکر ملک زوار آتے ہیں
نبی کو دیکھنے یاں طالب دیدار آتے ہیں

غلامان شہ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
بھکاری بھیک لینے بر سر دربار آتے ہیں

وہ لیجاتے ہیں بخشش کی سند سرکار طیبہ سے
معاصی کے جو مومن لیکے یاں طومار آتے ہیں

جلو ہے میزبانی جوش پر سرکار طیبہ کی
لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں

نگاہ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
نشہ کون و مکاں ہر دل میں سو سو بار آتے ہیں

منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزم اقدس کو
تو خود کیوں شرک کرنے کے لیے مکار آتے ہیں

مخالف بے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
یہاں پر سر کے بل اہل سنن دیندار آتے ہیں

قیام محفل مولد سے جلتے ہیں بہت منکر
مگر مومن پہنکر یاں ادب کے ہار آتے ہیں

یہ آنکھے سبز گنبد پر بخط نور لکھا ہے
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں

اٹھیگا شور محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خمدار آتے ہیں

خریدیں گے جو رحمت کے عوض انبار عصیاں کی
خریدار گنہ اب بر سر بازار آتے ہیں

جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ
مدد کرنیکو اُن کی سید ابرار آتے ہیں

شب تاریک مرقد سے نہ گھبرائے دل مضطر
کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں

خداوندا دم آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

نہ میں باغی ہوں نہ منکر نہ نکاروں میں
نام لیوا ہوں ترا تیرے گنہگاروں میں

سر رگڑتے ہیں سلاطین زمانہ آ کر
دبدبہ ایسا نہ دیکھا کہیں درباروں میں

انکا بندہ جو بنا ہو گیا آزاد وہی
ان سے جو کوئی پھرا وہ ہے گرفتاروں میں

انکا بندہ جو ہوا خلد ہے اس کی خواہاں
ان کے دشمن ہیں جہنم کے سزاواروں میں

آج جو چاہیں کہیں پیرو نجدی لعین
کل کو کھل جائیگا اٹھیں گے جو مکاروں میں

شرم کر نہ قیامت مجھے آنکھیں نہ دکھا
انکو دیکھا ہی میں ہوں جنکے گنہگاروں میں

آنکھ تو کھول کے دیکھو نگہ ایماں سے
شان والشمس نظر آتی ہے رخساروں میں

خوبی بخت سے ہو جائے زیارت جو نصیب
نام لکھ جائے مرا آپکے زواروں میں

آپکے صدقے میں اے روح جہاں جان چمن
خرمن گل ہی نظر آتے ہیں انگاروں میں

اک نبوت تو نہیں باقی ہیں جتنے اوصاف
جمع ہیں اے شہ لولاک ترے یاروں میں

بے طلب اپنے بھکاری کی بھرے جو جھولی
ایسی سرکار بتا دے کوئی سرکاروں میں

ہاتھ اٹھا کر مرے داتا مجھے ٹکڑا دیدو
اے کریم عربی میں بھی ہوں حقداروں میں

کوہ غم کاہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
رحمت شاہ عرب جب ہے گنہگاروں میں

کیے کون و مکاں روشن تری تنویر کے قرباں
تو پہنچا لامکاں پیارے تری توقیر کے قرباں

رخ و زلف نبی کو دیکھکر کہتا ہے آئینہ
عرب کے چاند میں بھی ہوں تری تنویر کے قرباں

نبی کی خاک پا اکسیر اعظم سے بھی بڑھکر ہے
میں کیوں اے کیمیا گر ہوں تری اکسیر کے قرباں

فصیحان عرب حیران ہو ہو کر یہ کہتے تھے
رسول اللہ کی تقریر پر تنویر کے قرباں

ہزاروں دشمنوں کو ایکدم میں کرلیا بندہ
رسول اللہ کے خطبے تری تاثیر کے قرباں

ملائک انس و جن کیا جانور بھی ہوگئے شیدا
ہوئے سنگ و شجر گویا تری تسخیر کے قرباں

عطا کیں نعمتیں دونوں جہاں کی حق تعالیٰ نے
خدا کے نائب مطلق تری جاگیر کے قرباں

وطن اپنا کیا طیبہ میں جب محبوب اکرم نے
تو مکہ کیوں مدینہ کی نہ ہو تقدیر کے قرباں

کروں میں اسقدر یارب رخ مولیٰ کا نظارہ
کہ ہوں آنکھیں مری والشمس کی تفسیر کے قرباں

مسلمانوں پہ ایسا تو نے دام مکر پھیلایا
کہ ہے ابلیس بھی نجدی تری تزویر کے قرباں

وہ شیخ احمد رضا خاں جسنے راہ راست دکھلائی
جمیل قادری کیوں ہو نہ ایسے پیر کے قرباں

عالم میں کیا ہے جسکی کہ تجھکو خبر نہیں
ذرہ ہے کونسا تری جس پر نظر نہیں

ارض و سما نہیں ہیں کہ شمس و قمر نہیں
کس چیز پر حبیب خدا کا اثر نہیں

نجدی شقی خبیث لعیں کا یہ قول ہے
مخلوق کی تو کیا انھیں اپنی خبر نہیں

قائل ہو علم غیب نبی کا وہ کیوں شقی
مرتد کے دل میں حب نبی کا اثر نہیں

دنیا میں ہو ذلیل تو عقبیٰ میں خوار ہو
جو خاک پائے حضرت خیر البشر نہیں

انوار کا ورود ہے بزم رسول میں
منکر ہے بے بصر اُسے آتا نظر نہیں

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے
خبریں وہ دیں کہ جنکی کسی کو خبر نہیں

کہتے ہیں جبرئیل بہت میں نے کی تلاش
تجھ سا جہان بھر میں کوئی تاجور نہیں

معراج میں خدا نے بلایا انھیں جہاں
واللہ اس جگہ پہ کسی کا گزر نہیں

تقسیم کر رہا ہے تو عالم میں نعمتیں
ظاہر میں گو کہ پاس ترے مال و زر نہیں

منگتا ہیں ہم رسول کے کیوں دربدر پھریں
کیا ہمکو بھیک کے لیے مولیٰ کا در نہیں

بیشک رہِ مدینہ میں نجدی کو خوف ہے
سنی کو ان کی راہ میں مطلق خطر نہیں

اللہ کے حبیب کا دامن ہے ہاتھ میں
محشر کی سختیوں کا ہمیں کچھ خطر نہیں

سنکر جمیل قادری تیرا کلام نعت
بھولیں گے تجھکو طالب حق عمر بھر نہیں

یا رسول اللہ آ کر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سیکڑوں کے دل منور کر دیے
اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی
جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

کلمہ پڑھتے جی اٹھیں مردے ابھی
جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

رنج و غم درد و الم کی میرے گرد
بھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو

چھیڑے جاتے ہیں مجھے منکر نکیر
گور میں تشریف لا کر دیکھ لو

میری آنکھوں میں تمہیں ہو جلوہ گر
چلمن مژگاں اٹھا کر دیکھ لو

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں
بینوا آزما کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائینگے
نامرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر
روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

Marfat.com

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب — ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو
طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم — آج یاں پردہ اٹھا کر دیکھ لو
اُن کی رفعت کا پتا ملتا نہیں — مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیل قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو — ہر مکاں ہر دل کے اندر دیکھ لو
انکا جلوہ ہر جگہ موجود ہے — جا ہو جب دم آنکھ اٹھا کر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں ہی میں نہیں — بلکہ ہر ذرہ کے اندر دیکھ لو
اس قدر رکھو تصور ہر گھڑی — اُن کی صورت دل کے اندر دیکھ لو
رویت حق کی تمنا ہے اگر — شاہ کا روئے منور دیکھ لو
چودھویں کا چاند بھی شرمائیگا — خاک طیبہ منہ پہ ملکر دیکھ لو
خلد آئے گی منانے کیلئے — آستاں پر اُنکے مر کر دیکھ لو
چاہتے ہو گر رہے باقی نشاں — آستاں پر اُنکے مٹ کر دیکھ لو
یوں منادی حشر میں دیگا ندا — کشتی امت کا لنگر دیکھ لو
پیاس سے باہر زبانیں آگئیں — بہر حق یا شاہ کوثر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں ملک ہیں — ایسے ہوتے ہیں تونگر دیکھ لو
عرض حاجت کی ضرورت ہی نہیں — حال سب روشن ہے تم پر دیکھ لو

ہے پھنسا غم میں جمیل قادری
رحم گستر بندہ پرور دیکھ لو

باغ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللہ
کون و مکاں ہیں رخ سے تمہارے پر انوار رسول اللہ
تم ہو حشر کے راج دلارے نور الٰہی عرش کے تارے
نیا موری لگا دو کنارے کھیون ہار رسول اللہ
سو لی تم نے ہمارے غم میں شب بھر رو کر کی ہیں آہیں
امت پر ہے روز ازل سے کتنا پیار رسول اللہ

Marfat.com

بھولی بھیڑیں ہم ہیں تمھاری چار و طرف ہیں گرگ شکاری
کوئی نہیں ہے بچانے والا ہو غم خوار رسول اللہ
ہائے نہ کی کچھ ہم نے کمائی لہو و لعب میں عمر گنوائی
اب جو گھڑی پرسش کی آئی تم ہو یار رسول اللہ
چاہو بگاڑ دیا کہ سنبھالو چاہو ڈباؤ یا کہ نکالو
تم ہو ہمارے مالک و حاکم ہم لاچار رسول اللہ
مولیٰ چشم و قلب میں آجا للہ بخت سیہ چمکا جا
اُجڑا بن ہے ہمارے دل کا کر گلزار رسول اللہ
کرکے شفاعت تم بخشاؤ دامن ڈھک کر عیب چھپاؤ
حشر میں اپنا کوئی نہیں ہے حامی کار رسول اللہ
راہ کٹھن اور دور ہے منزل سر پر عصیاں پاؤں میں گھائل
ہائے چلیں ہم لیکر کیونکر یہ انبار رسول اللہ
کھولدو گیسو برسے رحمت دھلکر عصیاں پاک ہو امت
چمکے سیہ بختوں کی قسمت شب ہے تار رسول اللہ
ڈوبا ہوا سورج پلٹایا چاند کو ٹکڑے کرکے دکھایا
حکم سے تیرے کر سکے کوئی کب انکار رسول اللہ
چاہو جسے فردوس میں جاد و چاہو جسے دوزخ میں بھیجو
جنت و نار ہیں ملک تمھاری ہو مختار رسول اللہ
خود ہی خدا نے تمکو پڑھایا علم نہ تم سے کوئی چھپایا
رب نے تمھارے کھولے ہیں تم پر سب اسرار رسول اللہ
آج جمیل قادری دل سے ذکر اپنے آقا کا کرلے
دور کریں گے بیشک تیرے سب افکار رسول اللہ

| | |
|---|---|
| بھیں نے تو کیا ہمکو مسلماں یا رسول اللہ | بھیں تو ہو ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ |
| نہ بھولے اور نہ بھولیں گے قیامت تک غلاموں کو | نہ کیوں ہوں اہلسنت تم پہ قرباں یا رسول اللہ |
| فقط یہ آرزو ہے نزع میں مرقد میں محشر میں | کہیں ہم سے نہ چھوٹے تیرا داماں یا رسول اللہ |

لوا الحمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں — مرا ہر رونگٹا بنے ترا ثنا خواں یا رسول اللہ
ترے حسن و ملاحت پر دو عالم کیوں نہ ہوں قرباں — خدائے پاک ہے جب تیرا خواہاں یا رسول اللہ
مکان و لامکاں حور و ملک عرش و فلک کرسی — تمہارے ہی لیے یہ سب ہے ساماں یا رسول اللہ
تری تربت کے آگے عرش کا بھی سر خمیدہ ہے — بلند افلاک سے ہے تیرا ایواں یا رسول اللہ
سلاطین زمانہ آستاں پر سر رگڑتے ہیں — تمہاری خاک در ہے تاج شاہاں یا رسول اللہ
کروڑوں نعمتوں سے بے طلب ادنیٰ اشارے میں — بھرے عالم کے تم نے جیب و داماں یا رسول اللہ
مریضانِ جہاں کو تم شفا دیتے ہو دم بھر میں — خدارا درد کا ہو میرے درماں یا رسول اللہ
میں اک ادنیٰ بھکاری آپ سلطان زمانہ ہیں — سلیماں آپ میں مور سلیماں یا رسول اللہ
تمہارے نور سے حق نے کیے کون و مکاں ظاہر — تمہیں ذرات عالم میں ہو تاباں یا رسول اللہ
لیا تھا روز میثاق انبیا سے حق تعالیٰ نے — تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یا رسول اللہ
بنایا ہے خدا نے دونوں عالم کا تجھے حاکم — سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یا رسول اللہ
تو ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں — توسط سے ترے ہوں عبد رحماں یا رسول اللہ
خدا کے بعد افضل جانتا تم کو دو عالم سے — یہی تو ہے ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ
ترے فضل و کرم سے دور کیا ہے گر میں بچ جاؤں — تری چوکھٹ کے دربانوں کا درباں یا رسول اللہ
صدائے صور سنکر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ — میں اٹھوں قبر سے شاداں و خنداں یا رسول اللہ
غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو — مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یا رسول اللہ

جمیل قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیل حضرت احمد رضا خاں یا رسول اللہ

ترے دربار کے جبریل درباں یا رسول اللہ — تری سرکار کے خادم ہیں رضواں یا رسول اللہ
ہزاروں ناظرہ پڑھ پڑھ کے حافظ ہو گئے اُسکے — تمہارا مصحف رخ ہے کہ قرآں یا رسول اللہ
تری سیرت نے لاکھوں بت پرستوں کو کیا مومن — تری صورت دوائے دردمنداں یا رسول اللہ
در دندان اقدس کی جھلک کا ایک پرتو ہے — جو ہیں افلاک پر انجم درخشاں یا رسول اللہ
مصیبت دور بھاگے مشکلیں آسان ہوں فوراً — پکارے جو کوئی تم کو مسلماں یا رسول اللہ
ترا اک قطرہ دریائے رحمت سرخرو کر دے — گناہوں نے کیا بیحد پشیماں یا رسول اللہ
شہید کربلا کی پیاس کا صدقہ برس جائے — سیہ کاروں پہ تیرا ابر نیساں یا رسول اللہ

اثر کیوں کر کریگی آفتاب حشر کی گرمی
مرے سر پر تو ہوگا تیرا داماں یا رسول اللہ

تجھے دیکھوں ترے یاروں کو دیکھوں اور ترے رب کو
مجھے ہو عید گر محشر کا میداں یا رسول اللہ

قیامت میں مدد کرنا مری اے شافع محشر
بجز تیرے وہاں ہے کون پرساں یا رسول اللہ

برات ساتھ ہوں دولہا کے جب میدان محشر میں
تو اس میں میں بھی ہوں تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ

خریداروں میں اس عاصی کو بھی فرمائیے شامل
کھلے جب حشر میں رحمت کی دکاں یا رسول اللہ

اجل نزدیک ہے اس سبز گنبد کی زیارت کا
کہیں دل ہی میں لیجاؤں نہ ارماں یا رسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے گر میرا دم نکلے
میسر ہو مجھے لطف فراواں یا رسول اللہ

جو منکر ہیں وہ جلتے ہیں نبی کے نام نامی سے
پکارا کرتے ہیں ہر دم مسلماں یا رسول اللہ

جمیل قادری دربار حق میں پیش ہو جسدم
تو کہہ دینا یہ ہے میرا ثنا خواں یا رسول اللہ

کیونکر نہ ہو مکے سے سوا شان مدینہ
وہ جبکہ ہوا مسکن سلطان مدینہ

مکے کو شرف ہے تو مدینے کے سبب سے
اس واسطے مکہ بھی ہے قربان مدینہ

ہوتا ہے فلک کا سر تسلیم یہاں خم
اللہ رے بلندی تری ایوان مدینہ

آتے ہیں سر عجز جھکائے ہوئے لاکھوں
شاہان جہاں پیش گدایان مدینہ

بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
دیکھا ہی نہیں اس نے گلستان مدینہ

لاکھوں نے لگائے ہیں ترے کوچے میں بستر
تھوڑی سی جگہ ہمکو بھی اے جان مدینہ

پہنچا دے تو محبوب کے در پر مجھے یارب
لیجاؤں نہ دنیا سے میں ارمان مدینہ

سمجھونگا ہوئی عید مبارک مجھے جسدم
ہو جائے گا یہ سر مرا قربان مدینہ

اتراتی ہے کیوں باد صبا تو مرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستان مدینہ

مردے کے غلامان نبی راہ خدا میں
آرام سے سوئے تہ دامان مدینہ

شاہان جہاں کانپتے ہیں نام سے تیرے
اللہ یہ صولت تری سلطان مدینہ

کیا وصف کروں خوبی اخلاق کا ان کے
بےمثل ہے دنیا میں ہر انسان مدینہ

سرسبز کسی کی بھی نہ ہو کشت تمنا
برسے نہ اگر خلق پہ نیسان مدینہ

مخلوق خداوند ہے سب زیر حکومت
ہے حاکم کونین سلیمان مدینہ

آرام سے ٹھہراتا ہے زوار نبی کو
گویا کہ یہ چھوٹا سا ہے احسان مدینہ

Marfat.com

پیش آتے ہیں رحمت کے فرشتے بتواضع
اللہ کے مہمان ہیں مہمان مدینہ

ہو جائے جو سرکار کی رحمت کا اشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربان مدینہ

مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عشاق کی جنت ہے بیابان مدینہ

گھبرائیں گے سب مہر قیامت کی تپش سی
بیخوف مگر ہوں گے گدایان مدینہ

سبطین کی جب حشر میں آئیگی سواری
غل ہوگا کہ وہ آتے ہیں خوبان مدینہ

ہے عرض جمیل رضوی کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو مرا اور بیابان مدینہ

عشاق یہ کہتے ہیں جمیل رضوی کو
ہے نغمہ سرا بلبل بستان مدینہ

یارب مرے دلمیں ہے تمنائے مدینہ
ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب مرے سودائے مدینہ

ہر ذرہ میں ہے نور تجلائے مدینہ
ہے مخزن اسرار سراپائے مدینہ

ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سروساماں
طیبہ میں بلا لو ہمیں آقائے مدینہ

اسدرجہ ہیں مشتاق زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پرنور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ

میں وجد کے عالم میں کروں چاک گریبان
آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ

کیونکر نہ جھکیں خلق کے دل اسکی طرف کو
ہے عرش الٰہی بھی تو جو پائے مدینہ

سر عرش کا خم ہے ترے روضے کے مقابل
افلاک سے اونچے ہیں مکانہائے مدینہ

طیبہ کی زمیں جھاڑنے آتے ہیں ملائک
جبریل کے پر فرش معلائے مدینہ

قرآن قسم کھاتا نہ اس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ

سلطان دوعالم کی مرے دلمیں ہے تربت
ہوتے ہیں یہ کعبے سے سخنہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں علمائے مدینہ

جائے نہیں حج کرکے جو کعبے سے مدینہ
مردود شیاطین ہیں اعدائے مدینہ

بلوائے مدینے میں جمیل رضوی کو
سگ اپنا بنا لو اسے مولائے مدینہ

کیا لکھوں میں بھلا رسول اللہ — آپ کا مرتبہ رسول اللہ
کوئی دکھلا تو دے زمانے میں — آپ سا باعطا رسول اللہ
کھلی تفسیر ہے رفعنا کی — آپ کا تذکرہ رسول اللہ
سارا عالم بنا تمھارے سبب — تم ہو سب کی بنا رسول اللہ
تم نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا — تم سے ہیں دوسرا رسول اللہ
نہ تو پیدا ہوا نہ ہوگا کبھی — آپ سا دوسرا رسول اللہ
سب نے تجھ سے سنا کلام خدا — تو نے رب سے سنا رسول اللہ
وصل حق کے لیے ملا واللہ — جذب یہ سلسلہ رسول اللہ
میں رضا کا رضا تمھارے ہیں — یوں ہوا آپ کا رسول اللہ
ہیں رضا پر فدا رضا تم پر — تم حبیب خدا رسول اللہ
تم کو پایا خدا لے برتر سے — تم سے پایا خدا رسول اللہ
ماسوے اللہ حق تعالیٰ نے — سب تمھیں دیدیا رسول اللہ
سگ در حکم کے خلاف کرے — پھر بھی دو تم غذا رسول اللہ
سب سلاطین ادھر دیتے ہیں — تیرے در پر صدا رسول اللہ
بادشاہان دہر پر بیٹھا — آپ کا دبدبہ رسول اللہ
دیا بندوں کو تم نے بخشش کا — مژدۂ جاں فزا رسول اللہ
مظہر ذات حق تمھاری ذات — حق کے تم آئینہ رسول اللہ
گو ہو ظاہر میں تم بشکل بشر — پر ہو نور خدا رسول اللہ
تم مرے بادشاہ بندہ نواز — ہیں تمھارا گدا رسول اللہ
سارا عالم تمھارا پرتو ہے — تم ہو ظل خدا رسول اللہ
سب ہدایت کے آپکی محتاج — آپ ہیں رہنما رسول اللہ
قدرت رب کا آئینہ ٹھہرا — تیرا ہر معجزہ رسول اللہ
انبیا دیتے ہیں خدا کے حضور — آپ کا واسطہ رسول اللہ
حشر تک تم سے فیض پائیں گے — انبیا اولیا رسول اللہ
ہم غلاموں پہ ہے تمھارا فضل — تم پہ فضل خدا رسول اللہ

Marfat.com

بو البشر کیا کر سارے عالم کے — تم ہو عقدہ کشا رسول اللہ
سب تمہارے حضور فریادی — تم حضور خدا رسول اللہ
ہاتھ خلقت کا مانگنے کے لیے — تیری جانب اٹھا رسول اللہ
پاتے شمس و قمر ہیں لیل و نہار — آپ ہی سے ضیا رسول اللہ
جاں نثاروں کی سجدہ گاہ کہوں — یا ترا نقش پا رسول اللہ
تیرے در پر مروں تو آجائے — زندگی کا مزہ رسول اللہ
خاک ہے تیرے آستانہ کی — ہر مرض کی دوا رسول اللہ
ہے فرشتوں کی آنکھ کا سرمہ — آپ کی خاک پا رسول اللہ
کلمہ لا إلہ إلا اللہ — تم سے ظاہر ہوا رسول اللہ
حق کی توحید کا دو عالم میں — تم سے ڈنکا بجا رسول اللہ
دین اسلام کلمہ توحید — سب کو تم سے ملا رسول اللہ
تم سے اسلام کی ملی دولت — تم سے ایماں ملا رسول اللہ
کہوں ایمان سے خدا کی قسم — تم ہو ایماں مرا رسول اللہ
تم نے بانٹا دیا ہو رب کا — سب تمہیں سے ملا رسول اللہ
کیا نظر آئے دل کے اندھوں کو — اختیار آپ کا رسول اللہ
تم جو چاہو کرو کہ ہو مختار — تم پہ پیار آ خدا رسول اللہ
تم کو رب نے کیا سمیع و بصیر — حاجت عرض کیا رسول اللہ
تم ہو واقف تمام غیبوں سے — تم سے کیا ہے چھپا رسول اللہ
ذرہ ذرہ نہ کیوں ہو تم پہ عیاں — رب نہ تم سے چھپا رسول اللہ
کیا کروں عرض تم پہ ظاہر ہے — حال سب کچھ مرا رسول اللہ
ہاں ہمارا بھی بخت چمکا دو — تم ہو شمس الضحیٰ رسول اللہ
ہے تو ہی قاسم حیات و ممات — دل مردہ جلا رسول اللہ
نور دے قلب و چشم روشن کر — میرے بدر الدجیٰ رسول اللہ
چشم رحمت کے اک اشارے سے — آنکھ وا لا بنا رسول اللہ
جدھر اٹھے نگاہ آئے نظر — تم ہو جلوہ نما رسول اللہ

Marfat.com

ذات اقدس میں اپنی کرکے فنا　رحمت ہو بقا　رسول اللہ
تو ہی تو میرے قلب میں بسجائے　ایسی دیدے فنا　رسول اللہ
میرے قلب ودماغ میں مولیٰ　اپنی خوشبو بسا　رسول اللہ
ہم پہ برسادو فضل کی بارش　تم ہو ابر سخا　رسول اللہ
کھول گیسو کہ تیری امت پہ　برسے نوری گھٹا　رسول اللہ
اپنی رحمت سے کیجیے للہ　سینوں کا بھلا　رسول اللہ
رہنمائی کرو کہ مل جائے　آپ کا راستہ　رسول اللہ
پیش رب جس سے ہوں نہ شرمندہ　ایسی دیدو حیا　رسول اللہ
بھر دو کشکول میرا رحمت سے　تم ہو بحر عطا　رسول اللہ
المدد! المدد پریشاں ہم　فضل برحال ما　رسول اللہ
بھر دو جھولی کہ دیر سے ہے کھڑا　آپ کا بے نوا　رسول اللہ
تم کو قاسم کیا ہے رازق نے　تم نے سب کچھ دیا　رسول اللہ
رزق رب کا ہے تم کھلاتے ہو　سارے عالم کو یا　رسول اللہ
تم ہو مختار جس کو چاہو دو　نائب کبریا　رسول اللہ
تم سوا کون ہے زمانے میں　میرا حاجت روا　رسول اللہ
بطفیل حسین کردو رہا　ہوں اسیر بلا　رسول اللہ
کون بخشائے گا بروز جزا　ہمکو تیرے سوا　رسول اللہ
ہے دعا تیرے نام نامی پہ　ہو مرا خاتمہ　رسول اللہ
تیری چوکھٹ پہ دم نکل جائے　تیرے بندے کا یا　رسول اللہ
بہر تسکین ہاتھ رکھ دیجیے　میرے دل پر ذرا　رسول اللہ
نزع میں اور گور میں مجھکو　پیاری صورت دکھا　رسول اللہ
پیش منکر نکیر مجھکو جواب　کردو تلقین یا　رسول اللہ
پار بیڑا مرا لگا دیجیے　آپ ہیں نا خدا　رسول اللہ
وہ ہے منکر خدائے برحق کا　جو ہے منکر ترا　رسول اللہ
وہ جہنم کا بنگیا کندہ　تجھسے جو پھر گیا　رسول اللہ

Marfat.com

جو ترے دوستوں سے بغض رکھے | اُس پہ قہر خدا رسول اللہ
جو ترے دشمنوں کو سمجھے دوست | اُس پہ بجلی گرا رسول اللہ
جو کہ گنگوہی کی کرے تعریف | اسکو اندھا اٹھا رسول اللہ
تھانوی کو جو پیشوا جانے | اسکو نیچا دکھا رسول اللہ
قادیانی کو جو کہے مومن | بھیج اُس پر بلا رسول اللہ
نیچری کو سمجھے جو مسلم | خوک اُس کو بنا رسول اللہ
ان خبیثوں کو جو کہے کافر | اُس پہ فضل خدا رسول اللہ
ان شیاطین پہ جو کرے لعنت | اُس پہ رحم خدا رسول اللہ
گاندھویہ وہابیہ کے عدو | چین پائیں سدا رسول اللہ
میرے احباب اہلسنت سے | دور کر ہر بلا رسول اللہ

## دعا بر اختتام مجلس

کرلو مقبول یا رسول اللہ | یہ مری التجا رسول اللہ
بانی مجلس مبارک کو | دیجئے بہتر صلہ رسول اللہ
جتنے سنی شریک مجلس ہیں | سب پہ کردو عطا رسول اللہ
آپ کے آستاں کے بندے ہیں | بخش دو ہر خطا رسول اللہ
ہر مصیبت میں کیجیے امداد | جب پکاریں کہ یا رسول اللہ
اُس کی فوراً مراد بر آئی | جس نے دل سے کہا رسول اللہ
قبر میں حشر و نشر و میزاں پر | ہر الم سے بچا رسول اللہ
خلد میں اپنے ساتھ لے لینا | اپنے بندوں کو یا رسول اللہ
تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں | تیرا ہی آسرا رسول اللہ
پیر و مرشد مرے جناب رضا | اُن پہ سایہ ترا رسول اللہ
ان کی اولاد سب پھلے پھولے | حشر تک دائما رسول اللہ
حامد و مصطفےٰ رضا کے پھول | مہکیں تا حشر یا رسول اللہ
اُن کی اولاد کا قیامت تک | رہے گلشن ہرا رسول اللہ

Marfat.com

اُن کے اعدا پہ رکھ انھیں غالب  اور عزت بڑھا رسول اللہ
اُن کے اعدا پہ قہر کی بارش  تا ابد دائما رسول اللہ
شاد و آباد اُن کے دوست رہیں  پھلیں پھولیں سدا رسول اللہ
نیچری گاندھوی وہابی سے  سنیوں کو بچا رسول اللہ
سب مریضان اہلسنت کو  دیدو کامل شفا رسول اللہ
اہلسنت کے ناتوانوں کو  کردو طاقت عطا رسول اللہ
ہر جگہ میرے والدین پہ ہو  رحم و فضل آپکا رسول اللہ
میرے اہل و عیال پر رحمت  آپکی دائما رسول اللہ
کریں احمد حمید اور حماد  حمد تیری سدا رسول اللہ
عمر و علم و عمل دوامی عیش  انکو کیجے عطا رسول اللہ
رنج و غم کی نہ دیکھیں شکل کبھی  تیری رحمت سے یا رسول اللہ
میرے احباب پہ بھی فضل رہے  ہر گھڑی آپکا رسول اللہ
غوث اعظم کا واسطہ ہو قبول  میری ہے التجا رسول اللہ

اپنے بندے جمیل رضوی کو
خاص بندہ بنا رسول اللہ

بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی  ہے بے مثال جمال محمد عربی
درود کیوں نہیں پڑھتے خموش کیسے ہو  بیان ہوتا ہے حال محمد عربی
مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف  خدا سے پوچھیے حال محمد عربی
بہ جان کیا دو جہاں گر مجھے میسر ہو  کروں فدا بجمال محمد عربی
نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز  عجب ہے جود و نوال محمد عربی
زمانہ پلتا ہے اس آستان عالی پر  عجب ہے جود و نوال محمد عربی
نبی کے نام سے تھراتے ہیں شہان جہاں  بڑا ہے رعب و جلال محمد عربی
زیارت نبوی دید حق تعالیٰ ہے  وصال حق ہے وصال محمد عربی
الٰہی امت عاصی مری مجھے دیڈال  یہی ہے رب سے سوال محمد عربی
لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر  ملا نہ کوئی مثال محمد عربی

Marfat.com

بجائے سر لگاؤں اُس میں آنکھیں ... ملے جو خاک نعال محمد عربی
میں ہیکے کیا کروں حور و قصور رضواں ... کھبا نظر میں جمال محمد عربی
فرشتو قبر میں مجھ کو سمجھ کے کرنا سوال ... میں ہوں غلام بلال محمد عربی
اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد کی کبھی ... میں ہوں غلام بلال محمد عربی
گیاہ و خار و خس و خاک سے وہ بد تر ہے ... نہیں ہے جسکو خیال محمد عربی

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا
غلام عترت و آل محمد عربی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی ... خدا کرتا ہے خود قرآں میں مدحت محمد کی
پسند حق ہوئی صل علیٰ صورت محمد کی ... نہ کیوں دونوں جہاں کو دل سے ہو چاہت محمد کی
ہے مژدہ مومنوں کو مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَق ... خدا دیکھا جسے حاصل ہوئی رویت محمد کی
بشر جن و ملک ہرگز نہیں ممکن کہ پہچانیں ... خدا ہی جانتا ہے رفعت و شوکت محمد کی
خدا سے اپنی امت کیلئے پوچھا جو موسیٰ نے ... تو فرمایا کہ افضل سب سے ہے امت محمد کی
ہوئے بت سرنگوں آتشکدہ میں زلزلہ آیا ... دلوں پر چھا گئی کفار کی ہیبت محمد کی
الٰہی بندۂ ناچیز کی تجھ سے دعا یہ ہے ... ترقی پر رہے دل میں سدا الفت محمد کی
بھکاری نعمتوں سے بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی ... مساکین جہاں پر وقف ہے دولت محمد کی
یہ رحمت ہے کہ دیتے ہیں دعائیں دشمنوں کو بھی ... نرالی سارے عالم سے ہے ہر عادت محمد کی
چمکتی تھی وہ بجلی تیغ سلطان رسالت کی ... فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی
بھرے ہیں جیب و داماں نعمتوں سے دونوں عالم کے ... مگر دینے سے بھر سکتی ہے کب نیت محمد کی
محبت رکھتے ہیں محبوب حق اپنے غلاموں سے ... خدا کو اس لیے محبوب ہے امت محمد کی
خدا اس واسطے قائم کرے گا بزم محشر کو ... کہ دیکھیں اولین و آخریں عزت محمد کی
دکھائی اپنی تیزی آفتاب حشر نے جس دم ... غلامان نبی پر چھا گئی رحمت محمد کی
گنہگارو کہاں پھرتے ہو سرگرداں ادھر آؤ ... تمہاری جستجو میں پھرتی ہے رحمت محمد کی
جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہلسنت کی ... کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورت محمد کی
بنائے جائیں گے مہماں غلامان رسول اللہ ... بچھڑنے کو ملیگی حشر میں جنت محمد کی
نہ کیوں ہو ناز قسمت پر اگر اس طرح دم نکلے ... زمیں پر میرا سر ہو سامنے تربت محمد کی

دعا ہے یہ جمیل قادری کی حق تعالیٰ سے
رہے کونین میں ہم پر فزوں شفقت محمد کی

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ برسے جھوم کر حصار پر رحمت محمد کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی
ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی

گوارا ہی نہیں عشاق کو فرقت محمد کی
رہیں دونوں جہاں میں با خدا قربت محمد کی

زہے قسمت اشارہ پاکے انکی چشم رحمت کا
غلاموں کو لبھا کر لیچلی جنت محمد کی

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں بھٹکے ہارے
سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی

گنہگارو نہ گھبراؤ سیہ کارو نہ شرماؤ
وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈھتی رحمت محمد کی

اغثنی یا رسول اللہ کے نعرے ہیں محشر میں
رفعنا کہہ رہا ہے دیکھ لو رحمت محمد کی

فدا جان جہاں فکر دو عالم اور اکیلا دم
اسے کہتے ہیں چاہت اور یہ ہے ہمت محمد کی

ملائک روکتے ہیں اسلیے اور انکو جنت سے
کہ لائی جائے پہلے خلد میں امت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی امت کو
مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

کسے معلوم ہے وہ جانیں یا انکا خدا جانے
جو ہے درگاہ حق میں عزت و وقعت محمد کی

علوم اولیں و آخریں کا کر دیا مالک
خدا نے دھوم سے کی عرش پر دعوت محمد کی

رسائی ہو نہیں سکتی وہاں تک عقل عالم کی
حضور حق ہے جتنی منزلت وقعت محمد کی

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمانے میں ہے اظہر طاقت و قدرت محمد کی

بتاتا ہے یہ فرمان ھُوَ الْمُعْطِیْ اَنَا قَاسِمٌ
بٹے گی حشر تک کونین میں نعمت محمد کی

فقیرو بینوا او مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو
جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

ازل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی

فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں
یہ دیکھو دل کے آئینہ میں ہے صورت محمد کی

فدا کیوں کر نہ ہو جانِ جہاں اُس سبز گنبد پر
کہ اسمیں ہے سجی پیاری دلہن تربت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضے کی جالی پر
ہزاروں آرہے ہیں چومنے تربت محمد کی

اجل جلدی نہ کر اتنی مدینے آہی پہنچے ہیں
خدارا دیکھ لینے دے ہمیں تربت محمد کی

خلاف اہلسنت سیکڑوں مذہب ہوئے پیدا
مگر غالب ہے سب ادیان پر ملت محمد کی

ابوجہلی کہے بدعت ولیکن ذکر مولد سے
دلوں میں عاشقوں کے بڑھتی ہے الفت محمد کی

Marfat.com

اسے بدعت سمجھتا ہے تو کیوں آتا ہے محفل میں
ہمیں تو کھینچ لاتی ہے یہاں الفت محمد کی

قیام ذکر مولد میں کھڑے ہوتے ہیں ملک بھی
یہ ہے اس ذکر کی رفعت یہ ہے شوکت محمد کی

جمیل قادری رضوی تجھے کیوں خوف محشر ہو
کہ تیرے دیکھے آئینے میں ہے صورت محمد کی

---

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے
ساجد ہیں مہر و مہ ترے تلوے کے سامنے

جاری ہے حکم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا
انگشت مصطفےٰ کے اشارے کے سامنے

کیوں در بدر فقیر تمھارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے
اے سائلو چلو تو دعالے کے سامنے

منگتا کی عرض شاہ مدینہ قبول ہو
تربت بنی ہو آپکے روضے کے سامنے

رب کریم ہے یہ دعا میری روز حشر
محجوب میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

وزن عمل کا خوف ہو کیوں مجھ اثیم کو
سرکار ہونگے خود مرے پلے کے سامنے

جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان لیچلا ہے مدینے کے سامنے

شاہ و گدا فقیر سلاطین روزگار
موجود ہے ہر اک ترے روضے کے سامنے

آنکھیں ہوں بند لب پہ دعائیں ہو درود
پھیلے ہوں ہاتھ آپکے قبے کے سامنے

اس طرح موت آئے تو ہو زندگی مری
کعبے میں میں ہوں منہ ہو مدینے کے سامنے

کیا لطف ہو جو خاک مدینہ پہ میں مردن
موجود تم بھی ہو مرے مرقد کے سامنے

توقیر ان کے گھر کی ہے منظور اس قدر
کعبہ کا منہ کیا ہے مدینے کے سامنے

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

وہ دن جمیل قادری رضوی کو ہو نصیب
پڑھتا ہو نعت آپکے روضے کے سامنے

---

شہنشاہ زمانہ با ہزاراں کروفر آئے
کیا عالم پہ قبضہ ملک میں سب خشک و تر آئے

الٰہی میرے مرنے کی مدینے سے خبر آئے
فدا ہو جاؤں روضے پہ نہ واپس میرا سر آئے

وہ تنگ و تار گوشہ قصر جنت ہی نظر آئے
جو میری قبر میں ماہ مدینہ جلوہ گر آئے

مجھے عمر ابد حاصل ہو اور دنیا میں جنت ہو
وہ جان خضر و عیسیٰ نعش پر میری اگر آئے

چمک جائے مقدر یاوری پر میری قسمت ہو
جو ان کی رہگذر میں یہ مرا ناچیز سر آئے

Marfat.com

فرشتہ سے قضا کے راہ طیبہ میں یہ کہدوں گا
ذرا ٹھہرو ذرا ٹھہرو مرے آقا کا در آئے

لحد میں دیکھکر تمکو یہ کہدوں گا فرشتوں سے
میں جنکا نام لیوا ہوں یہ وہ جان قمر آئے

منور دل کلیجہ شاد آبادی میسر ہو
جو انکی رہگذر میں میری آنکھوں کا ٹھنڈ آئے

حیات باطنی حاصل ہو میری روح مضطر کو
اگر خواب عدم میں آپکا جلوہ نظر آئے

پہنچ جاؤں میں طیبہ کو زیارت انکی حاصل ہو
الٰہی میری قسمت میں کوئی ایسا سفر آئے

میں بیہوشی کے عالم میں گریباں چاک کر ڈالوں
وہ پیارا سبز گنبد دور سے جسدم نظر آئے

لکھا ہے خامۂ قدرت نے انکے سبز گنبد پر
جسے جو کچھ ضرورت ہو یہاں سے لے ادھر آئے

سگانِ در تمھارے گر بنالیں مجھکو سگ اپنا
تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے

تمھارا نام نامی نقش ہے دل کے نگینے پر
مجھے دوزخ سے پھر کس بات کا خوف و خطر آئے

جو ہو خورشید محشر لاکھ روشن منفعل ہوگا
قیامت میں لیے جسوقت ہم داغ جگر آئے

تمھارے در کے ذروں کی ضیا ہو جسکی آنکھوں میں
بھلا اسکی نظر میں کیا کوئی رشک قمر آئے

تمھارے نام سے روشن ہوئیں کونین کی آنکھیں
تمھیں نور نظر آئے تمھیں نور بصر آئے

نہ دیکھا مثل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں
ہزاروں انبیا آئے کروروں ہی بشر آئے

خداوند جہاں نے جب کیا رائج حکومت کو
نیابت کے لیے محبوب حق خیر البشر آئے

تمھارے نام سے روشن ہیں آگے بزم وحدت کے
تمھارے آستاں پر بھیک لینے تاجور آئے

پڑھا خطبہ انھیں کے نام کا حور و ملائک نے
جو وہ محبوب خالق بنکے دولھا عرش پر آئے

مدینے کی زیارت سے نہ کر انکار اے جاہل
تجھے حاصل نہ ہوگا کچھ جو کعبے عمر بھر آئے

وہابی قادیانی نیچری سب رہگئے تکتے
غلامان شہ دیں پل سے اک پل میں اتر آئے

جمیل قادری رضوی کو جب دیکھیں گے محشر میں
کہیں گے حشر والے واصف خیر البشر آئے

---

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے
سب حال دل بیاں کروں سرور کے سامنے

جالی پکڑ کے عرض کروں حال دل کبھی
آنسو بہاؤں میں کبھی منبر کے سامنے

ہر دم یہ آرزو ہے مدینے کے چاند سے
بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے

جنت کی آرزو ہے نہ خواہش ہے حور کی
ٹکڑا ملے زمیں کا ترے در کے سامنے

ہے آرزوئے دل کہ میں ہندوستاں کو چھوڑ
بستر جماؤں روضۂ انور کے سامنے

شاہ مدینہ طیبہ میں مجھکو بلا تو لیں
لوٹونگا خاک پاک پہ میں در کے سامنے

یوں میری موت ہو تو حیات ابد ملے
خاک مدینہ سر پہ ہو سر در کے سامنے

نکلے جو جاں تو دیکھ کے گنبد حبیب کا
مدفن بنے تو روضۂ اطہر کے سامنے

منگتا کی کیا شمار سلاطین روزگار
آتے ہیں بھیک لینے ترے در کے سامنے

دونوں جہاں کی نعمت کونین بانٹنا
کچھ بات بھی ہو میرے تونگر کے سامنے

یوں انبیا میں شاہ دو عالم ہیں جلوہ گر
جیسے ہو چاند انجم و اختر کے سامنے

مطلع

خوشبوئے مشک زلف معنبر کے سامنے
ایسی ہے جیسے خاک ہو گوہر کے سامنے

گلزار باغ و گل کی نہ خواہش رہی مجھے
اے عندلیب میرے گل تر کے سامنے

کیوں روکتے ہو خلد سے مجھکو ملائکہ
اچھا چلو تو شافع محشر کے سامنے

جاری ہے العطش کی صدا ہر زبان پر
میلا لگا ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

دکھلاتے ہیں سوکھی زبانیں حضور کو
پیاسے کھڑے ہیں ساقی کوثر کے سامنے

جو کوئی بھی کرے گا شفاعت وہ انکے پاس
یہ ہیں شفیع داور محشر کے سامنے

انکار کر نہ فضل نبی سے تو اے شقی
جانا ہے تجھکو داور محشر کے سامنے

ہے قادری جمیل کی یہ عرض آخری
ہو قبر اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

---

دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے
اذانوں کی صدائیں آرہی ہیں ہفت کشور سے

کروں یاد نبی میں ایسے نالے دیدۂ تر سے
کہ دھل جائیں گناہ لَا تَقنَطُوا میرے رجسٹر سے

خدا نے نور مولیٰ سے کیا مخلوق کو پیدا
سبھی کون و مکاں مشتق ہوئی اس ایک مصدر سے

وہ صورت جس سے حق کا خاص جلوہ آشکارا ہے
اسے تشبیہ دے سکتے ہیں کب ہم ماہ و اختر سے

کچھ ایسا حسن پر ہے مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَق
خجل ہیں مہر و مہ بھی آپکے روئے منور سے

نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے بعد انکے نبی کوئی
ہوا ظاہر یہ ختم الانبیا کی مہر انور سے

جہاں میں آکے ایسا نعرۂ توحید چمکایا
کہ بت بول اٹھے اللہ احد ہر ایک مندر سے

مٹی تاریکی کفر و ضلالت روشنی پھیلی
ابوبکر و عمر عثمان علی شبیر و شبر سے

بنایا حق تعالیٰ نے انھیں کونین کا مالک
فقیر و بادشہ ہر شے ہے محتاج اُس در سے

کرم سے انکے لاکھوں بن گئے بگڑے ہوئے دم میں
غنی صدہا ہوئے انکی نگاہ بندہ پرور سے

Marfat.com

مجھے ایسا گما دے اپنی ذات پاک میں مولیٰ
کہ میری آنکھ میرے دیکھنے کو حشر تک ترسے

مدینہ کیا ہے اور اس میں بہاریں کیسی کیسی ہیں
کوئی پوچھے ہماری آرزوئے قلب مضطر سے

ہمیں طیبہ میں پہنچا کر گرا دے یا خدا ایسا
نہ اٹھیں ہم قیامت تک رسول اللہ کے در سے

الٰہی راہ طیبہ میں تجھے ایسی بے خودی چھائے
کہ گر جائے گناہوں کی کہیں گٹھری مرے سر سے

چھپائیں گے سیہ کاروں کو وہ دامان رحمت میں
ڈریں پھر کیوں غلامان نبی خورشید محشر سے

تشنہ کو تر زبانیں پیاس سے باہر نکل آئیں
حسین پاک کا صدقہ ملے اک جام کوثر سے

اتارا جب نبی کو قبر انور میں۔ تو آئی تھی
صدائے امتی یا امتی لبہائے سرور سے

صحابہ جب جنازہ حضرت صدیق کا لائے
چلے آؤ مرے پیارے ندا آئی یہ اندر سے

جمیل قادری جس دم سنائے نعت محشر میں
معافی کی سند ملجائے مولیٰ تیرے دفتر سے

جو صدق دل سے تمہارا غلام ہو جائے
تو اس پہ آتش دوزخ حرام ہو جائے

نزول رحمت حق بھی اسی طرف کو ہو
جدھر وہ سرور عالی مقام ہو جائے

الٰہی جس کے سبب سے یہ عرش و فرش بنے
اُسی کا میرے بھی دل میں قیام ہو جائے

خدا کرے کہ مدینہ کا ہو سفر ہر سال
ہماری عمر اسی میں تمام ہو جائے

تمہارے روضۂ اقدس پہ میرا دم نکلے
فراق و وصل کا قصہ تمام ہو جائے

نہ کیوں ہو مجھکو مقدر پہ اپنے ناز اگر
سگان طیبہ میں میرا بھی نام ہو جائے

نظر سے دور ہو اک پل اگر جمال حضور
مریض عشق کا جینا حرام ہو جائے

یہ کہہ رہا ہے فرضی کہ غیر ممکن ہے
خلاف مرضی محبوب کام ہو جائے

ادب سے شرم سے منہ ڈھانک لے کرے سجدہ
جو سامنے کبھی ماہ تمام ہو جائے

شکار مجھکو نہ کر نفس ہوں غلام حضور
نہ ٹکڑے ٹکڑے کہیں تیرا دام ہو جائے

جمیل قادری رضوی کا خاتمہ بالخیر
طفیل حضرت خیر الانام ہو جائے

عمل سب سے بڑا اطاعت حبیب کبریا کی ہے
ہے ایماں نام جسکا وہ محبت مصطفےٰ کی ہے

تمہارے دشمنوں پر تا ابد لعنت خدا کی ہے
جو عبد المصطفےٰ ہیں اُن پہ رحمت کبریا کی ہے

ترے یاروں نے تجھ پر جان تک اپنی فدا کی ہے
اسی باعث سے شہرت چار یار باصفا کی ہے

Marfat.com

کہیں مزمل و مدثر و طٰہٰ کہیں یٰسٓ — ترے مولیٰ نے قرآں میں تری کیا کیا ثنا کی ہے
زہے شان جلالت جب چلے معراج کو مولیٰ — تو اقصیٰ میں رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی ہے
نہ پھیرا ہے کبھی خالی مرادیں دی ہیں منہ مانگی — تمھارے آستاں پر جس گدا نے التجا کی ہے
اوسی دم درجہ مقبولیت حاصل ہوا اسکو — توسل سے تمھارے جس کسی نے جو دعا کی ہے
محبت اس کو کہتے ہیں کہ مولائے ولایت نے — نماز عصر آرام محمد پر فدا کی ہے
اویس اللہ اکبر ہو گئے عاشق بلا دیکھے — ابوجہل آپکا نالج نہ ہو قدرت خدا کی ہے
سفینہ ہیر اچکر آتا ہے گرداب معاصی میں — اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہ گھٹا سر پہ بلا کی ہے
وہی حاکم وہی مالک خدا کے نائب مطلق — تو پھر کیوں فکر تمکو عاصیو روز جزا کی ہے
گنہگار و سیہ کار و خطا وار و نہ گھبراؤ — سواری آنیوالی شافع روز جزا کی ہے

جمیل قادری نازاں نہ کیوں ہو اپنی قسمت پر
نوازش اسپہ ہردم حضرت احمد رضا کی ہے

مچی ہے دھوم تحمید و ثنا کی — صدائیں آتی ہیں صل علیٰ کی
محبت جسکو ہے خیر الوریٰ کی — عنایت اسپہ ہے ہردم خدا کی
جنھوں نے خلق کی حاجت روا کی — انھیں سے ہم نے اپنی التجا کی
مدد کر نامری اے ناصر خلق — کہ میرے نفس کافر نے دغا کی
مدد کی ہر مصیبت سے بچایا — دوہائی جب بھی دی شاہ ہدیٰ کی
ہمیں ہوں جنکا وہی ہیں میر شافع — تو پھر کیوں فکر ہو روز جزا کی
گنہگارو مبارکباد تم کو — وہ رکھتے ہیں محبت انتہا کی
خدا فرمائے جب قرآں میں دلیل — ثنا پھر کیا ہو در بے بہا کی
ہیں تاباں مہر و مہ انجم درخشاں — ضیا ہے عارض بدر الدجیٰ کی
تمامی انبیا آئے مکبّر — خبر اول سے تھی اس مبتدا کی
شب معراج جب اقصیٰ میں پہنچے — رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی
دو عالم نعمتوں سے بھر دیا ہے — بھلا کچھ انتہا ہے اس عطا کی
دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو — یہ شان حلم ہے کان سخا کی
اوسی کے ہیں ہم منگتا بھکاری — جہاں پر بھیڑ ہے شاہ و گدا کی

Marfat.com

سمیعٌ ناصرٌ جن کے ہیں القاب
وہ سنتے ہیں پکار اپنے گدا کی

ہیں سب ارض و سما و عرش روشن
چمک ہے جلوہ ہائے جانفزا کی

کہا جاؤ کٹ نے آؤ یہاں پر
معافی ملتی ہے ہر ایک خطا کی

تصوف چاہیے گر تجھکو صوفی
اطاعت کر امام الاصفیا کی

عطا فوراً کیا جو کچھ بھی مانگا
یہاں حاجت اگر کی ہے نہ لا کی

ازل کے روز سے کون و مکاں میں
انھیں کے نام کی نوبت بجا کی

فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ
یہ تھی تعظیم نور مصطفٰے کی

ہوا مردود و لعنت کا پڑا طوق
عبادت کی بھی نجدی نے تو کیا کی

کرم انکا عنایت ہے بہ اون کی
خبر لیتے ہیں مجھ جیسے گدا کی

مجھے بندہ کیا شاہ ہدیٰ کا
بڑی رحمت ہوئی رب العلا کی

ہو مژدہ عاصیوں کو روز محشر
صدائیں آئیں گی اِلّیٰ لہا کی

بدولت نقش پائے مصطفٰے کے
بڑھی عزت حریم کبریا کی

تمھارا آستانہ مل گیا جب
مجھے خواہش ہو کیوں دار الشفا کی

ہمیشہ میں نے نافرمانیاں کیں
عنایت تم نے مجھ پر دا ما کی

خدا نے کر لیا محبوب اپنا
خوشا قسمت محب مصطفٰے کی

مری تقدیر میں لکھا ہوا ہے
کرم حق کا شفاعت مصطفٰے کی

تمھارا روئے انور دیکھنے ہی
نظر آنے لگی قدرت خدا کی

یہ فرمایا شب اسریٰ خدا نے
کہ تیری امت عاصی رہا کی

کیا افلاک کو دو گام میں طے
یہ تیزی ہے براق برق پا کی

سلاطین زمانہ نے بصد عجز
تمھارے در پہ عرض مدعا کی

وہ پہنچی درجۂ مقبولیت پر
تمھارا نام لے کر جو دعا کی

رکھی تھی اٹھیں مرے کلمہ پڑھتے
ہوا پہنچے جو دامان قبا کی

اٹھا کر لے گئیں حوریں جنا میں
قدم پر اُن کے جس نے جان فدا کی

اندھیری رات ہے وقت مدد ہے
گھٹا چھائی ہوئی ہے کس بلا کی

لٹا جاتا ہے جنگل میں اکیلا
خدارا لو خبر اس بے نوا کی

Marfat.com

بھنور میں پھنس گئی کشتی ہماری
دو ہائی ڈوبتوں کے ناخدا کی

جمیل قادری تقدیر چمکی
کہ خدمت مل گئی مرشد رضا کی

آؤ محفل میں غلامان رسول عربی
آج ہے جوش پہ فیضان رسول عربی

جھومتے پھرتے ہیں مستان رسول عربی
ہے مہک پر چمنستان رسول عربی

کیسے عشاق تھے یاران رسول عربی
اپنے سر کر دیئے قربان رسول عربی

اتنی وسعت سے بچھا خوان رسول عربی
سارا عالم ہوا مہمان رسول عربی

کعبہ و ارض و سما شمس و قمر حور و ملک
ہیں سبھی تابع فرمان رسول عربی

حور و غلماں کی تمنا ہو نہ شوق جنت
جس نے دیکھا ہے بیابان رسول عربی

اپنی قسمت پہ نہ کیوں فخر کروں لاکھوں بار
دیکھوں جب گنبد ایوان رسول عربی

اس نے اللہ کے جلووں کا کیا نظارہ
جسنے دیکھا رخ تابان رسول عربی

کبھی مدحت نہیں کچھ انس و ملک پہ موقوف
ذرہ ذرہ ہے ثنا خوان رسول عربی

کسکو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ
جو نہیں بندۂ احسان رسول عربی

رمز محبوب و محب کون سمجھ سکتا ہے
حکم رحمٰن ہے فرمان رسول عربی

قبر و محشر کا انھیں غم ہی نہیں کچھ اصلا
جنکے ہاتھوں میں ہے دامان رسول عربی

ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب بنا
صاف فرماتا ہے قرآن رسول عربی

تیرہ بختوں کے مقدر کو ذرا چمکا دے
اے ضیائے در دندان رسول عربی

دین و دنیا کی میسر ہوئی انکو شاہی
جو ہوئے دل سے گدایان رسول عربی

چھوڑ کر سلطنتیں ان کے بنے خاک نشیں
آفریں باد فقیران رسول عربی

رند بر دوش کف دست میں دونوں عالم
کیسی پر نور ہیں چشمان رسول عربی

بادۂ حب کی خوب جمائی رنگت
ہو گئے مست غلامان رسول عربی

چشم دل گور غریباں کو منور کر دے
ہیں فدا شمع شبستان رسول عربی

قبر میں جبکہ نکیرین کریں مجھ سے سوال
بس کہوں بندۂ دربان رسول عربی

داخل خلد کیے جائیں گے اہل عصیاں
جوش پر آئیگی جب شان رسول عربی

فاتح باب شفاعت کے سبب حکم ملا
جائیں جنت میں گدایان رسول عربی

Marfat.com

یا الٰہی یہ دعا ہے کہ بروز محشر
سر پہ ہو سایۂ دامان رسول عربی

اے جمیل رضوی تیری حقیقت کیا ہے
جب خدا خود ہی ثنا خوان رسول عربی

یہ رضا کا ہی تصدق کہ جمیل رضوی
ہوا مشہور ثنا خوان رسول عربی

ہاں سنا کوئی غزل اور جمیل رضوی
کہ ہیں مشتاق محبان رسول عربی

عزت عرش و فلک پائے رسول عربی
عرش رحمٰن بنا جائے رسول عربی

سر میں یارب ہے سودائے رسول عربی
اور آنکھوں میں ہیں تجلائے رسول عربی

جنکے دل میں ہے تولائے رسول عربی
کیوں نہ بھائے انہیں صحرائے رسول عربی

داغ عشق شہ دیں روز ترقی پہ ہے
ہیں مری آنکھیں رہیں جو پائے رسول عربی

اس قد پاک کا سایہ نظر آتا کیونکر
نور ہی نور ہیں اعضائے رسول عربی

تشنہ کامو تھیں مژدہ کہ بروز محشر
جوش پہ آگیا دریائے رسول عربی

عہد ہو مجھکو کہ دیکھوں کبھی دیدار خدا
اور کبھی صورت زیبائے رسول عربی

کیوں دکھاتا ہے تپش مہر قیامت ہمکو
دیکھ ہشیار کہ وہ آئے رسول عربی

اب برستی ہے شفاعت کی پھبن امت پہ
بخشوانے کے لیے آئے رسول عربی

امتی ورد زباں تاج کرامت برسر
یوں شفاعت کیلئے آئے رسول عربی

کیوں نہ محشر میں پریشان پھرے وہ کمبخت
جس کے سر میں نہیں سودائے رسول عربی

حکم ہوگا کہ اسے داخل جنت کردو
جسکے دلمیں ہے تمنائے رسول عربی

زیر دامان نبی حشر میں ہم دیکھیں سیر
جب جلیں نار میں اعدائے رسول عربی

چشم صدیق سے دیکھے کوئی انکی صورت
نور ہی نور نظر آئے رسول عربی

اپنی آنکھوں کو ملوں جان تصدق کردوں
دیکھوں گر نقش کف پائے رسول عربی

گر سوالات نکیرین سے وحشت ہو مجھے
منہ سے نکلے کہ ہوں شیدائے رسول عربی

حور و غلمان و جناں کیوں نہ ہوں تیرے مشتاق
ہے وظیفہ مرا اسمائے رسول عربی

ہے تمنائے جمیل رضوی یا اللہ
میرا مسکن ہے صحرائے رسول عربی

—— •)•(——

یا خدا ہر دم نگہ میں انکا کاشانہ رہے
دونوں عالم میں خیال روئے جانانہ رہے

اے عرب کے چاند تیرے ذرے کا ذرہ ہوں نہیں
تا ابد پر نور میرے دل کا کاشانہ رہے

کیوں معطر ہو نہ خوشبو سے دو عالم کا دماغ
بیچ تہ قدرت ترے گیسو کا جب شانہ رہے

جس مکاں کی آپ پیارے پاک سے عزت بڑھا میں
کیوں نہ سب امراض کا وہ گھر شفاخانہ رہے

زندگی میں بعد مردن انکے نام پاک سے
یا خدا آباد میرے دل کا ویرانہ رہے

عین ایماں ہے یہی اور ہے ہر اک مومن پہ فرض
انکے نام پاک کا دنیا میں مستانہ رہے

ورد لب مصرع ہو یہ جب سیر ہوں پیاسی نرسے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

مست انکے جھومتے ہیں جوش میں کہتے ہوئے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

کیوں جلائے نار دوزخ اسکو اے شمع ہدی
جو فدا دنیا میں تم پر مثل پروانہ رہے

محو نظارہ رہیں تا حشر آنکھیں یا خدا
اور دل وحشی رخ و گیسو کا دیوانہ رہے

کر بلند ایسا علم اسلام کا اے شاہ دیں
مسجدیں آباد ہوں ویران بتخانہ رہے

ہے جمیل قادری کے ورد لب نعت نبی
بعد مردن بھی لحد میں ذکر جانانہ رہے

یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے
گھر اس میں نبی کا ہوا چاہتا ہے

نہ پوچھو کہ بندے تو کیا چاہتا ہے
فقط اک تمھاری رضا چاہتا ہے

عجب کیا جو انس و ملائک ہیں شیدا
تمھیں تو تمھارا خدا چاہتا ہے

غلاموں پہ کیونکر نہ تیرا کرم ہو
تو دشمن کا بھی کب برا چاہتا ہے

سبھی کی نظر ہے ترے دامنوں پر
ہر اک انکی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

خدا کی رضا کا ہے ہر ایک طالب
خدا تیری رضا چاہتا ہے

نہ کیوں دونوں عالم بنیں اسکے منگتا
عرب والا سب کا بھلا چاہتا ہے

ہر اک پیش خالق ازل سے ابد تک
وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے

عجب پیار افزا ہے یہ حسبک اللّٰہ
کہ بندوں کو انکے خدا چاہتا ہے

کنارہ بہت دور کشتی شکستہ
معاصی کا دریا چڑھا چاہتا ہے

خدارا خبر لو کہ وہ گرتا ہاں لو
سر نا تواں پر گرا چاہتا ہے

عطا اسکو ہوتی ہے فی الفور صحت
جو اس در سے آکر دوا چاہتا ہے

Marfat.com

نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کا طالب — فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے
رہے ورد دنیا میں نام مبارک — قیامت میں ظل لوا چاہتا ہے
سہارا لگا ناخدائے غریباں — کہ اب غرق بیڑا ہوا چاہتا ہے
خدارا بلا لو کہ بندہ تمہارا — مدینے کی آب و ہوا چاہتا ہے
مدینے پہنچکر دعا یہ کرونگا — کہ بندہ یہیں پر مرا چاہتا ہے
دم نزع للّٰہ صورت دکھا دو — کہ دنیا سے بندہ اٹھا چاہتا ہے
غلاموں کی قبروں کو پر نور کردو — کہ بندوں کا اب دم گھٹا چاہتا ہے
نکیرین پردہ اٹھا کر یہ کہدو — کہ بندہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہے
فرشتو مرا حال دیکھے تو جاؤ — مدینہ سے پردہ اٹھا چاہتا ہے
منادی پکاریگا روز قیامت — کہ دربار رحمت کھلا چاہتا ہے
فترضیٰ ہی شاہد کہ روز قیامت — وہی ہوگا جو مصطفٰے چاہتا ہے
تو ہو پہلے بندہ حبیب خدا کا — اگر بندہ حق بنا چاہتا ہے

جمیل اپنی جھولی بہت جلد پھیلا
کہ طیبہ سے صدقہ ملا چاہتا ہے

دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپکی — والہ و شیدا ہوئی ساری خدائی آپ کی
آپ پر صدقے نہ کیونکر ہوں حسینان جہاں — صانع مطلق کو شکل پاک بھائی آپ کی
آپ محبوب خدا کونین کے مختار ہیں — جب خدا ہے آپکا ساری خدائی آپ کی
بادشاہان جہاں کو بھی یہی کہتے سنا — سلطنت دنیا کی چھوڑو لو گدائی آپ کی
نا روا لے ایکدم میں نور روا ہوگئے — رحمت عالم عجب ہے رہنمائی آپ کی
ساری مخلوق الٰہی آپ کی فرماں پذیر — میں بھی بندہ آپکا ساری خدائی آپ کی
امت عاصی کی بخشش آپ پر موقوف ہے — مخلصی دلوائیگی مشکل کشائی آپ کی
جمع ہونگے روز محشر اولین و آخرین — سب پہ روشن ہوگی شان مصطفائی آپ کی
اپنے بلوا لو مدینے میں خدا کے واسطے — پارہ پارہ دل کو کرتی ہے جدائی آپ کی
یا الٰہی روز محشر لب پہ جاری ہو مرے — المدد اے شافع محشر دہائی آپ کی
جمع کرلے توشۂ عقبیٰ جمیل قادری — کام دیگی حشر میں مدحت سرائی آپ کی

Marfat.com

حبیب خدا عرش پر جانے والے — وہ اک آن میں جا کے پھر آنے والے
خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے — وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے
وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچ کر — امامت نبیوں کی فرمانے والے
وہ امی ہیں ایسے کہ فضل خدا سے — ہیں علم مغیبات سکھلانے والے
انھیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت — یہی ہیں درختوں کے بلوانے والے
اشارے سے انکے قمر کے ہوئے دو — یہ ہیں دم میں سورج کو لوٹانے والے
انھیں کا لقب ہے شفیع غلاماں — یہ ہیں اہل عصیاں کے بخشانے والے
رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا — یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے
یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے — زمانے میں تقسیم فرمانے والے
نہ کیونکر غنی دل ہوں انکے کہ جو ہیں — حضور نبی ہاتھ پھیلانے والے
جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ — نہیں ہیں یہ انکار فرمانے والے
تمنا کجا سلطنت چھوڑتے ہیں — ترے در پہ جھولی کو پھیلانے والے
نہ کیوں چمکیں کونین میں بدر ہو کر — ترے نام اقدس پہ مٹ جانے والے
پہنچتے ہیں مقصود کو اپنے جلدی — قدم راہ مولیٰ میں دوڑانے والے
اجل سر پہ ہے تیز چل سوئے طیبہ — مدینے کے رستے میں سستانے والے
کریں آکے نظارۂ سبز گنبد — جو اونچا فلک کو ہے بتلانے والے
ہمارے ہی ہیں منتظر حور و غلماں — ہیں پہلے ہمیں خلد میں جانے والے
ہمیں ناز ہے دشت طیبہ پہ زاہد — جو ہیں آپ جنت پہ اترانے والے
گل خلد سے بدلوں میں خار طیبہ — ارے واہ شاباش للچانے والے
ہیں مجرم سبھی پر نبی کے کرم سے — نہ روکیں گے مجھکو کہیں تھانے والے
ہے سایہ فگن سر پہ پرچم نبی کا — نہیں مہر محشر سے گھبرانے والے
منادی کہے گا نہ گھبرائیں مجرم — اب آتے ہیں امت کے بخشانے والے
گنہگار کیا بلکہ ہیں انبیا بھی — تری ذات پر فخر فرمانے والے
جگا دے خدارا مرا بخت خفتہ — غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے
جو عالم کو کرتے ہیں روشن وہ خورشید — وہ ہیں تیرے ذروں سے شرمانے والے

Marfat.com

ادھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے ابر رحمت کے برسانے والے

جو اچھوں کی قسمت میں ہے جام تیرا
بدوں کو بھی اک بوند پہنچانے والے

ہے جن کا وظیفہ اغثنی حبیبی
یہ ہیں ان کی امداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکر استعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

ادب دل سے لازم ہے اے اہل محفل
حبیب خدا ہیں یہاں آنے والے

جلیں اور توصیف سرکار سنکر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

سناتا ہے قرآں موتوا کا مژدہ
جلیں غیظ میں اپنے جل جانے والے

بنے گا تو بیشک جہنم کا کندہ
ارے نائب حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دعا ہے کہ احباب میں ہو یہ چرچا
جمیل اب مدینے کو ہیں جانے والے

وہیں پر رہوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانے والے

کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی
جبکہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

مَنْ رَآنِیْ قَدْ رَاَ الْحَقَّ کے جلووں نثار
ہے بلا شک دید حق رویت رسول اللہ کی

یوں تو انکی عام رحمت سے کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہے رحمت رسول اللہ کی

لے گئے تشریف جس کوچہ سے شاہ مرسلاں
اُس گلی میں بس گئی نکہت رسول اللہ کی

راہ بھٹکیں کس لیے جویائے محبوب خدا
رہبر عشاق ہے نکہت رسول اللہ کی

دامن امید بھر کر کیوں نہ لائیں نامراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رسول اللہ کی

ق

جانور سنگ و شجر انس و ملک عرش و فلک
جانتے ہیں جیسی ہے قدرت رسول اللہ کی

اسکو لوٹایا تو اک ایما سے اُسکے دیکھیے
مہر و مہ سے پوچھیے طاقت رسول اللہ کی

واہ وا زور یداللہی کہ مشت خاک سے
چھا گئی کفار پر ہیبت رسول اللہ کی

سب فرشتوں میں انھیں سو واسطے افضل کیا
کرتے تھے روح الامیں خدمت رسول اللہ کی

جمع ہونگے روز محشر اولین و آخریں
اور دکھائی جائیگی عزت رسول اللہ کی

ہم بھکاری بھول جائینگے مصائب حشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی صورت رسول اللہ کی

اک اکیلی جان خود معصوم فکر دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمت رسول اللہ کی

Marfat.com

انبیا و اولیا و اولین و آخرین　کون ہے جسکو نہیں حاجت رسول اللہ کی
اے زہے رحمت سیہ کاران امت کے لیے　ہوگئی آراستہ جنت رسول اللہ کی
داور محشر بروز حشر یوں فرمائے گا　جائے پہلے خلد میں امت رسول اللہ کی
اہل محشر کی نظر انکی طرف کو کیوں نہ ہو　دیکھتا ہی خود خدا صورت رسول اللہ کی
اُس کو حاصل ہوگیا قرب خدا کا مرتبہ　جس کے ہاتھ آئی یہاں صحبت رسول اللہ کی
ختم کر دی جاں نثاری حضرت صدیق نے　جبکہ مکے سے ہوئی ہجرت رسول اللہ کی
قرب دنیا میں تھا اُس سرکار سے صدیق کا　بعد رحلت بھی رہی قربت رسول اللہ کی
اے غلام چار یار و باصفا و غوث پاک　ہر حمایت پر تری عترت رسول اللہ کی
راستہ پوچھو نجوم مصطفیٰ سے گمرہو　اور سفینہ نوح کا عترت رسول اللہ کی
ہیں اسی حالت سے زندہ جس طرح دنیا میں تھے　ظاہری صورت سے تھی رحلت رسول اللہ کی
آرزوئیں دل کی کرتی ہیں دعا اللہ سے　ہم بھی دیکھیں گے کبھی تربت رسول اللہ کی
آتے ہیں لاکھوں ملک جسکی زیارت کو انھیں　جان مومن کہیے یا تربت رسول اللہ کی
پیش منبر خارج مسجد اذان خطبہ ہو　ہے مسلمانو یہی سنت رسول اللہ کی
دیکھ لو اے نجدیو وقعت رسول اللہ کی　عرش اعظم پر ہوئی دعوت رسول اللہ کی
ڈھل گئے سانچے میں بوجہل لعین کے جو قلوب　کیا نظر آئے انھیں قدرت رسول اللہ کی
دل کے اندھو نجدیو دنیا میں جو چاہو کہو　حشر کے دن دیکھنا عزت رسول اللہ کی
جھونک دیگی نار میں تنقیص شان مصطفیٰ　خلد میں لیجائیگی الفت رسول اللہ کی
علم مونے سے بڑھایا علم شیطان لعین　اسپہ دعویٰ یہ کہ ہوں امت رسول اللہ کی
منکر علم نبی کے واسطے نار جحیم　اور غلاموں کیلیے جنت رسول اللہ کی

کر دیا تیرا لقب امر شد نے مداح الحبیب
کر جمیل قادری مدحت رسول اللہ کی

یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے　روز و شب تیری یادگاری ہے
آستانے پہ تیرے سر گڑیں　ایسی قسمت کہاں ہماری ہے
تیرا دربار دیکھنے کے لیے　ایک عالم کو بے قراری ہے
صف کیے عشاق ہیں کمربستہ　حکم کی تیرے انتظاری ہے

Marfat.com

عرش تا فرش ہیں ترے محکوم
ہر جگہ تیرا حکم جاری ہے

جو ترا ہوگیا بنا مومن
تجھ سے جو پھر گیا وہ ناری ہے

ہم کو بندہ بنا دیا تیرا
واہ کیا شان کردگاری ہے

تم کو قاسم تمہارا رب معطی
دین رب کی عطا تمہاری ہے

کر دیا تاجور جسے چاہا
واہ کیا تیری تاجداری ہے

تیرے صدقے میں یا رسول اللہ
تیری امت بھی حق کو پیاری ہے

نہ اتارا عذاب دنیا میں
حق کو تیری یہ پاسداری ہے

عقل کل بھی رہے جہاں حیراں
حق سے تیری وہ رازداری ہے

بلبل اس جا وطن بنا کہ جہاں
دائما موسم بہاری ہے

در دنداں میں ہے چمک جیسی
کس گہر میں یہ آبداری ہے

کیوں نکیرین کرتے ہو جلدی
مجھکو آقا کی انتظاری ہے

ق

مجھ سے پوچھیں وہ حشر میں یارب
کچھ تو کہہ کیسی بے قراری ہے

میں کروں عرض یا رسول اللہ
سر پہ گٹھری گنہ کی بھاری ہے

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ عصیاں سے
اس سبب سے فغان و زاری ہے

پھر تو فرمائیں یوں شفیع امم
بحر بخشش ہمارا جاری ہے

تو ہمارا ہی نام لیوا ہے
تجھکو ہر غم سے رستگاری ہے

شور ہو حشر میں کہ صل علیٰ
کیا غلاموں کی غمگساری ہے

لاج رکھ لے جمیل رضوی کی
یہ بھی ادنیٰ ترا بھکاری ہے

محمد مصطفےٰ جب حشر میں تشریف لائینگے
تو اپنے نام لیوؤں کو اشارے میں چھڑائیں گے

جو محشر میں پکاریں گے اغثنی یا رسول اللہ
تو اُن کی دستگیری کیلیے سرکار آئیں گے

اگرچہ خاطی و عاصی ہیں ہم لیکن یقیں یہ ہے
رسول اللہ ہماری حشر میں بگڑی بنائیں گے

جہنم چیختا جب عرصۂ محشر میں آئے گا
سیہ کاروں کو وہ دامان رحمت میں چھپائیں گے

گنہگاروں کی بھی بخشش کا ہے گا انکے سر سہرا
شفاعت کا رسول اللہ کو دولہا بنائیں گے

محمد ورد لب دامان احمد دونوں ہاتھوں میں
گدایان نبی اس شان سے محشر میں آئیں گے

Marfat.com

گزر جائیں گے پل سے رب سلم کی صدا سنکر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے

تمامی اہل محشر انبیا کے پاس سے پھر کر
اسی سرکار میں آکر مرادیں اپنی پائیں گے

بحمد اللہ بچا کر نار سے فردوس اعلیٰ میں
وہ اپنے سامنے ایک ایک کو داخل کرائیں گے

شفاعت کرکے ہر امت کی درگاہ الٰہی میں
خدائے پاک سے شاہ مدینہ بخشوائیں گے

گنہ امت کے اُڑ جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
نظر رحمت کی ہم پر ڈالکر جب مسکرائیں گے

مچل جائیں گے اُنکے دامن اقدس پہ جب عاصی
انھیں تشریف لاکر حضرت رضوان منائیں گے

بجا ہے جس قدر رو لیں غم عشق محمد میں
وہ رو کر پیش خالق ہم غلاموں کو منائیں گے

جو ہونگی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
تو شاہ خلد کوثر جام بھر بھر کے پلائیں گے

اغثنی یارسول اللہ محشر میں مدد کیجیے
تہی دست و پا کسطرح بار غم اٹھائیں گے

وہ جب آئیں گے محشر میں فترضیٰ کی سند لیکر
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے

جو جلتے ہیں یہاں سنکر صدائے یارسول اللہ
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

جلائیں گے یہاں ہم منکروں کو یا نبی کہکر
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

نہیں گو مال و زر لیکن مدینے میں پہنچکر ہم
درودوں کے پرو کر ہار روضے پر چڑھائیں گے

خدا چاہے تو پیش حق عدالت میں کھڑے ہوکر
جمیل قادری نعت اپنے مولیٰ کی سنائینگے

ہے کونین کے سر پہ رحمت نبی کی
کرے پھر نہ کیوں ناز امت نبی کی

نہ کیونکر رہے ہر جگہ سنیوں پر
خدا کا کرم اور عنایت نبی کی

ہمیں جائینگے خلد میں سب سے پہلے
نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لیے ہے شفاعت نبی کی

وہی لطف پائیں گے روز قیامت
جو رکھتے ہیں دنیا میں الفت نبی کی

قیامت کا دن صرف اس واسطے ہے
کہ دکھلائیں اس روز عزت نبی کی

یہ رضواں کو حکم خدا ہے کہ پہلے
چلی جائے جنت میں امت نبی کی

فقط ایک عالم نہیں اُنپہ شیدا
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی

وہ فرماتے ہیں من رآنی رأی الحق
کچھ ایسی بنائی ہے صورت نبی کی

چلے جائیں گے خلد میں زہد والے
گنہگار دیکھیں گے صورت نبی کی

Marfat.com

زمانہ ہے شاہ عرب کا بھکاری — دو عالم میں بٹتی ہے دولت نبی کی
نہ کیوں سبز گنبد پہ عالم ہو قرباں — کہ اسمیں ہے پیاری ہی تربت نبی کی
عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری — عجب پیاری پیاری ہے تربت نبی کی
نہ لگتا تھا سدرہ پہ جبریل کا دل — گوارا نہ تھی اُن کو فرقت نبی کی
فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے — کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی
بلایا خدا نے انھیں لامکاں میں — ہوئی عرش اعظم پہ دعوت نبی کی
نہ ہوگا کوئی بعد اُنکے پیغمبر — بتاتی ہے مہر نبوت نبی کی
صحابہ ہیں سب مثل انجم درخشاں — سفینہ ہے امت کا عترت نبی کی
ابو بکر کی شان و عزت تو دیکھو — رہی بعد رحلت بھی قربت نبی کی
دو شنبہ کو افضل کیا یوں خدا نے — کہ اسمیں ہوئی ہے ولادت نبی کی
بحکم احادیث ایمان یہ ہے — کہ ہو سب سے بڑھکر محبت نبی کی
ہے تصدیق وحدانیت جزو ایماں — مگر اصل ایماں ہے الفت نبی کی
کتاب الٰہی یہ فرما رہی ہے — ہے طاعت خدا کی اطاعت نبی کی
نبی کے محب ہو تو محبوب رب ہو — خدا کو ہے اتنی محبت نبی کی
کسیکی کسی کو نہیں ہے نہ ہوگی — خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی
دہائی وہ آئی وہ آئی وہ آئی — شفاعت شفاعت شفاعت نبی کی
نہ گھبراؤ بندو نہ گھبراؤ بندو — یہ کہتی ہے ہم سے وجاہت نبی کی
ہے أدنیٰ دنیٰ الحق یہ فرما رہا ہے — ہے رویت خدا کی زیارت نبی کی
دمک کر چمک کر یہ کہتی ہے صورت — کہ جلوہ خدا کا ہے طلعت نبی کی
ملا جسکو جو کچھ یہیں سے ملا ہے — ہے مشہور عالم سخاوت نبی کی
نہیں ہوتی کم خرچ کرنے سے کچھ بھی — عجب بڑھتی دولت ہے نعمت نبی کی
خدا نے دیا ہے مگر انکے ہاتھوں — عطا تو خدا کی ہے قسمت نبی کی
عذاب خدا منکروں پر اترتا — نہ ہوتی اگر عام رحمت نبی کی
عوض ظلم کے دشمنوں کو دعا دی — جہاں سے نرالی ہے عادت نبی کی
اشارے سے اک چاند کے دو بنائے — ہے تا عرش نافذ حکومت نبی کی

Marfat.com

مہ و مہر ارض و سما عرش و کرسی
نہیں جانتا کون قدرت نبی کی

گرے آکے اشجار قدموں پہ انکے
جمادات نے دی شہادت نبی کی

دم نزع مرقد میں روز قیامت
خدایا میسر ہو قربت نبی کی

نہ چھوڑا کسی کو بھی دست عطا نے
ملا سب کو سب کچھ بدولت نبی کی

عدو کے جلانے کو اے سنیو تم
کرو جس سے ظاہر ہو شوکت نبی کی

جمیل اپنے ایماں کا ایمان یہ ہے
کہ ہو دل میں خالص محبت نبی کی

نہ چھیڑو ذکر جنت اب مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد دیکھ آنکھوں میں سمایا ہے

بلا کر دی ہیں سب منہ مانگی مرادیں تیرے روضہ پر
غلاموں نے ترے در سے جو مانگا ہے وہ پایا ہے

نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد
بلند عرش معظم سے تری تربت کا پایا ہے

نہ ہوتا تو اگر تو اینٹ واں کچھ بھی نہیں ہوتا
ترے باعث یہ سارا باغ عالم لہلہاتا ہے

خدا کی سلطنت کے تم ہو دولہا یا رسول اللہ
تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے

شب اسرا مبارکباد تھی یہ حور و غلماں میں
محمد کو خدائے پاک نے دولہا بنایا ہے

تو ہے آئینۂ وحدت کوئی کب مثل ہے تیرا
تو ہے سایہ خدا کا دو جہاں پر تیرا سایہ ہے

نمازوں میں اذاں میں کلمہ میں اور عرش پر ہر جا
خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے

علوم اولین و آخریں سے بھر دیا سینہ
خدا نے تجھکو ہر اک بات کا عالم بنایا ہے

زمیں کو چیرتے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمت میں
درختوں نے اشارہ آپکا جس وقت پایا ہے

اجابت نے لیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا
دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے

یہ ممکن ہی نہیں بگڑی نہ کاڑو تم غلاموں کی
کہ جب قیدی ہرن کو قید سے تم نے چھڑایا ہے

تمہاری ذات پر کیونکر بھروسہ ہو نہ عالم کو
گنہگاروں کو تم نے نار دوزخ سے بچایا ہے

کوئی پرسان حال اپنا نہیں ہے یا رسول اللہ
جو اپنا ہے تو تو ہی اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفی وہ بھی روایات صحیحہ سے
جمیل قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

مدینہ میں بلالے رہنے والے سبز گنبد کے
بدوں کو بھی بٹھالے رہنے والے سبز گنبد کے

سنہری جالیوں کے سامنے بستر لگے اپنا
وہیں آئے قضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جسے عشاق کی جنت کہا کرتے ہیں اہل حق
وہ ہی صحرا ترا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھرے جاتے ہیں تیرے نام لیوا بار عصیاں سے
تو گر تو نکو اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کنارہ دور ہے کشتی شکستہ اور بھنور حائل
خبر لے میں چلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دو عالم کی مرادوں کیلیے کافی و وافی ہے
ترا دست عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اگر ملجائے چھینٹا قطرۂ رحمت سے عالم کو
تو ہو سب کا بھلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلیں جس سے یہ مرجھائی ہوئی کلیاں مرے دلکی
چلا ایسی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

رضائے حق کے طالب دو جہاں لیکن ترا مولیٰ
تری چاہے رضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گنہگاروں کی جانب سے خطاؤں پر خطائیں ہیں
مگر تجھ سے عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

در دنداں کا صدقہ قبر تیرہ کو بنا روشن
ذرہ پردہ اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مہ بے داغ تیرے نور سے روشن زمانہ ہے
تو ہے بدر الدجیٰ اے رہنے والے سبز گنبد کے

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی ہے ابتدا پیارے
تو ہی ہے انتہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مدینے میں عرب میں عرش پر دنیا و عقبیٰ میں
تری پھیلی ضیا اے رہنے والے سبز گنبد کے

فرشتوں کا جھکا سر سوئے آدم کس کے باعث سے
ترا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھٹا چاروں طرف ہے کفر کی اسلام پر چھائی
نظر فرما ذرا اے رہنے والے سبز گنبد کے

شہنشاہ مدینہ تو ہی حاکم سارے عالم کا
جہاں تیرا گدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

سلاطین جہاں دیتے ہیں آکر بھیک لینے کو
ترے در پر صدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

ہزاروں کو حیات جاوداں بخشی تو میرا بھی
دل مردہ جلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلا دیتی ہے مرجھائی ہوئی کلیاں غلاموں کی
مدینے کی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

تری خوشبو ہے جب رہبر تو زائر کس لیے پوچھیں
ترے در کا پتا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کہیں بازار محشر میں نہ میرے عیب کھل جائیں
تو دامن میں چھپا اے رہنے والے سبز گنبد کے

وہ روضہ جس پہ ہیں جبریل بھی سو جان سے قرباں
ان آنکھوں سے دکھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جناب نوح نے کی ناخدائی ایک کشتی کی
تو سب کا ناخدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دکھائے آفتاب حشر جب تیزی غلاموں کو
تو لے زیر لوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کرم والے تری چشم عنایت کے اشارے میں
ہوئے عاصی رہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

خدا ہے تیرا واصف پھر جمیل قادری کیونکر
کرے تیری ثنا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اے دل تو درودوں کی اول تو سجا ڈالی
پھر جا کے مدینہ میں روضے پہ چڑھا ڈالی

کیا نذر کروں تیرے دربار مقدس میں
توصیف کے پھولوں کی لایا ہوں شہا ڈالی

احمد کو کیا آقا اور ہم کو کیا بندہ
اللہ نے رحمت کی کیا خوب بنا ڈالی

بس جائے دماغ جاں عشاق کا خوشبو سے
لا باغ مدینہ سے پھولوں کی صبا ڈالی

خورشید و قمر ایسے ہوتے نہ کبھی روشن
تو نے ہی جھلک انہیں اے نور خدا ڈالی

تم سے نہ کہوں کیونکر تم چاند عرب کے ہو
دیکھو تو شب غم نے کیا مجھ پہ بلا ڈالی

شرمندہ کیا مجھ کو آگے مرے آقا کے
اے نفس لعین تو نے مجھ پر یہ بلا ڈالی

مولیٰ مرے نامے سے دھل جائیں گے سب عصیاں
اک بوند اگر تو نے اے ابر سخا ڈالی

مجرم ترے ارمانوں کا ہی باغ پھلا پھولا
لے فرد گناہوں کی مولیٰ نے مٹا ڈالی

سب بھر دیے زخم دل سرکار مدینہ نے
قلبوں میں غلاموں کے رحمت کی دوا ڈالی

کچھ ایسی گھٹا نوری امنڈی کہ تری امت
پاک ہو گئی رحمت کی بارش میں نہا ڈالی

واللہ مدد انکی ہر دم ہے کمر بستہ
جو بات مری بگڑی مولیٰ نے بنا ڈالی

مقبول اسے کیجیے اور اس کا صلہ دیجیے
لایا ہے جمیل اپنے ارماں کی سجا ڈالی

جو داغ عشق شہ دیں ہیں دل پہ کھائے ہوئے
وہ گویا خلد بریں کی سند ہیں پائے ہوئے

تمہارے در کے گداؤں کے واسطے یا شاہ
بہشت لائے ہیں رضواں دلہن بنائے ہوئے

اٹھا کے آنکھ نہ دیکھے وہ حور و غلماں کو
نظر میں جن کی ہیں ماہ عرب سمائے ہوئے

ہی عاشقوں کی نظر تیرے رخ پہ باطن میں
بظاہر اپنا کفن میں ہیں منہ چھپائے ہوئے

ہے ان کے دفن پہ قربان جان عالم کی
جو تیرے ہاتھ سے ہیں قبر میں سلائے ہوئے

ٹھہر ذرا ملک الموت دیکھ لینے دے
شہ مدینہ ہیں بالیں پہ میرے آئے ہوئے

اجل ہے سر پہ گھڑی دیر کر نہ اے غافل
رہ مدینہ کو طے کر قدم بڑھائے ہوئے

نہ جائیں گے کہیں ہلکر اس آستانے سے
کہ ہم ہیں یا شہ طیبہ ترے بلائے ہوئے

وہ دن نصیب ہو ہاتھوں میں جالیاں تھامی
کھڑے ہوں ہم ترے روضے پہ سر جھکائے ہوئے

فرشتے کہتے ہیں یوں زائروں کا استقبال
کہ یہ حبیب مکرم کے ہیں بلائے ہوئے

کچھ ایک ہم ہی نہیں ہیں در نبی کے گدا
قمر بھی داغ غلامی ہی دل پہ کھائے ہوئے

Marfat.com

خدا نے انکو کیا سربلند عالم میں / ترے حضور میں آئے جو سر جھکائے ہوئے
فلک پہ عرش پہ جنت میں تیرا اسم شریف / خدا نے نام سے اپنے لکھا ملائے ہوئے
گلاب بلکہ سبھی پھول یا رسول اللہ / ترے پسینے کی خوشبو میں ہیں بسائے ہوئے
بہشت و خلد ہی کیا بلکہ کل خزانوں کا / خدا کے گھر سے ہیں وہ اختیار پائے ہوئے
عجب ہی کیا جو کھلے اُن پہ غیب کے اسرار / خدا کے ہیں وہ سکھائے سو پڑھائے ہوئے
سنا ہے جب سے کہ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى / تمہاری امت عاصی کے دل تولائے ہوئے
ترا کرم کہ تو فرمائے امتی ہر دم / ہمارا ظلم کہ ہم ہیں تجھے بھلائے ہوئے
زہے نصیب کہ امت کی مغفرت کیلیے / وہ ہیں جناب الٰہی میں ہاتھ اٹھائے ہوئے
غلام انکے گرفتار کیوں ہوں محشر میں / وہ سب کو دامن اقدس میں ہیں چھپائے ہوئے
اگرچہ نیک عمل کچھ نہیں ہمارے پاس / مگر حضور کا ہیں آسرا لگائے ہوئے
سوا حضور کے کوئی نہیں رفیق اپنا / عزیز جنکو سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے
کچھ اس میں شک نہیں بد ہیں گنہگار ہیں ہم / مگر بدوں کو بھی رکھو شہا نبھائے ہوئے
حضور حشر میں بگڑی گناہگاروں کی / بنیگی کیسے بغیر آپ کے بنائے ہوئے
سفید نامۂ اعمال کیوں نہ ہوں انکے / ترے کرم کی جو بارش میں ہیں نہائے ہوئے
ندا یہ حشر میں ہوگی کہ دیکھ لیں عشاق / نقاب وہ رخ انور سے ہیں اٹھائے ہوئے
ہے منکروں کے لیے روز حشر نار جحیم / قصور و خلد غلاموں پہ ہیں لٹائے ہوئے
مدد کرو کہ تمہارے غلام کے پیچھے / ہے دشمنوں کا ہجوم آستیں چڑھائے ہوئے
جمیل قادری نعت نبی سنائیں گے / خدا کے سامنے جائیں گے جب بلائے ہوئے

جمیل قادری چمکے نہ کیوں کلام ترا
کہ تو جناب رضا سے ہے فیض پائے ہوئے

احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے / مرضی خدا مرضی شاہ دوسرا ہے
ہوتا ہے فقط مرضی کے اشارات سے ظاہر / مرضی خدا وہ ہے جو احمد کی رضا ہے
اعدائے رضا جیسے نبی ہوتے ہیں رسوا / اور انکے غلاموں کا دو عالم میں بھلا ہے
چاہے جو رضا اپنی خدا اس سے ہو راضی / طالب جو رضا کے نہیں مردود خدا ہے
محبوب الٰہی سے تمہیں بغض و عداوت / اے دشمنو اللہ کی گھر اس کی سزا ہے

Marfat.com

اللہ کسی کی نہ ہو قسمت کا بدا یوں — جس طرح کہ اعدائے سیہ رو کا برا ہے
اچھے کا جو اچھا ہے خدا کا ہے وہ اچھا — اچھوں سے جو پھر جائے بروں سے وہ برا ہے
احمد کو دیا فضل خدائے دو جہاں نے — ہاں اسکی رضا خالق عالم کی رضا ہے
حامد کی رضا احمد و محمود کی مرضی — وہ چاہے کہ منظور جسے حق کی رضا ہے
واللہ کہ بندہ ہوں میں احمد کی رضا کا — یہ نام مبارک مری آنکھوں کی ضیا ہے
اعدا کے مٹائے سے مٹے کب تری عزت — اللہ تعالے نے تجھے فضل دیا ہے
ایمان کی یہ ہے کہ ترا قول ہے ایمان — اور قول ترا وہ ہے جو فرمان خدا ہے
ہر ملک میں جاری ہے ترے نام کا سکہ — اور کیوں نہ ہو حق نے تجھے سلطان کیا ہے
اللہ کا بندہ ہے ترا اتنا تابع فرماں — حق سے وہ پھرا جو کہ ترے در سے پھرا ہے
اعدائے لعین ظلم و ستم کرتے ہیں ہر دم — اور حلم ترا یہ کہ تو مصروف دعا ہے
رکھتا ہے سدا اپنے غلاموں کو منصور — بادشاہ مدینہ تری کیا خوب عطا ہے

جو چاہے جمیل رضوی کو تو عطا کر
مختار ہے تو اور وہ راضی برضا ہے

یہی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے — حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے
کیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر — کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے
نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت — خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے
ہے جبرئیل کو حکم خدا خبر کر دو — کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے
خوشی کے جوش میں ہیں بلبلیں بھی نغمہ کناں — چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے
دو زانو ہو کے ادب سے پڑھو صلاۃ و سلام — عزیز و خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیل قادری کہدے کھڑے ہوں اہل سنن
ہمارے حامی دیاور کی آمد آمد ہے

# قصیدہ بوقت ذکر ولادت شریفہ برائے قیام

نبی آج پیدا ہوا چاہتا ہے — یہ کعبہ گھر اس کا ہوا چاہتا ہے
علم نصب ہے جس کا کعبہ کی چھت پر — بلند اس کا شہرہ ہوا چاہتا ہے

Marfat.com

نہ کیوں آج کعبہ بنے رشک گلشن — وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے
یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں — خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے
تری ہے سماوات میں خشکی — نیا اب زمانہ ہوا چاہتا ہے
ندا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا — جہاں میں اجالا ہوا چاہتا ہے
وحوش و طیور آج گویا ہیں باہم — کہ رحمت کا دورا ہوا چاہتا ہے
خبر دیگا عصیاں کو رحمت کے بدلے — خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے
یہ عالم بنا ہے جس کا براتی — ہویدا وہ دولہا ہوا چاہتا ہے
جو عالم کو قطرے سے سیراب کر دے — رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے
فلک کے ستارے جھکے آ رہے ہیں — کہ پیدا وہ موتی ہوا چاہتا ہے
خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم — شہ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے
سلاطین عالم گدا ہوں گے اسکا — دو عالم پہ قبضہ ہوا چاہتا ہے
کہانت کے دفتر پہ آئی تباہی — ملائک کا پہرہ ہوا چاہتا ہے
یہ کہتے ہیں اشجار و احجار باہم — نبی زیب دنیا ہوا چاہتا ہے
ملائک مؤدب ہیں حکم حق سے — کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے
اٹھو بہر تعظیم اے اہل محفل — نبی جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

صلاۃ و سلام عرض کرتا ہے جمیل اب
اجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

## ایضاً برائے قیام

موسم وقت ادب ہے — آمد محبوب رب ہے — جائے آداب طرب ہے — آمد شاہ عرب ہے
غنچے چٹکے پھول مہکے — شاخ گل پر مرغ چہکے — رو رہا ہے شیطاں یہ کہہ کے — آمد شاہ عرب ہے
خواہش زلف نبی ہیں — مست ہیں گل کی نسیمیں — جھوم کر آئیں نسیمیں — آمد شاہ عرب ہے
بدلیاں رحمت کی چھائیں — بوندیاں رحمت کی آئیں — اب مرادیں دل کی پائیں — آمد شاہ عرب ہے
بج رہے ہیں شادیانے — بیت نغمے گل سناتے — ہر زباں پہ ہیں ترانے — آمد شاہ عرب ہے
ابر رحمت چھا گیا ہے — کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے — باب رحمت آج وا ہے — آمد شاہ عرب ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| قصر کسریٰ کانپتا ہے | خشک ساوا ہوگیا ہے | ہر طرف یہ صدا ہے | آمد شاہ عرب ہے |
| آنا وہ ماہ لقا ہے | جسکا پیارا کبریا ہے | دو جہاں میں غلغلہ ہے | آمد شاہ عرب ہے |
| آنیوالا ہے وہ پیارا | دونوں عالم کا سہارا | کعبے کا چمکا ستارہ | آمد شاہ عرب ہے |
| آنا ہے شاہ حکومت | فرض ہے جسکی اطاعت | ہر نبی نے دی بشارت | آمد شاہ عرب ہے |
| ہونے والی وہ سحر ہے | جو سحر رشک قمر ہے | مقدم خیر البشر ہے | آمد شاہ عرب ہے |
| اٹھو آیا تاج والا | عرش کی آنکھوں کا تارا | سب کہو اے ماہ طیبہ | صلوات اللہ علیک |
| یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوات اللہ علیک |
| آمنہ بی بی کا جایا | بارہویں تاریخ آیا | صبح صادق نے سنایا | صلوات اللہ علیک |
| السلام اے جان عالم | السلام ایمان عالم | شاہ دیں سلطان عالم | صلوات اللہ علیک |
| خاتم دور رسالت | اختر برج ہدایت | فاتح باب شفاعت | صلوات اللہ علیک |
| السلام اے شاہ عالی | السلام امت کے والی | عرض کرتے ہیں سوالی | صلوات اللہ علیک |
| نوح کے تم ناخدا ہو | خلق کے آشکلکشا ہو | سب کے تم حاجت روا ہو | صلوات اللہ علیک |
| بخشدو میری خطائیں | دور ہوں غم کی گھٹائیں | بھیجدو اپنی عطائیں | صلوات اللہ علیک |
| ہوں پھنسا افکار غم میں | گھر گیا رنج و الم میں | دیر کیا ہے اب کرم میں | صلوات اللہ علیک |
| کفر کو تم نے مٹایا | خاک میں اسکو ملایا | دین کا ڈنکا بجایا | صلوات اللہ علیک |
| اب تو طیبہ میں بلالو | حشر میں دیکھی نکالو | اپنے بد کو بھی نبھالو | صلوات اللہ علیک |
| دل میں رنگ اپنا جمادو | پردۂ غفلت اٹھادو | بخت خوابیدہ جگادو | صلوات اللہ علیک |
| جان نکلے اس طرح پر | آپ کا در ہو مرا سر | سامنے ہو قبر انور | صلوات اللہ علیک |
| جانکنی کے وقت آنا | کلمۂ طیب سکھانا | چہرۂ انور دکھانا | صلوات اللہ علیک |
| اے شفیع روز محشر | ہیں سیہ عصیاں سے دفتر | غوث کا صدقہ کرم کر | صلوات اللہ علیک |
| کچھ نہ کی ہم نے کمائی | عمر سب یونہی گنوائی | اے عرب والے دوہائی | صلوات اللہ علیک |
| حشر میں تم بخشوانا | اپنے دامن میں چھپانا | ہر مصیبت سے بچانا | صلوات اللہ علیک |
| اے شہنشاہ رسالت | ہیں یہاں جو اہلسنت | تا ابد سب پر ہو رحمت | صلوات اللہ علیک |
| دین کا ہو بول بالا | سینوں کا رخ اجالا | دشمنوں کا مونھ ہو کالا | صلوات اللہ علیک |
| بانیٔ محفل کی آقا | التجا مقبول فرما | پوری ہو ہر اک تمنا | صلوات اللہ علیک |

Marfat.com

اس جمیل قادری پر ہو کرم محبوب داور
چشم و دل کردو منور صلوات اللہ علیک

بس قلب وہ آباد ہے جسمیں تمہاری یاد ہے ۔ جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے
رنج والم میں مبتلا وہ ہے جو تجھ سے پھر گیا ۔ بے فکر وہ غم سے رہا جس دل میں تیری یاد ہے
اے بندگان محی دیں دل سے ذرا فریاد تو ۔ بغداد کا فریاد رس تو بر سر امداد ہے
محبوب سبحانی ہو تم مقبول ربانی ہو تم ۔ بندہ تمہارا جو ہوا وہ نار سے آزاد ہے
ہوں نام لیوا آپکا عاصی سہی مجرم سہی ۔ مجھ پر خطا کے واسطے سرکار کیا ارشاد ہے
بغداد کی گلیوں میں ہو آقا مرا لاشہ پڑا ۔ ٹھوکر لگا کر تم کہو یہ بندہ آزاد ہے
کیوں پوچھتے ہو قبر میں مجھ سے فرشتو دمبدم ۔ تو دل کے اندر دیکھ لو غوث الوریٰ کی یاد ہے
جب روبرو تمہارے دفتر کھلیں اعمال کے ۔ کہنا خدائے پاک سے یہ بندہ آزاد ہے
مشکل پڑی جو سامنے آئی ندا بغداد سے ۔ میں ہوں حمایت پر تری بندے تو کیوں ناشاد ہے
افکار میں ہوں مبتلا کوئی نہیں تیرے سوا ۔ یا عبد قادر محی دیں ہے فریاد ہے فریاد ہے
اٹھ بیٹھ گنبد سے ذرا چمکادے بخت اسلام کا ۔ یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے
تاریک شب چھوڑ دیکا بن ساتھی نہ کوئی راہبر ۔ بغداد کے روشن قمر فریاد ہے فریاد ہے

قسمت ہی کھل جائے مری گر اے جمیل قادری
آئے خبر بغداد سے عرضی پہ تیری صاد ہے

رضائے غوث احمد کی رضا ہے ۔ رضا احمد کی مرضی خدا ہے
کمالات و علوم مصطفٰے سے ۔ شہ جیلاں تجھے حصہ ملا ہے
تو آئینہ جمال مصطفٰے کا ۔ تو حق گو حق شناس و حق نما ہے
جناب مصطفٰے ظل خدا ہیں ۔ تو ظل مصطفٰے نور خدا ہے
ترے سر ہو چکے تو ہے ہمارا ۔ خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے
جو منکر ہے ترا وہ حق کا منکر ۔ جو بندہ ہے ترا عبد خدا ہے
ترا منگتا ہے مقبول الٰہی ۔ ترے منکر پہ قہر کبریا ہے
محی الدین نہ کیوں ہو نام تیرا ۔ کہ تو نے دین حق زندہ کیا ہے
کوئی بغداد والے سے یہ کہدے ۔ کہ وقت اسلام پر آکر پڑا ہے

کوئی ہو اس طرف رحمت کا پھیرا
کہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے

کدھر ہو قادری دولہا کدھر ہو
یہ ہر مجرم کے لب پر التجا ہے

شرف کس سے بیاں ہو تیرے سر کا
ولی کا تاج تیرا نقش پا ہے

قدم تیرا لیا ہے جس نے سر پہ
وہ بے شبہہ ولی باخدا ہے

نہ کیوں ہوں ہند کے سلطان خواجہ
کہ آنکھوں پر قدم تیرا لیا ہے

ولی کہتے ہیں جنکو ہیں رعیت
شہ بغداد شاہ اولیا ہے

تو ہے وہ پھول باغ مصطفیٰ کا
کہ خوشبو سے تری عالم بسا ہے

تو زہرا و علی کا نور عینین
تو شمع بزم شاہ کربلا ہے

حسن کے پھول مہکا تجھ سے بغداد
حسینی عطر تو سب میں بسا ہے

شہید عشق کر رنگت رچا دے
کہ تو ابن شہید کربلا ہے

سلاطین جہاں ہیں اس کے منگتا
جو تیرے آستانے کا گدا ہے

مریضان جہاں کی فضل رب سے
تمہارے ہاتھ میں کامل دوا ہے

شفا چاہو تو جلد آؤ مریضو
در غوث الوریٰ دار الشفا ہے

لگا ہے دل غلاموں کا ٹھکانے
مریدی لاتخف جب سے سنا ہے

ترے دربار پر انوار سے غوث
کوئی بھی لوٹ کر خالی پھرا ہے

جو دم میں چور کو ابدال کر دے
وہ رتبہ غوث اعظم کو ملا ہے

جہاں پھیلا دے جھولی انکا منگتا
وہیں موجود داتا کی عطا ہے

ہماری مشکلیں آسان کر دے
کہ تو ابن علی مشکلکشا ہے

مٹا دے زور اعدائے لعیں کا
کہ تو ابن علی شیر خدا ہے

جو دربار الٰہی میں ہو پرسش
تو کہہ دینا کہ یہ بندہ مرا ہے

عمل والے تو ہیں نازاں عمل پہ
مجھے یا غوث تیرا آسرا ہے

بلاؤں میں گھرا ہے تیرا بندہ
خبر لے غوث تیرا آسرا ہے

بھنور میں پھنس گیا میرا سفینہ
مدد فرما کہ تیرا آسرا ہے

نکیرین آ گئے میری لحد میں
مرے غوث اب تو تیرا آسرا ہے

ہے نیک و بد کی پرسش اور میں عاصی
مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

| | |
|---|---|
| سیہ ہیں نامۂ اعمال میرے | مرے غوث آج تیرا آسرا ہے |
| ہیں مجرم اور دربار عدالت | مرے غوث آج تیرا آسرا ہے |
| وہی کر جو مرے حق میں ہو بہتر | کہ تو شاہ عطا جود و سخا ہے |
| غلاموں کا نہ کیوں ہو پار بیڑا | کہ ان کے ہاتھ میں دامن ترا ہے |
| گلی ہو غوث کی اور میرا بستر | الٰہی بس یہ اپنی التجا ہے |

جمیل قادری پھیلا دے جھولی
کہ ان کے در سے باڑا بٹ رہا ہے

ماہ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ میں فتح مقدمۂ بدایوں پر حضور پرنور مرشد برحق اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ڈیڑھ ماہ تک اہل اسلام مبارکبادیاں بڑی دھوم سے لاتے رہے اس موقع پر حضرت مولانا نے ہر دو قصائد ذیل تصنیف فرمائے جو مسلمانوں کیلئے فرحت بخش مسرت خیز اور منافقوں کے لیے شمشیر آبدار ہوئے

| | |
|---|---|
| آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری | رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری |
| علم میں بحر رواں احمد رضا خاں قادری | دین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری |
| علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری | باغ دیں کے گل فشاں احمد رضا خاں قادری |
| حق شناس و حق نما و نائب شمس الضحیٰ | وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری |
| باغ دیں میں نغمہ خوان خوش بیاں شیریں زباں | طوطی شکر فشاں احمد رضا خاں قادری |
| چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایمان کی جاں | جان جاں روح رواں احمد رضا خاں قادری |
| تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم | شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری |
| ہیں عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں | اور وہ تیری مدح خواں احمد رضا خاں قادری |
| تم سے گلزار شریعت میں کھلے خوش رنگ پھول | باغ دیں میں گلفشاں احمد رضا خاں قادری |
| روز افزوں حشر تک یارب ترقی پر رہے | لہلہاتا بوستاں احمد رضا خاں قادری |
| صدقۂ شاہ عرب یوماً فیوماً ہو بلند | تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری |
| دین کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے | ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری |

Marfat.com

تیرے صدقہ میں خدا چاہے تو پائینگے غلام  کل وہاں باغ جناں احمد رضا خاں قادری
حق تعالیٰ نے کیے بیحد کمالات و علوم  تیرے سینے میں نہاں احمد رضا خاں قادری
سیف اعدا کیلیے مومن کے حق میں ہے سپر  آپکی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری
اہلسنت کے سروں پر دائما رکھے خدا  تجھکو باامن واماں احمد رضا خاں قادری
عالمان مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند  ہیں وہ تیرے قدرداں احمد رضا خاں قادری
کیا ستا سکتے ہیں تجھکو تیرے اعدا مرشدا  حق ہی تجھپر مہرباں احمد رضا خاں قادری
پڑ گیا ہر پشت پر اعدا کی۔ اب کیا جائیگا  تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری
دیکھ کر جلوہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار کا  ہر عدو ہے بے زباں احمد رضا خاں قادری
چیر کر بدمذہبوں کے دلمیں گزری وار پار  تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری
آچلی تھی شیخ نجدی کے بیاباں میں بہار  بھیجدی تونے خزاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما  تجھپہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
حق اسے کہتے ہیں دیکھو ورنہ کوئی کرسکا  تیرا فتوےٰ اذاں احمد رضا خاں قادری
کیا ستاتے تجھکو اعدا۔ تھی یہ حکمت خلق کا  ق  ہو رہا تھا امتحاں احمد رضا خاں قادری
دعوئ اعدا حقیقت میں کسوٹی تھا کہ ہوں  دوست اور دشمن عیاں احمد رضا خاں قادری
تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ  آپکے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری
خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ  کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
شاہ پیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں  تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی  ق  جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری
حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کیلیے  عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری
آپکا حامد ہے حامد سید کونین کا  ہے وہ تیری عزو شاں احمد رضا خاں قادری
محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں  اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول  تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے مرے اچھے کے اچھے مجھکو بھی اچھا بنا  صدقہ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقہ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام  مصطفےٰ حامد میاں احمد رضا خاں قادری
دے مبارکباد اُن کو قادری رضوی جمیل  جنکے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

طبیعت آج کیوں ایسی سا ہے
چمن میں کونسا غنچہ کھلا ہے
یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں
رضائے قادری دولھا بنا ہے
نوکل کے شجر میں پھل یہ آیا
کہ عبد المصطفٰے ... دولھا بنا ہے
بریلی کا نصیبہ جگمگایا
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ ہے فاروق اعظم کی کرامت
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
گھٹا بغداد سے اٹھی کرم کی
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
کہیں کیونکر نہ اچھے تجھکو اچھا
رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے
رضا کیونکر نہو اعدا پہ غالب
جو سنی ہے وہ اس در کا گدا ہے
بحمد اللہ خوشبوئے رضا سے
یہ ہر سنی کے لب پر التجا ہے

کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے
عنادل گا رہی ہیں پیارے ترانے
یہ کیوں باب مسرت آج وا ہے
براتی ہیں تمامی اہلسنت
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
امیدوں کے کھلے ہیں آج غنچے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ دیکھو صدقہ صدیق اکبر
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
سخاوت ہے علی مرتضٰی کی
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
مبارک اہلسنت کو مبارک
حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے
جلیں اعدائے دیں تا حشر جلیں
کہ وہ تو نائب شیر خدا ہے
رخ قبلہ اگر پوچھو تو کہدوں
دماغ اہلسنت بس رہا ہے
جمیل قادری الحمد للہ

صبا کیوں اسقدر اترا رہی ہے
یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے
بخیر جب پڑھا ہاتف پکارا
رضائے قادری دولھا بنا ہے
ترانے گا رہی ہیں قمریاں آج
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
براتی آرہے ہیں وجد کرتے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
کرم عثمٰن ذوالنورین کا ہے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ ہی بغداد والے کا تصرف
رضائے قادری دولھا بنا ہے
بھکاری آرہی ہیں بھیک لینے
کہ یوں ہی اسکی قسمت میں لکھا ہے
منافق ہے عدو اس آستاں کا
در احمد رضا قبلہ نما ہے
پھلے انکا الٰہی باغ اولاد
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

## ترجیع بند

نہ کیونکر مدینے پہ ہکہ ہو قرباں
برستے ہیں ہر وقت انوار سبحاں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
سر طور پر تھے جو جلوے نمایاں
جناب کلیم آکے دیکھیں اگر یاں

کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب یزداں
ہر اک ایک گوشہ وہاں کا گلستاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
ہیں انوار وہ ہی یہاں نیر درخشاں
کہیں عشق میں آکر یارب تری شاں

Marfat.com

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی جانب چلوں پا پیادہ
نکلتے ہی گھر سے بنوں انکا مہماں

پہنچکر وہاں پر کروں یہ دعا جہاں
سنہرے کلس سبز گنبد پہ قرباں

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی ہر شے نفاست بھری ہے
مدینے سے کعبے کو عزت ملی ہے

وہیں کی پھولوں میں خوشبو بسی ہے
صبا وجد میں جھومکر کہہ رہی ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ کوچہ ہے یا کوئی رحمت کا خواں ہے
کہ سارا زمانہ یہ وہاں میہماں ہے

حقیقت میں وہ حور و غلمان کی جاں ہے
جہاں اسکی تعریف میں تر زباں ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے سے ہوتی ہے تقسیم نعمت
وہیں سے بٹا کرتی ہے ساری دولت

فدا اسپہ ہوتی ہے ہر وقت جنت
برستی ہے دن رات واں حق کی رحمت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مرادیں یہیں سے گدا پا رہے ہیں
سلاطین یہاں ہاتھ پھیلا رہے ہیں

بشر کیا ملائک یہاں آرہے ہیں
جھکا کر سر عجز فرما رہے ہیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں جہاں پر ملک سر جھکائیں
وہ گلیاں کہ عاشق کے دل میں سمائیں

وہ گلیاں کہ ہیں جنکی پیاری ادائیں
کسی کو ہنسائیں کسی کو رلائیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں کہ چمکائیں زائر کی قسمت
وہ گلیاں کہ عشاق کے دل کی راحت

وہ گلیاں کہ جن میں نظر آئے جنت
وہ گلیاں کہ پھولوں میں ہے جنکی نکہت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولونکی کلیاں

مدینے کی گلیونکی گر خاک پاؤں
ملوں منہ پہ آنکھوں میں اپنی لگاؤں

حسینان عالم کو آنکھیں دکھاؤں
غزالان چین کو یہ مژدہ سناؤں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولونکی کلیاں

مدینے کو جو وقت گھر سے چلونگا
تو پھر کس کے روکے سے میں رک سکونگا
کہے لاکھ کوئی نہ ہرگز سنونگا
جو احباب پوچھیں گے تو ذرا گکونگا
عجب دلکشا ہیں مدینے کی کلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

دماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس چمن کا
کہ روضہ ہے اس میں شہنشاہ دیں کا
ادھر ہی جھکا سر ہے عرش بریں کا
یہ کہتا ہے ہر ایک ذرہ یہیں کا
عجب دلکشا ہیں مدینے کی کلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

رہو اے جمیل اب مدینے میں جا کر
برستی ہے ذرات رحمت وہاں پر
کہ ہے اس میں باغ احد کا گل تر
ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا معطر
عجب دلکشا ہیں مدینے کی کلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

## نظم بوقت ذکر ولادت سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مومنو ہے رحمت حق کا ورود
با ادب تم کیوں نہیں پڑھتے درود
ہے ملائک کا یہاں پر ازدحام
دست بستہ کیوں نہیں پڑھتے سلام
با ادب ہو با نصیب اے اہل دیں
بے ادب بد نصیبی ہے قریں
مژدہ لائی ہے صبا کس پھول کا
جس نے عالم کو معطر کر دیا
آج کعبہ کس لیے ہے شادماں
بند ہے آتش کدوں کا کیوں دھواں
بتکدوں میں کس لیے کہرام ہے
کفر کا کیوں ٹکڑے ٹکڑے دام ہے
دو جہاں میں کس کا لطف عام ہے
بٹ رہا اسلام کا انعام ہے
صف بصف ہیں کیوں فرشتے با ادب
شور کیسا ہے عجم سے تا عرب
جنتیں آراستہ ہیں کس لیے
شاد سب شاہ و گدا ہیں کس لیے
کونسا ماہ منور آئے گا
چاند سا پھیلا ہے جسکے نور کا
زلزلہ کیوں قصر کسریٰ میں پڑا
کس کی آمد کا ہے ایسا دبدبہ
کیوں کہانت پر تباہی آگئی
کونسے سلطاں کی ہے جلوہ گری
جب تحیر اہل حیرت کو بڑھا
ہاتف غیبی نے یوں مژدہ دیا
آمد آمد سرور عالم کی ہے
آمد آمد رحمت اعظم کی ہے

Marfat.com

آنے والا مالک دارین ہے　　جسکے باعث خلقت کونین ہے
ہو رہا ہے آج کعبے کا سنگار　　اور شیاطین رو رہی ہیں زار زار
کوئی کہتا ہے کہ اے اہل جہاں　　نائب رحمن آتا ہے یہاں
کوئی کہتا ہے کہ آئینگے یہاں　　وہ نبی الانبیا باعز و شان
جنکی آمد کی خبر عیسیٰ نے دی　　ذکر فرماتے رہے جن کا نبی
نائب حق بادشاہ دو جہاں　　جان ایمان مکین لامکان
ہی نبی الانبیا اُن کا لقب　　خاتم پیغمبران فخر عرب
شافع محشر انھیں کا نام ہے　　دین و دنیا میں انھیں سے کام ہے
در پہ ان کے مانگتے ہیں تاجدار　　دونوں عالم کے یہی ہیں شہریار
ذرہ ذرہ کا ہی انکو اختیار　　بانٹتے ہیں نعمتیں لیل و نہار
سنتے ہیں یہی غریبوں کی پکار　　سارے عالم کے یہی ہیں غمگسار
کرتے ہیں فریاد ان سے جا نور　　بیکسوں کی یہ ہی لیتے ہیں خبر
سر پہ انکے دونوں عالم کا ہی تاج　　انکو دیتے ہیں شہان دہر باج
مظہر علم خدا امی لقب　　مخبر صادق شہنشاہ عرب
انکی عزت کون جانے جز خدا　　خود وہ فرماتا ہی لولاک لما
سنگ انکے پائے اقدس دیکھکر　　کھنچتے ہیں انکا نقشہ قلب پر
کیوں نہ ہو ہی عرش کی عزت قدم　　کیوں نہ ہو ہی فرش کی زینت قدم
خاکپا اکسیر کا بھرتی ہے دم　　کھاتا ہی قرآن بھی جس کی قسم
جھولیاں ڈالے فقیر و بے نوا　　ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا
کر رہے ہیں عرض با ذوق طرب　　اے مرے مہر عجم ماہ عرب
گاہ بر دل ساز گہ در دیدہ جا　　ہر دو جائے تست یا بدر الدجی
روسیاہ و بیکس و خاطی منم　　چشم رحمت برکشا عاصی منم
من نیم منکر خطا وار تو ام　　بندۂ رسوا و ناکار تو ام
کاروان رفت و پریشانم بسے　　رحم کن یا شاہ بر من بیکسے
دستگیر ما سیہ کاران توئی　　اے شفائے درد بیماران توئی

Marfat.com

تو وہ اٹھا ابر رحمت جھومتا — رحمت عالم کی جو کھٹا جھومتا
قحط سالی خاک میں مل جائیگی — دل کی عالم کے کلی کھل جائیگی
ہے سواری آنے والی عنقریب — آنیوالے ہیں یہاں رب کے حبیب
شاہ شاہاں آنے والے ہیں یہاں — یوں سجائے جاتے ہیں کون و مکاں
سب ملک ہیں ایستادہ با ادب — جلوہ فرمائیں گے اب محبوب رب
سینو تم بھی بہت تعظیم سے — جھولیاں پھیلا کے ہو جاؤ کھڑے
اور کہو اے شاہ شاہاں السلام — میرے آقا جان جاناں السلام
اے شفیع روز محشر السلام — ساقی تسنیم و کوثر السلام
احمد و محمود نامی السلام — رفعت دیں تاج والے السلام
اے شب معراج والے السلام — رفعت دیں تاج والے السلام
عرش کی آنکھوں کے تارے السلام — دونوں عالم کے سہارے السلام
امتی فرمانے والے السلام — پیش رب بخشانیوالے السلام
لمبے لمبے ہاتھوں والے السلام — پیاری پیاری زلفوں والے السلام
میرے والی میرے مولی السلام — میرے وارث میرے آقا السلام
سرور عالم محمد ذی وقار — ہوں درودیں تجھ پہ نازل بیشمار
اے خدا کر مجھکو عبد مصطفی — تب یقیں جانوں کہ ہوں بندہ ترا
آل و اصحاب نبی کا رکھ غلام — اور نہ چھوٹے دامن غوث انام
قادری مے سے مجھے سرشار کر — مست بیخود بے خبر ہشیار کر
ہیں مشائخ سلسلہ میں جس قدر — میں نہ بھولوں یاد انکی عمر بھر
دائما برکان کے برکات سے — مجھکو حصہ ہر جگہ ملتا رہے
مجھ پہ اچھے کی رہی اچھی نظر — نور عرفاں سے ہو دل رشک قمر
میرے مرشد حضرت احمد رضا — کر دے مجھکو ذات میں انکی فنا
اُن کے فیض و لطف سے مسرور رکھ — قادری رضوی مجھے مشہور رکھ
دوست انکا حشر تک پھولے پھلے — دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے
ان کی سب اولاد اور خدام کا — یا خدا کر دونوں عالم میں بھلا

عزت و عیش و علوم و فضل دے
حشر تک یہ سلسلہ جاری رہے
ہو جمیل قادری کی ہر دعا
یا خدا مقبول بہر مصطفےٰ

# رباعیات

ہیں مظہر ذات حق رسول اکرم
مختار و خلیفۂ خدائے عالم
صرف انکے سبب سے سب اولوالعزم ہوئے
عیسیٰ موسیٰ خلیل و نوح و آدم

عالم کا انھیں خدا نے سلطان کیا
جبریل امیں کو ان کا دربان کیا
ہر چیز کا اختیار ان کو دے کر
کونین کو حق نے ان کا مہمان کیا

یا رب مرے دل میں عشق اپنا دیدے
حب نبی کا سر میں سودا دیدے
ہے بے سروسامان جمیل رضوی
رہنے کا مدینے میں ٹھکانا دیدے

سرکار کا فیض زیر و بالا دیکھا
ہر چیز میں نور شاہ والا دیکھا
ہے عرش سے فرش تک اسی کا جلوہ
جب غور کیا مدینے والا دیکھا

شاہا تری رحمت کا اشارہ ہو جائے
روشن مرے بخت کا ستارہ ہو جائے
اس صانع مطلق کو جو آئی ہے پسند
وہ شکل مری آنکھ کا تارہ ہو جائے

بتلائے کوئی نبی کا دیکھا سایہ
سایہ کا بھی ہوتا ہے کسی جا سایہ
جب سایۂ نور ازلی وہ ٹھہرا
پڑتا کیونکر زمیں پر اس کا سایہ

کیوں حشر سے ڈر جائیں گدایان نبی
کیوں قبر میں گھبرائیں گدایان نبی
دنیا میں جو ہیں حبیب حق کے بندے
تا حشر ہیں ان کے سر پہ دامان نبی

ہیں کعبۂ کونین رسول الثقلین
ہیں قبلۂ دارین نبی الحرمین
کیوں دونوں جہاں نہ انکے در پر مانگیں
ہیں قاسم کل شئی جد الحسنین

کیوں حشر میں بگڑی ہوئی حالت ہوگی
کب انکے غلاموں پہ قیامت ہوگی
کیا خوف کریں نار جہنم سے جمیل
ہم پر تو وہاں نبی کی رحمت ہوگی

# تاریخ

## تاریخ وصال مرشدی وملجائی زبدۃ العارفین سند المحققین حضور پر نور اعلیحضرت عظیم البرکۃ امام اہلسنت مجدد دین وملت مولٰنا مولوی مفتی حافظ حاجی شاہ عبدالمصطفےٰ احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

مرشد برحق شہ احمد رضا — عالم دیں وارث پیغمبراں
عکس جمال شہ آل رسول — آئینہ حضرت اچھے میاں
غوث کے انوار وفیوض وعلوم — سینہ پر نور ہیں جنکے نہاں
واقف اسرار خفی وجلی — عاشق ومحبوب شہ مرسلاں
تبع سنت خیر الوریٰ — سیرت واخلاق نبی کانشاں
ماحی بدعات وضلالات وکفر — بیخکن شجرۂ بدمذہباں
مانیں اہل عرب بھی امام — نیر دیں تاج سر مفتیاں
جمعہ کو پچیس صفر وقت ظہر — واصل حق ہوگئے باعزوشاں
مصرع تاریخ یہ لکھ اے جمیل — داخل جنت ہوا قطب زماں

۱۳۴۰ھ

## ایضاً

پیر ومرشد مرے جناب رضا — حافظ وحاج عالم وفاضل
مفتی دیں مجدد ملت — علما جنکے فیض کے سائل
اہل ایماں بلکہ اعدا بھی — جنکے فضل وعلوم کے قائل
جمعہ کیدن صفر کی تھی پچیس — اپنے رب سے وہ ہوگئے واصل
عرض کر اے جمیل سال وصال — گیا باغ جناں میں وہ کامل

۱۳۴۰ھ

## تاریخ وفات جناب حاجی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب چشتی نیازی محمدی بریلوی نور اللہ مرقدہ والد ماجد حضرت مصنف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جنت میں

بندۂ حق عمر نہ کھو لہو میں — ہوش میں آ غفل کو اپنی سنبھال
سب کو فنا ہے نہ رہے گا کوئی — باقی و دوام ہے بس اک لازال
وقت معین پہ اجل آئیگی — موت کے چنگل سے ہے بچنا محال
آئی شب انیسویں ذی الحجہ کی — رات کے بارہ بجے کا شن بحال
والد ماجد مرے رخصت ہوئے — عالم دنیا سے سوئے ذوالجلال
بدھ کا دن۔ انیسویں۔ بارہ بجے — دفن ہوئے قبر میں وہ خوشخصال
مصرع میں لکھدے سن رحلت جمیل — عاشق صادق نے کیا انتقال
۱۳۳۹ھ

## قطعۂ تاریخ انتقال منشی عاشق حسین خانصاحب مرحوم بریلوی

اے جمیل قادری ہوشیار ہو ہوشیار ہو — ذات باقی کے سوا باقی نہیں ہے کوئی شے
پیر کی شب بست و یک ماہ صفر بارہ بجے — کر گئے عاشق حسین اس منزل دنیا کو طے
سال رحلت کی مجھے تھی فکر ہاتف نے کہا — گلشن فردوس عاشق کی دلہن تاریخ ہے
۱۳۳۹ھ

## تواریخ انتقال برادر خورد مصنف مسمی محمد حبیب الرحمٰن مرحوم عمر یازدہ سال بعارضہ طاعون

اے آہ حبیب صاحب قبر — تیرے لیے کس طرح کریں صبر
یوں سر بہ پیام موت پہنچا — جیسے کہ قمر پہ آگیا ابر
تاریخ تھی ساتویں محرم — جاں بارگہ خدا میں کی نذر
تاریخ جمیل ہو ہویدا — قصر شہ ہوا ہے منزل قبر
۱۳۴۱

## ایضاً

ساتویں ماہ محرم کو ہوئے رخصت حبیب — بن گیا گھٹکے کے گورستان میں انکا مزار
پورے مصرع میں کہو تاریخ مداح الحبیب — کھل گیا انکے لیے باب بہشت پر بہار

## ایضاً

بہ صد استناہوں میں قبر برادر سے جمیل — پڑھ لو بھائی روح پر اس بینوا کی فاتحہ

## ایضاً

گیا میں قبر پہ اک روز اپنے بھائی کی
ہوا زبان پہ جاری کہ آہ آہ حبیب
بڑھا جو جوش محبت کا قلب پر زیادہ
پکارا ہاتف غیبی نے مجھ سے ہو کے قریب
جمیل چپ رہو خاموش کیوں جگاتے ہو
ابھی تو چین سے سویا ہے ایک طفل غریب

## تاریخ محبی و مخلصی جناب حاجی شیخ علیم اللہ صاحب رضوی بریلوی

حاج علیم اللہ محبی
شد از عالم دنیا رخصت
دیدم بعد نماز رخ او
صاف عیاں بُد رنگ شہادت
چونکہ شد فکر سال وفاتش
گفت جمیل چنیں در عجلت
یک کم کن از مصرع ثانی
کرد رفیق ہمدم رحلت

# تواریخ طبع

## تاریخ طبع از سید واجد علی صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا چھپا مجموعہ
جس کے ہر شعر سے عشق نبوی ہے تاباں
طبع کے سال کی جب فکر ہوئی واجد کو
بولا ہاتف کہ لکھو دفتر نور عرفاں

## تاریخ طبع از صوفی عزیز احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد کا چھپا وہ کلام
جس کا مدت سے دل میں تھا ارماں
طبع کا سن عزیز رضوی نے
لکھدیا۔ دفتر گہر افشاں

## تاریخ طبع از جناب جمیل احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

شکر خدائے بزرگ و برتر
آج مرادیں دل کی بر آئیں
غنچے چٹکے گلشن مہکے
سر پہ گھٹائیں نور کی چھائیں
خوب کلام چھپا نعتیہ
ہو مقبول خدایا آمیں
اس کا صلہ استاد مکرم
پائیں بحق طٰہٰ ؐیٰسؐ
طبع کا سن برجستہ لکھدے
احمد رضوی۔ شمس ضیا میں

## تاریخ طبع از جناب منشی حاجی ولایت حسین صاحب رضوی بریلوی شاگرد مصنف

شکر خدا کا کلام استاد چھپ گیا وہ — جس کا ہر ایک مصرع ہے مخزن مضامین
تاریخ طبع کی تھا میں فکر میں ولایت — ہاتف نے یہ ندا دی لکھ گلشن مضامین
۱۳۴۱ھ

## تاریخ طبع از جناب منشی رضا علی صاحب رضوی نقشہ نویس بریلوی

مدحت سرور دیں میرے محب نے لکھی — بالیقیں گلشن فردوس کی ہوگی یہ سبیل
واہ واہ کہکے رضا نے یہ لکھا طبع کا سن — چمن نعت کا گلدستہ ہے دیوان جمیل
۹ ۱۳۲۲ ۱۴

## ایضاً

یہ گلدستہ نعت کیا چھپا ہے — کہ خوشبو سے جس کی معطر زمن ہے
ثنائے نبی مدحت غوث اعظم — کہیں ہے گلاب اور کہیں یاسمن ہے
خیال سن طبع آیا رضا کو — کہ میرے مکرم کا پیارا سخن ہے
سر باغ سے لیکے تاریخ لکھی — مہک ہے رضا کی تو رنگ حسن ہے
۱۹ ۹

## قطعہ تاریخ طبع از جناب چودھری رحیم بخش صاحب رضوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا کلام — چھپ گیا الحمد للہ العظیم
اہلسنت دیکھکر ہیں باغ باغ — اور دشمن داخل نار جحیم
فکر سال طبع تھی دل نے کہا — زیور ایمان رضوی ۔ بکھر رحیم
۱۳۴۱ ۱۳۵۱

## تاریخ وفات حضرت مصنف از جناب زائر صاحب

## قطعہ

ادھر یہ واصف حضرت سے کہہ رہی ہے اجل — ہر اک کو تری طرح طالع سعید ملے
ادھر یہ ملہم غیبی نے دی ندا زائر — جمیل روح مقدس سے خوب عید ملے
۱۳۴۱

کتبہ محمد اسحاق پورنوی دمجویا رقیم ۱۵؍ رمضان المبارک (۔۔۔)

اکابرِ اسلام کی گرانقدر عربی، فارسی، اُردو، درسی
وغیرہ درسی کتب برعایت حاصل کرنے کے لئے مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ۔اے لائل پور کو خدمت کا موقع عنایت فرمائیں!

Marfat.com

# الصاوي على الجلالين

للشيخ العلامة العارف بالله تعالى احمد الصاوي المالكي

رضي الله تعالى عنه

طبع على نفقة

السيد زاهد علي القادري الرضوي

يطلب من

المكتبة النورية الرضوية

بالجامع البغدادي لائلپور ٥ باكستان

# تازہ مطبوعات

| | | |
|---|---|---|
| الحاوی للفتاوے | علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ | ۵۰/- روپیہ |
| الخصائص الکبرے | 〃 | ۶۰/- 〃 |
| حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین | علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی | ۸۰/- 〃 |
| شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام | علامہ تقی الدین سبکی | ۱۵/- 〃 |
| الحدیقۃ الندیۃ شرح طریقۃ المحمدیۃ جلد اول مجلد | علامہ عبد الغنی نابلسی | ۶۵/- 〃 |
| جلد ثانی | 〃 | ۶۵/- 〃 |
| کشف النور عن اصحاب القبور | علامہ عبد الغنی نابلسی ، عربی اردو | ۳/- 〃 |
| مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مجلد عربی | | ۵۰/- 〃 |
| تفسیر صاوی علی الجلالین عربی مجلد کامل | | ۱۵۰/- 〃 |
| اشعۃ اللمعات مجلد کامل | شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | ۲۲۵/- 〃 |
| جامع المسانید عربی مجلد کامل | | ۲۰/- 〃 |
| جلاء الافہام عربی مجلد | ابن قیم | ۲۱/- 〃 |
| البشیر الکامل | علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی | ۲۱/- 〃 |
| بشیر الناجیہ | 〃 | ۲۲/- 〃 |
| فتاوے شاہ رفیع الدین مع مجموعہ رسائل تسعہ فارسی | | ۲/۲۵ 〃 |
| مدارج النبوۃ فارسی کامل | شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | ۱۱۰/- 〃 |
| معارج النبوۃ فارسی | | |
| گنبد خضرا ، اردو | علامہ معراج الاسلام ایم اے | ۲۱/- 〃 |
| بدایۃ المنطق اردو | علامہ مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب | ۳/- 〃 |
| منیۃ المصلی | شیخ الفقہ مولانا سدید الدین کاشغری علیہ الرحمۃ | ۱۲/- 〃 |
| تذکرہ اکابر اہل سنت | مولانا علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری | ۱۰/- 〃 |
| تذکرۃ المحدثین | مولانا علامہ غلام رسول صاحب سعیدی | ۱۶/۵۰ 〃 |
| کوثر الخیرات | مولانا علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی | ۱/۵۰ |
| ہمارا اسلام مجلد ۵ حصے مکمل | مولانا مفتی خلیل احمد خاں برکاتی | ۱۲/۵۰ 〃 |
| دو اہم فتوے (ہندوستان دار الاسلام ہے یا دار الحرب) | | ۲/۲۵ 〃 |
| فتاوے نوریہ (جلد اول -/۳۰ ، دوم -/۳۰) | مولانا مفتی ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیرپوری | ۶۰/- 〃 |
| تسہیل المبانی شرح مختصر المعانی | حضرت مولانا علامہ محمد عبد الدین صاحب مدظلہ | ۵۰/- 〃 |
| شرح مرقاۃ | علامہ عبد الحق خیر آبادی | ۱۲/- 〃 |
| کریما و نام حق محشی (جدید) | | ۲/- 〃 |

نوٹ : مذکورہ بالا کتب کے علاوہ جملہ تصانیف علماء اہل سنت (عربی، فارسی، اردو) تھوک و پرچون ریٹ پر دستیاب ہیں۔

## مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے لائل پور (پاکستان)

فون ۲۶۰۵۶

الوفا باحوال المصطفٰے (عربی) -/۸۰ قبالہ بخشش (اردو) ۶/- 〃